شیعانِ علیؑ زندہ باد
دشمنانِ علیؑ مُردہ باد
یا علیؑ مدد
تحفہ حنفیہ
در
جوابِ
تحفہ جعفریہ
اس رسالہ میں تمام علمائے اہلسنت کو دعوتِ فکر دی گئی ہے کہ وہ اہلسنت
کی کتابوں سے سُنی مذہب کے خلاف پیش کئے گئے حوالہ جات کی صفائی پیش
کریں اور شیعوں کی مخالفت اور لوگوں کو انکے خلاف بھڑکانے پر ہی گزارہ نہ کریں،
نوٹس :- اس کتاب کو نابالغ بچے اور عورتیں نہ پڑھیں
از قلم حقیقت رقم
خادمِ مذہب شیعہ وکیل آلِ محمدؐ علامہ غلام حسین نجفی فاضل عراق

سید ذوالفقار علی شاہ مشہدی

یا علیؑ مدد

شیعیان علیؑ زندہ باد

دشمنان علیؑ مردہ باد

تحفہ حنفیہ

در جواب

تحفہ جعفریہ

اس رسالہ میں تمام علماء اہلسنت کو دعوت فکر دی گئی ہے کہ وہ اہلسنت کی کتابوں سے سنی مذہب کے خلاف پیش کیے گئے حوالہ جات کی صفائی پیش کریں اور شیعوں کی مخالفت اور لوگوں کو انکے خلاف بھڑکانے پر ہی گزارہ نہ کریں،

نوٹس ! اس کتاب کو نابالغ بچے اور عورتیں نہ پڑھیں،

از قلم حقیقت رقم

خادم مذہب شیعہ وکیل آل محمدؐ علامہ غلام حسین نجفی فاضل عراق

150

أَعُوْذُ بِاللهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ جَعَلَ مَقَامَ شِيْعَةِ الْحَقِّ عَلِيًّا، وَ صَيَّرَهُمْ مَعَ نَبِيِّهٖ اِبْرَاهِيْمَ فِیْ ذَالِكَ الْاِسْمِ سَمِيًّا، فَلَمْ يَزَلْ كَانُوْا لِلْحَقِّ شِيْعَةً وَ لِلصِّدْقِ وَلِيًّا، وَ نَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ شَهَادَةً نُكَرِّرُهَا بُكْرَةً وَّ عَشِيًّا، وَ نَسْلُكُ بِهَا صِرَاطًا سَوِيًّا، وَ نَشْهَدُ اَنَّ سَيِّدَنَا مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ الَّذِیْ ارْتَضَاهُ صَفِيًّا، وَ قَرَّبَهٗ نَجِيًّا، وَ اخْتَارَ لَهٗ ابْنَ عَمِّهٖ وَ كَاشِفَ غَمِّهٖ، وَصِيًّا وَّ وَلِيًّا، فَاَمَرَهٗ يَوْمَ الْغَدِيْرِ بِالنَّصِّ فِیْ شَانِهٖ نَصًّا جَلِيًّا، قَائِلًا مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَمَوْلَاهُ هٰذَا عَلِيًّا، صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ اٰلِهٖ وَ سَلَّمَ صَلٰوةً يَنَالُ بِهَا الْمُؤْمِنُوْنَ يَوْمَ الْعَطَشِ رِيًّا، وَ يَحُوْزُوْنَ بِهَا فِیْ جَنَّةِ الْمَاوٰی حُلِيًّا، وَ عَيْشًا رَضِيًّا۔

خطبہ کا مطلب، حمد ہے اس خدا کی جس نے شیعۃ الحق کے مقام کو بلند کیا۔ اور انکو اپنے نبی ابراہیمؑ کے ساتھ شیعہ نام میں ہم نام بنایا۔ ہم شیعہ لوگ صبح و شام خداوند تعالیٰ کی وحدانیت کی گواہی دیتے ہیں اور محمد مصطفیٰ کی رسالت کی گواہی دیتے ہیں اور ہم یہ بھی گواہی دیتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کے ابن عم اور انکے کاشف غم علیؑ ابن ابی طالبؑ کو آنجناب کا وصی بنایا، اور خود نبی پاکؐ نے میدان غدیر میں علیؑ کو امیر بنانے کا اعلان کیا، اور فرمایا کہ جسکا میں مولیٰ ہوں اسکا علیؑ بھی مولیٰ ہے، ہمارے نبیؐ اور ہمارے مولا علیؑ پر اللہ کی رحمت ہو اور اس رحمت سے ہم قیامت کے دن کامیابی اور جنت میں ٹھکانہ چاہتے ہیں

غرض تالیف رسالہ ہذا جوابی اور دفاعی کاروائی ہے

تمام برادرانِ اسلام پر واضح کیا جاتا ہے کہ حافظ محمد علی شیخ الحدیث آف لاہور نے ایک کتاب تحفہ جعفریہ لکھی ہے، کتاب کیا خاک لکھی ہے حافظ جی کو بیٹھے بیٹھے خیال آیا ہے گویا سنیت کی باسی ہانڈی میں اُبال آیا ہے موصوف نے یہ کتاب لکھتے وقت یوں بھی پینترہ بدلا ہے کہ ایک جلد کا نام شیعہ مذہب المعروف فقہ جعفریہ بھی رکھا ہے، اس گیارہویں والے کے مرید کو کافی عرصہ سے شیعیان علیؑ سے سینگ اڑانے کی آرزو تھی بلکہ اسکو بچپن سے روائتی کھجلی تھی اور آخر عمر میں اسکو مرہم نصیب ہوا، حافظ جی کو ہماری تیز اور تلخ تحریر کا کافی شکوہ تھا، مگر انہوں نے اپنی کتاب میں اپنی روائتی بدکلامی سے اپنے اس ارمان کو بھی بھر کے نکال لیا ہے اور کان ابوبکر سیابا کی سنت کو بھی پورا کر لیا ہے، موصوف نے اپنی کتاب میں جگہ جگہ شیعیان علیؑ کے پاکیزہ مذہب پر کیچڑ اچھالا ہے اور شیعہ اور فقہ جعفریہ کے حق میں جتنی خیانت اور توہین اسکے بس میں تھی اس نے کوئی کمی نہیں کی، اور بیچارے شیعہ جو دنیا میں ایک شریف ترین قوم شمار ہوتی ہے انکے مذہبی مسائل کو غلط رنگ دے کر سادہ لوح عوام کو انسے متنفر کرنے کی ناکام کوشش کی ہے، اور شیعیان علیؑ کو دین اسلام سے خارج کرنے کے لئے اولاد حلالہ کے جھوٹے فتووں کا سہارا لیا ہے، گویا حافظ جی من میں شیخ فرید اور بغل میں ائٹیں ہیں، ع

او نچی دد کان پھیکا پکوان،

میں حافظ محمد علی کا بے حد شکر گزار ہوں

حافظ جی نے اپنی کتاب میں فقہ جعفریہ پر تنقید کر کے شیعیان علیؑ کو فقہ نعمانیہ پر تنقید کرنے کا موقع دیا ہے، بلکہ دعوت دی ہے پس ہم نے اس قیمتی موقع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے دو کام کیے ہیں ایک تو اپنی فقہ جعفریہ پر لگائے گئے اعتراضات کا جواب دیا ہے اور دوسرا فقہ نعمانیہ پر منصفانہ تنقید اور تبصرہ کیا ہے، اور بعض مقامات میں ہماری تیز اور تند تحریر کے مخاطب ہماری ملوانہ برادری ہے تاکہ ہمارے عام سنی بھائی ہیں،

فقہ نعمانیہ کی چیڑ پھاڑ کی ذمہ دار حافظ جی پر ہے

ارباب انصاف ہم نے اس رسالہ میں مذہب نعمانیہ کا اس طرح اپریشن کیا ہے کہ انکے راویان حدیث، اور کتب حدیث، پھر فقہ اور کتب فقہیہ اور پھر انکے علماء اور فقہاء اور پھر انکے مایۂ ناز فتاوی کی اسی طرح چیر پھاڑ کی ہے کہ انکے مذہب کا کوئی سرجن اب ٹانکے نہیں لگا سکتا، اور اگر کوئی نعمانی حنفی یہ رونا روئے کہ ہمارے ساتھ بہت زیادتی ہوئی ہے، تو ہمارا عذر یہ ہے کہ وہ بجائے ہمارے اپنے حافظ جی کو ملامت کرے ع اکھلی میں سر دینا اور موسلوں سے ڈرنا، ہماری دعا ہے کہ خدا اس کتاب سے سب کو ہدایت کی توفیق دے، آمین،

از قلم، شیر پاکستان خادم مذہب علیؑ شاہ مردان وکیل آل محمدؐ

علامہ غلام حسین نجفی فاضل عراق ۔۔۔ ۵/۳/۹۱

فہرست مطالب

نواصب کی کتب حدیث کی مذمت

مذمت کتب اہل سنت علماء اہل سنت کی زبانی ۔ صـ۱۳۲

احناف کی مایہ ناز کتاب ھدایہ کی مذمت ۔ صـ۱۳۷

فقہ حنفیہ کی بنیاد قیاس، اور اس کی ۱۵۰ - سنی علماء کی زبانی مذمت

باب ایک پاکی پلیدگی کے بارے میں فقہ سپاہ صحابہ کے وہ اوٹ پٹانگ مسئلے کہ جن کی وجہ سے ہر مسلمان فقہ حنفیہ نعمانیہ سے متنفر ہے

- بدزبان ملاں کوثر بضاعہ کی لگام فقہ سپاہ صحابہ میں خون حیض۔ ۱۶۴ پیشاب، پاخانہ، کتوں کا گوشت جس میں ملاں پاک ہے اس سے وضو جائز، پینا جائز ۱۶۵
- سپاہ صحابہ کے امام کا فتویٰ کہ لوٹے میں اگر پیشاب کیا جائے اور پانی کا رنگ بو۔ ذائقہ تبدیل نہیں ہوا تو اس کا پینا اور اس سے وضو دونوں جائز ۱۶۷
- غسل جنابت۔ و حیض میں استعمال شدہ پانی فقہ نعمانی میں پاک ہے۔ ۱۶۸ اور غوث پاک کی گیارہویں میں اس کا استعمال جائز ہے۔
- فقہ سپاہ صحابہ۔ جس پانی میں کتا بیٹھا ہو اس سے وضو صحیح ہے۔ ۱۷۰
- فقہ سپاہ صحابہ۔ حوض میں پیشاب کرے اسی جگہ وضو بھی کرے۔ ۱۷۰
- فقہ سپاہ صحابہ۔ بلی کا پیشاب معاف ہے۔ ۱۷۱
- فقہ نعمانی۔ چوہے کا پاخانہ پیس کر کھانا حلال ہے۔
- فقہ نعمانی۔ چوہے کی مینگنیا لقمہ سے نکال کر لقمہ کھانا حلال ہے ۱۷۱
- فقہ حنفیہ۔ کتے کے جھوٹے پانی سے وضو صحیح ہے۔ ۱۷۲
- گیارہویں والے مفتیوں کو دعوت فکر اور انصاف، شیخ محمد علی ۱۷۲ اور پاخانہ کا ٹوکرا اور خنزیر کے بال۔ ۱۷۳
- فقہ سپاہ صحابہ میں کتا پاک ہے۔ ۱۷۴
- فقہ سپاہ صحابہ میں خنزیر پاک ہے۔ ۱۷۵

خنزیر کے بالوں رسی کی بابت شیعوں پر اعتراض اور شیعان حیدر کرار کیطرف سے اس اعتراض کا منہ توڑ دندان شکن جواب ۱۷۶

خلفاء بنو امیہ اور بنو مروان اور ان کے عقیدت مند علماء نواصب تھے صـ ۱۹۸

مروان، معاویہ، یزید، ناصبیوں کے چیئرمین تھے صـ ۱۹۹

و ناصبی کی دو نشانیاں ۱۔ یزید سے محبت ۲۔ دس محرم کو خوشی کرنا۔ صـ ۲۰۰
و حافظ محمد علی کو ایک لاکھ روپیہ نقد انعام کا چیلنج۔ صـ ۲۰۱

حضرت علیؑ کی افضلیت بعد النبی کا منکر کافر ہے ا صـ

حضرت عائشہ کے نزدیک منی پاک ہے صـ ۲۰۵

فقہ دیوبند میں بغیر استنجاء کے نماز صحیح ہے صـ ۲۰۷

و حضرت عمر کا معیاری استنجیٰ۔ آلہ تناسل کو دیوار پہ رگڑنا۔ صـ ۲۱۲
و فقہ دیوبند کی عورتوں کو ہدایات کہ ایک ایک پتھر دبر میں لیں۔ صـ ۲۱۳
و جو گانڈ پانی سے نہ دھوئے وہ پکا مسلمان ہے۔ صـ ۲۱۴

سپاہ صحابہ کی گواہی کہ نبی کریم خانہ کعبہ کی طرف منہ کر کے پیشاب کرتے تھے صـ ۲۱۵

فقہ دیوبند کھڑے ہو کر پیشاب کرنا سنت عمر بلکہ سنت نبی کریم ہے صـ ۲۱۶
عورتیں باہر پیشاب کرنے جائیں تو ان پر آوازے کسنا سنت عمر ہے۔ صـ ۲۱۸

فقہ دیوبند، نجاست کو دور کرنے کا ایک کیمیائی طریقہ اگر محل نجاست کو آدمی زبان سے چاٹ دے تو وہ جگہ پاک ہے۔ نعمانی فقہ بلے بلے صـ ۲۱۹

اہل دیوبند کی بی بی عائشہ پر تہمت کہ وہ نیم برہنہ ہو کر مردوں کو غسل سکھاتی تھی صہ ۲۷

کتاب الجنائز، یعنی جو لوگ مر جائیں انکے احکام

تکبیرات جنازہ کا بیان

جناب حمزہ پر ستر تکبیر جنازہ کا ثبوت ۳۱۰

بلیس ہزار نقد انعام کا چیلنج صد ۳۲۱

فقہ جعفریہ کیسے وجود میں آئی

اصحاب ثلاثہ کی برکت سے اللہ کا دین ٹکڑے ٹکڑے ہوگیا بوقت وفات نبی کریمؐ نے فرمایا کہ قلم دوات لے آؤ میں تمہاری ہدایت کے لیے ایک تحریر لکھدوں تم اگر اس پر عمل کرو گے تو گمراہ نہیں ہو گے کتاب اہل سنت بخاری شریف اور مسلم شریف میں لکھا ہے جیسا کہ میں نے اپنی کتاب بغاوت معاویہ میں حدیث قرطاس کو مع حوالہ جات تفصیل سے لکھا ہے کہ سنیوں کے امام صاحب عمر بن خطاب نے کہا کہ نبی کریمؐ کا بیماری کیوجہ سے دماغ صحیح نہیں ہے اور ہمارے لئے قرآن کافی ہے ہمیں نبیؐ کی اس تحریر کی ضرورت نہیں ہے اس وقت اہل اسلام میں اختلاف ہوگیا جن لوگوں نے کہا کہ عمر غلطی پر ہے نبی کریمؐ سے تحریر لکھوائی جائے وہ اور ان کے ہم خیال شیعہ کہلائے اور جن لوگوں نے عمر کا ساتھ دیا وہ اور ان کے ہم خیال سنی کہلائے۔ اہل تشیع کی بنیاد نبی کریمؐ کی اطاعت پر ہے اور اہل سنت دیوبندیوں وغیرہ کی بنیاد عمر صاحب کی اطاعت اور نبی کریمؐ کی مخالفت پر ہے شیعہ اور اہل سنت میں ایک بڑا اختلاف مسئلہ امامت میں ہے اور اسی مسئلہ میں اختلاف کیوجہ سے انکی فقہ میں اختلاف پیدا ہوا ہے اہل سنت کے بارہ امام اور ہیں اور شیعوں کے بارہ امام اور ہیں اہل تشیع کی فقہ ان کے اماموں کے نام سے منسوب ہے مثلاً فقہ جعفریہ اور سنیوں کی فقہ انکے کسی امام کے نام سے منسوب نہیں ہے، بلکہ وہ ایک عورت حنفیہ نامی دختر نعمان کوفی کے نام سے منسوب ہے کیونکہ ابوحنیفہ یعنی حنیفہ کا باپ نعمان کی کنیت ہے اور حنیفہ عورت کا نام ہی ہو سکتا ہے اور قیامت کے دن سنی عورت یعنی ماں کے نام سے پکارے جائیں گے۔

اہل سنت کے بارہ امام اور شیعوں کے بارہ امام

اہل سنت کی معتبر کتاب شرح فقہ اکبر صہ ۷ اور صواعق محرقہ صہ ۱۲ تفصیلات کیلئے میری کتاب "سہم مسموم فی جواب نکاح ام کلثوم" کی طرف رجوع کیا جائے جو معاویہ خیلوں نے ضبط کروائی ہے۔

اہل سنت کے بارہ امام	شیعوں کے بارہ امام
۱۔ ابوبکر صاحب (۲) عمر بن خطاب صاحب	(۱) امام علی مرتضیٰؑ (۲) امام حسنؑ بن علیؑ
۳۔ عثمان بن عفان (۴) علیؑ مرتضیٰ علیہ السلام	۳۔ امام حسینؑ (۴) امام علی سجادؑ
۵۔ معاویہ بن سفیان (۶) یزید بن معاویہ	۵۔ امام محمد باقرؑ (۶) امام جعفر صادقؑ
۷۔ عبدالملک بن مروان (۸) یزید بن عبدالملک	(۷) امام موسیٰ کاظمؑ (۸) امام علی رضاؑ
۹۔ ولید بن عبدالملک (۱۰) سلیمان بن عبدالملک	۹۔ امام محمد تقیؑ (۱۰) امام علی نقیؑ
۱۱۔ ہشام بن عبدالملک (۱۲) عمر بن عبدالعزیز	(۱۱) امام حسنؑ العسکریؑ (۱۲) امام مہدیؑ ہادیؑ

(نوٹ) شیعوں کی فقہ:- بارہ اماموں نے جو احادیث رسولؐ اور قرآن پاک کی تفسیر فرمائی اور ان ارشادات عالیہ سے پھر فقہا شیعہ نے جو کچھ تحقیق کے بعد سمجھا اور آسان طریقہ سے مسائل کی صورت میں عوام کو سمجھایا اور فقہ کا لغت میں معنی بھی سمجھنا ہے فَقِہَ یَفقَہُ فِقہاً یعنی فہم خلاصہ کہ خدا اور رسولؐ اور بارہ اماموں کے فرمان سے جو کچھ شیعہ فقہاء نے سمجھا اسکا نام رکھا گیا علم فقہ، اور علمی زبان میں بھی فقہ کا یہی معنی اکہ احکام شرعیہ کو ادلہ تفصیلیہ قرآن حدیث اور عقل سے جاننا اور چونکہ شیعہ مذہب کے ناموں میں سے ایک یہ بھی ہے فرقہ جعفریہ اسی مناسبت سے انکی فقہ کو بھی جعفریہ نام دیا گیا۔

فقہ حنفیہ کی ولادت اور میر صاحب کی تحقیق

میرے دوست میر صاحب ایک دفعہ فرمانے لگے کہ فقہ حنفیہ ناکارہ جماعت سے پیدا ہوئی ہے اور پھر ایک صاحب نعمان کی طرف یہ منسوب ہوگئی حضرت نعمان کی اور نہ ہی اُسکے ماں باپ کی قرآن پاک میں کوئی حیثیت اور وقعت ہے بات در اصل یہ ہے کہ نعمان کی بیٹی تھی حنیفہ اور وہ جس طرح گلشن حسن کی ایک پری تھی اسی طرح وہ زیور علم سے بھی آراستہ و پیراستہ تھی نعمان بیچارا ان پڑھ تھا اور سنیوں کے امام عام طور پر مسئلے لڑکیوں سے پوچھ کر بتاتے ہیں جیسا کہ کتاب اہل سنت تاریخ الخلفاء ۱۴۲ ذکر عمر میں لکھا ہے کہ حضرت عمر نے اپنی بیٹی حفصہ سے پوچھا کہ عورت کتنے دنوں کے بعد اپنے شوہر کیلئے بے قرار ہو جاتی ہے اُس نے کہا چار مہینوں کے بعد۔ نعمان بے چارا اپنی لڑکی حنیفہ سے مسئلے پوچھ پوچھ کر بتاتا تھا۔ نعمان کے بعد ان مسئلوں کو جمع کر کے قاضی ابو یوسف نے ان کا نام رکھ دیا فقہ حنفیہ چونکہ اس فقہ میں بادشاہوں کیلئے بہت سہولت رکھی گئی ہے کہ ہر فاسق و فاجر بدکردار غیر معصوم امام ہو سکتا ہے اس لیے بدکردار بادشاہوں نے اسکی خوب سرپرستی کی اور گندی بوٹی کی طرح یہ ہر طرف پھیل گئی اور فقہ حنفیہ کی بجائے اگر اس کا نام دیوبندی احباب فقہ عائشہ رکھ لیں تو زیادہ مناسب ہے کیونکہ حضرت عائشہ نے صرف مسئلے ہی نہیں بتائے بلکہ عمل کر کے دین سکھایا ہے مثلاً آل نبی سے دشمنی اس کا صرف درس ہی نہیں دیا بلکہ بصرہ کے میدان میں حضرت علیؑ سے جنگ کر کے بغض آل رسول کا عملی طور پر سکھایا ہے مثلاً غسل جنابت مردوں کو کر کے دکھایا ہے۔

میں نے میر صاحب سے کہا کہ اسکی تو مثال کچھ ایسا ہے۔

رقص البعیر یلیق بصوت الحمار۔

میر صاحب کے زٹل قافیہ پر میں نے انکو ٹوک دیا

ارباب انصاف یہی نے میر صاحب سے کہا کہ آپکے یہ زٹل قافیے ہیں اسی لئے تو اہل سنت نے قرار داد پاس کی کہ روافض کی مجالس اور لٹریچر سے دور رہو کیونکہ شیعوں سے میل جول رکھنے کے بعد فقہ دیوبند سے بدگمانی پیدا ہوتی ہے اور فقہ حنفیہ سے نفرت ہو جاتی ہے میر صاحب نے فرمایا اگر کفار مکہ کی بھی یہ پالیسی تھی کہ محمد بن عبداللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے دور رہو ورنہ مسلمان بن جاؤ گے

اہل سنت کی فقہ انکے بارہ اماموں میں سے کسی امام کے نام سے منسوب نہیں ہے

میر صاحب نے کہا کہ اہل سنت شرم سے ڈوب کر مرجائیں کہ انکی فقہ انکے بارہ خلفاء میں سے کسی کے نام سے منسوب نہیں ہے حق تو یہ تھا کہ انکی فقہ کا نام فقہ ابوبکری یا عمری یا عثمانی یا فقہ معاویہ یا یزید یا مروانیہ ہوتا معلوم ہوا کہ انکی فقہ نہ تو رسول اللہ کے زمانے میں تھی اور نہ ہی خلفاء کے زمانے میں تھی ان میں یہ فقہ والی بدعت بعد میں پیدا ہوئی ہے اور یہ کسی مرد کے نام سے منسوب ہونے کے بجائے ایک مجہول عورت کے نام سے منسوب ہے میرا ان ملاؤں کو ان اسلام کے ٹھیکیداروں کو اور پہلے درجہ کے مکاروں اور عیاروں کو چیلنج ہے کہ وہ یہ ثابت کریں فقہ حنیفہ کا معنی کیا ہے اور یہ کب پیدا ہوئی ہے اور قرآن و حدیث میں کہاں لکھی ہے میں نے کہا میر صاحب زندہ باد اب ہم کہتے ہیں کہ انکا ایک مولوی محمد علی شیخ الحدیث ہے اس نے ایک شیعہ مذہب نامی کتاب المعروف فقہ جعفریہ لکھی ہے۔

اور جو ملاں آج تک یہیں اپنے گرد معاویہ کا مجھ باپ بھی نہ بنا سکے وہ ابھی شیعوں کے خلاف مان کر محقق بن بیٹھے اس کتاب میں موصوف نے

فقہ جعفریہ پر بہت تنقید کی ہے مگر بچارے نے اپنی فقہ کا معنی تک
عوام کو نہیں بتایا اور یہ بھی نہ بتا سکا کہ سنی فقہ کی مدت حمل کتنی ہے اور
یہ پیدا کس تاریخ میں ہوئی ہے اور اسکا ختنہ کس نے کیا ہے اور اسکی
بکارت کس نے زائل کی ہے۔ عنقا آنکھوں سے اندھی اور نام نور بھری۔

مولوی محمد علی شیخ الحدیث جامعہ رسولیہ آف بلال گنج لاہور کو دعوت فکر

اس نام نہاد شیخ الحدیث نے شیعوں کے خلاف کتاب لکھ کر اپنے اسلاف
کی طرح اپنے منہ پر رسوائی کی سیاہی ملی ہے یہ سرکار تعویذ دھاگے بنانے
والوں کی مرید ہے کہاوت ہے کہ "میتے ٹڈیاں نوں وی رگ گئے نی"
یہ قبر پرست بلگہ کا وال والی سرکار کے مرید اور چیلے بھی شیعوں کے
خلاف لکھنے لگے ہیں اس نے اپنی کتاب فقہ جعفریہ میں اس فقہ کے بطلان پر چار
دلیلیں دی ہیں ہم ان کو ذکر کر کے ان کا بطلان ارباب انصاف کے سامنے
پیش کرتے ہیں۔

شیخ الحدیث کی پہلی دلیل کہ شیعہ راویوں پر انکے امام نے لعنت فرمائی ہے

مولوی محمد علی بلال گنجی نے علم رجال کی کتابوں سے چند راویوں کا ذکر
فرمایا ہے کہ امام پاک نے انکی مذمت کی ہے اور ان پر لعنت کی ہے اور
ان کے منہ پر کتا پیشاب کر گیا تھا پس فقہ شیعہ چونکہ جھوٹے اور غلط راویوں
نے مرتب کی ہے اس لئے یہ فقہ غیر معتبر ہے اور پھر لنگر کے فقیروں تے یا علی کے
منگوں نے اس فقہ کو سینے سے لگا لیا ہے یہ اس شیخ الحدیث کی دلیل اول
کا خلاصہ ہے جو ہم نے کتاب دیکھ کر لکھا ہے اب ہم اسکے چند جوابات پیش کرتے ہیں

اہل سنت راویوں پر نبی پاکؐ نے لعنت فرمائی

اہل سنت کی معتبر کتاب الملل والنحل ص۱۷ اور شرح مواقف ص۷۲۹ میں لکھا ہے کہ لعن اللہ من تخلف عن جیش اسامہ نبی پاکؐ نے فرمایا کہ جو صحابہ اسامہ بن زید کے لشکر کے ساتھ نہ جائیں گے ان پر خدا کی لعنت ہے اور اہل سنت کی معتبر کتاب فتح الباری شرح بخاری ص۸۷ ج۸ میں لکھا ہے کہ حضرت ابوبکر وعمر کو بھی لشکر اسامہ کے ساتھ جانے کا حکم تھا اور حضور پاکؐ کے حکم کے بعد دونوں لشکر اسامہ کے ساتھ نہیں گئے پس نبی پاکؐ نے جن لوگوں پر لعنت فرمائی ہے ان میں یہ دونوں بھی شامل ہیں اور یہ دونوں اہل سنت کی حدیثوں کے راوی بھی ہیں اور انکے بارہ اماموں میں سے وہ امام بھی ہیں پس شیخ الحدیث بلال گنجی اور انکے پیر بھائیوں کو چاہیئے کہ وہ شیعوں کے خلاف زہر اگلنے سے پہلے اپنے شیخین کی صفائی پیش کریں کہاوت مشہور ہے کہ گھر میں نہیں دانے اور اماں گئی بھنانے اہلسنت دوستوں نے جو کیچڑ شیعہ راویوں پر اچھالا ہے اسی دلدل میں انکے خلفاء پھنسے ہوئے ہیں اور جو صفائی وہ اپنے خلفاء کی طرف سے پیش کریں گے اسی کو ہماری طرف سے شیعہ راویوں کے لئے کافی سمجھیں ہماری کتاب بغاوت معاویہ میں شیخین کے ساتھ عمر بن عاص پر اس لعنت کا مفصل تذکرہ ہے نیز اس مسئلہ کو ہم نے اپنی کتاب فقہ حنیفہ درجواب فقہ جعفریہ میں تفصیل سے ذکر کیا ہے۔

بلا، العاقل تکفیہ الاشارہ والغافل لاتنفعہ الف عبادۃ بلال گنجی محدث کو دعوت فکر ہے کہ احادیث شیعہ کے رُوات پر تنقید سے پہلے وہ اپنے شیخین کی صفائی پیش کریں۔

اہل سنت کی کتب احادیث کے کچھ راویوں میں کفر اور شرک اور نفاق پایا جاتا تھا

۱۔ اہل سنت کی معتبر کتاب ادب المفرد ص ۲۲۴ کتاب الدعاء
۲۔ اہل سنت کی معتبر کتاب مقدمہ فتح الباری ص ۳۰۴/۱۴ حرف الزا زید بن وہب
۳۔ اہل سنت کی معتبر کتاب میزان الاعتدال ص ۱۰۷/۲ ذکر زید بن وہب
۴۔ اہل سنت کی معتبر کتاب سیرت حلبیہ ص ۳۵۶/۲ باب معجزات النبی

ادب المفرد کی عبادت | یا ابا بکر للشرک فیکم اخفیٰ من دبیب النمل نبی کریم نے ابوبکر سے فرمایا تھا کہ تم میں شرک چیونٹی کی چال سے زیادہ پوشیدہ ہے۔

سیرت حلبیہ کی عبادت | قالت عائشہ لعثمان اقتلو نعثلا قتل اللہ نعثلا فقد کفر حضرت عائشہ نے عثمان بن عفان کے حق میں فرمایا تھا کہ اس نعثل کو قتل کردو خدا اسکو قتل کرے یہ کافر ہوگیا ہے۔

میزان اور فتح کی عبادت. قال عمر بن الخطاب یا حذیفہ باللہ انا من المنافقین کہ عمر نے قسم کھا کر اقرار کیا تھا کہ اے حذیفہ خدا کی قسم میں منافقین میں سے ہوں!

نوٹ :۔ شیخ الحدیث محمد علی کو ہم دیانت اور انصاف کا واسطہ دے کر پوچھتے ہیں کہ یہ تینوں تمہاری کتب احادیث کے راوی بھی ہیں اور تمہارے بناوٹی مذہب کے امام بھی ہیں اور ان میں کفر و شرک اور نفاق بھی پایا جاتا تھا۔ آپ شیعوں کے خلاف کفر شرک اور نفاق کے فتوے دیتے ہیں حالاں کہ یہ القاب تمہارے اماموں میں اور تمہارے راویان احادیث میں بھی موجود ہیں اور فیصلہ کرتے ہیں ہم زاہدہ کو چھوڑتے ہیں تم ان تینوں کو چھوڑ دو ہم ہے کفر ہیں نہیں دانے اور امال ہے گم سمجھاتے۔

احادیث کتب اہل سنت کے دو راوی طلحہ و زبیر نواصب کے برحق خلیفہ عثمان کے قاتل تھے اور امام وقت کے خلاف باغی تھے اور عائشہ کی انہوں نے توہین کی

۱۔ اہل سنت کی معتبر کتاب قرۃ العینین ص۲۸۰ ذکر جواب عن مطاعن علیؑ از شاہ ولی اللہ
۲۔ اہل سنت کی معتبر کتاب الاستیعاب فی اسماء الاصحاب ص۲۱۳ ج۲ ذکر طلحہ
۳۔ اہل سنت کی معتبر کتاب البدایہ والنہایہ ص۲۴۶ ج۷ ذکر جمل ترجمہ طلحہ
۴۔ اہل سنت کی معتبر کتاب الفصول المہمہ ص۶۹ ذکر جمل
۵۔ اہل سنت کی معتبر کتاب مطالب السئول ص۱۱۷ ذکر جمل

الاستیعاب اور قرۃ کی عبارت	وانھم یطلبون دما سفکوہ وحقا ترکوہ امام الھدی حضرت علی علیہ السلام نے بقول شاہ ولی اللہ محدث

دہلوی فرماتے ہیں کہ طلحہ اور زبیر اور عائشہ اس خون کا بدلہ مانگتے ہیں کہ جسکو انہوں نے خود بہایا ہے اور وہ حق طلب کرتے ہیں جسکو خود چھوڑا ہے نوٹ بلال گنج کے شیخ الحدیث متوجہ ہوں کہ طلحہ اور زبیر کے قاتل عثمان ہونے کی رپورٹ آپکے شاہ ولی اللہ محدث نے دی ہے اور آپ اس محدث کے حق میں یہ شعر کی تلاوت کرنا صرف کار شیطان می کند نامش ولی، گر ولی این است لعنت بر ولی

البدایہ والنہایہ میں صاف لکھا ہے کہ طلحہ کو جنگ جمل میں مروان نے تیر مار کر ہلاک کیا تھا اور یہ نعرہ لگایا تھا کہ میں نے ایک قاتل عثمان کو جہنم واصل کیا ہے ارباب انصاف اگر عثمان خلیفہ برحق ہے تو پھر اسکا قاتل لعنتی ہے اور اس لعنتی سے روایات نہیں لینا چاہیے مگر افسوس ہے کہ شیخ الحدیث محمد علی کے مذہب کی کتب احادیث قاتلان

انس بن مالک اور ابو ہریرہ دونوں سنیوں کے امام اعظم کے نزدیک پہلے درجے جھوٹے تھے مگر افسوس کہ ناصبی ان کے راوی ہیں

کتاب استقصاء الافحام ص ۱۹۱ ذاکر قدح انس بن مالک میں کتاب اہل سنت روضۃ العلماء مؤلف علامہ زندویستی اور کتاب اہل سنت اعلام الاخیار من فقہاء مذہب نعمان المختار باب ۹۷ سے منقول ہے کہ امام اعظم صاحب نے فرمایا ہے کہ تین صحابہ کے قول کا کوئی اعتبار نہیں ہے ۱ ابوہریرہ ۲ سمرہ بن جندب ۳ انس بن مالک ۲ الاصابہ ص ۲۰۰ میں لکھا ہے کہ آج تک صحیح طور پر ابوہریرہ کی ماں اور باپ کا پتہ نہیں چلسکا ۳ البدایہ والنہایہ ص ۱۰۳ میں لکھا ہے کہ ابوہریرہ صرف پیٹ بھرنے کی خاطر نبی کریم کے ساتھ لگا ہوا تھا کتاب طبقات ابن سعد ص ۶۴ ذکر ابوہریرہ میں لکھا ہے اس نے بی بی عائشہ کی شان میں ان الفاظ سے گستاخی کی تھی کہ اماں جی زیادہ احادیث یاد کرنے سے آپکو سرمہ اور شیشہ کی کاروائی نے روکا ہے اور کتاب نہایہ لابن اثیر لغت سدر میں لکھا ہے کہ ابوہریرہ جوا اور شطرنج کھیلتا تھا۔

۳: کتاب البدایہ والنہایہ ص ۱۱۳ ذکر ابوہریرہ میں لکھا ہے کہ یہ ابوہریرہ عمر بن خطاب کی نگاہ میں دشمن خدا اور دشمن قرآن تھا۔

نوٹ: ابوہریرہ کی مذمت کی خاطر ہماری کتاب فضائل معاویہ کی طرف رجوع کیا جائے۔ کہ جسمیں معاویہ اور اسکی دیانت کی ہم نے دھجیاں اڑا دیں ہیں افسوس صد افسوس ہے کہ یہ دشمن قرآن اور دشمن خدا احادیث کتب اہل سنت کا راوی ہے۔ اور عائشہ کے حق میں گستاخ بھی ہے۔

ابن عباس جو متعہ کو بقول اہل سنت زنا کو جانتا تھا

اہل سنت کی معتبر کتاب صحیح مسلم ص ۵۲۷ ج ۱ کتاب النکاح

اہل سنت کی معتبر کتاب مرقات شرح مشکوۃ ص ۴۲ ج ۶ کتاب النکاح

صحیح مسلم کی عبادۃ | لقد کانت المتعہ تفعل فی عہد امام المتقین یرید رسول اللہ
صحابی رسول ابن عباس فرماتے ہیں کہ متعہ نبی کریم کے زمانہ میں کیا جاتا

تھا: نوٹ: شیخ الحدیث بلال گنجی فرماویں کہ ابن عباس نے ابن زبیر کو یہ بھی کہا تھا کہ متعہ کی انگیٹھی تیری ماں اور باپ میں سب سے پہلے گرم ہوئی تھی خلیفہ زادی اسماء بنت ابی بکر کی شان میں گستاخی کرنے والا اور متعہ جو بقول اہل سنت زنا ہے اسکو حلال کہنے والا اور حضرت عائشہ کی کئی بار توہین کرنے والا ابن عباس بھی کتب اہل سنت کا راوی ہے۔

زید بن ثابت صحابہ کی نگاہ میں خود بھی گمراہ تھا اور دوسروں کو بھی گمراہ کرتا تھا

اہل سنت کی معتبر کتاب الاستیعاب فی اسماء الاصحاب ص ۴۸ ج ۴ ترجمہ ابو الحسن مازنی اہل سنت کی معتبر کتاب الاصابہ فی تمیز الصحابہ ص ۴۲ ج ۴ ذکر ابو الحسن مازنی

الاستیعاب کی عبارت | فقال ابو الحسن مازنی لزید بن ثابت لا واللہ لا نطیعک
فنکون کما قال اللہ تعالیٰ اطعنا سادتنا وکبرائنا فاضلونا السبیل

توجمہ: زید بن ثابت نے صحابی رسول ابو الحسن مازنی کو عثمان کی مدد کرنے کی دعوت دی تو اس نے زید کو یہ آیت سنائی کہ ہم تیری اطاعت نہیں کریں گے ورنہ ہم ان لوگوں میں شمار ہونگے جو قیامت کے دن یہ کہیں گے کہ ہم نے اپنے بڑوں کی اطاعت کی اور انہوں نے ہمیں گمراہ کر دیا تھا نوٹ زید کو مازنی ضال اور مضل سمجھتا تھا۔

انس بن مالک بھی منافقین اشرار اور مخالفین اہل بیت اطہار سے تھا

علی مرتضیٰ کے بارے اسکے دل میں کدورت پر انس نواصب کا دل ابتدا ہی سے زخمی تھا

ثبوت ملاحظہ ہو کتاب اہل سنت ریاض النضرہ ص ۱۴۶ میں لکھا ہے کہ ایک شخص نے نبی کریم کی خدمت میں بھنا ہوا پرندہ پیش کیا تھا اور نبی کریم نے اسکو سامنے رکھ کر دعا مانگی کہ اے خدایا اس شخص کو بھیج جو تجھ کو سب سے زیادہ پیارا ہو اور وہ میرے ساتھ اس پرندہ کے کھانے میں شرکت کرے اس دعا کے بعد حضرت علیؑ تین مرتبہ آئے چونکہ انس منافق در پر بیٹھا تھا اندر آنے کی اجازت نہیں دیتا تھا اور حضرت علیؑ کو واپس لوٹا دیتا تھا تیسری بار حضرت علیؑ بلند آواز سے بولے اور نبی کریم نے آواز سن کر اندر بلایا اور انس کا نوٹس لیا۔ اس روایت سے ظاہر ہوتا ہے کہ انس کا دل علی مرتضیٰ کے بارے صاف نہ تھا: اور بغض حضرت علیؑ نفاق کی خاص نشانی ہے

ملا ۲: استقصاد الافحام ص ۱۸۷ میں صاحب روضۃ الاحباب کی کتاب اربعین سے منقول ہے کہ انس بن مالک منافق نے امام علیؑ مرتضیٰ کے حق میں حدیث غدیر کی بابت گواہی نہیں دی تھی اور علی مرتضیٰ نے اسکے حق میں بد دعا فرمائی تھی اور یہ برص کی مرض میں جہنم داخل ہوا تھا: اگر یہ مومن ہوتا تو مولا علی اسکو بد دعا نہ کرتے۔

ملا ۳: کتاب اہل سنت عمدۃ القاری شرح بخاری میں لکھا ہے کہ جب امام حسینؑ کا سر ابن زیاد کے سامنے پیش ہوا تو وہ کمینہ ایک بیت کے ساتھ امام مظلوم کے لبوں کو زخمی کرنے لگا اور یہ انس دیکھ رہا تھا اور ابن زیاد کو ملامت نہ کی ابن جوزی سنی کہتا ہے کہ انس نے خاموش رہکر حق اور احسان رسولؐ کو فراموش کیا ہے نوٹ افسوس ہے کہ انس جیسے دشمنان علی کتب اہل سنت کے راوی ہیں۔

ابن زبیر دشمن آل نبی تھا علیؑ مرتضی سے جنگ کرنے کے باعث کافر اور منافق تھا اور احادیث کتب نواصب کا راوی بھی ہے

نمبر ۱۔ بیاذ میں نے اپنی کتاب لبغاوت معاویہ میں حوالہ جات کے ساتھ تفصیل سے لکھا ہے کہ عبداللہ بن زبیر نے اپنی خالہ عائشہ سے مل کر امام علی مرتضی سے جنگ کی ہے اگر ابوبکر کو کسی نے زکوٰۃ نہیں دی تھی تو وہ بقول قوم معاویہ کافر اور مرتد ہو گیا اسی طرح جس نے امام علیؑ مرتضی سے جنگ کی ہے وہ بھی کافر اور مرتد ہو گیا۔ پس ابن زبیر کافر اور مرتد تھا۔

نمبر ۲۔ کتاب اہل سنت ریاض النضرہ ذکر قتل عثمان میں لکھا ہے کہ اس عبداللہ پر امیر المومنین علیؑ علیہ السلام نے لعنت فرمائی ہے اور جس پر امام علی مرتضی لعنت فرما دیں وہ لعنتی ہے اور منافق اور کافر ہی ہو گا مسلمان پر علیؑ لعنت نہیں فرما سکتے۔

نمبر ۳۔ تاریخ ابن خلکان ص ۵۶۹/۱ اور عقد الفرید ص ۲۹۸/۲ ذکر ابن زبیر اور سبلی کتاب میں ذکر محمد بن علی المعروف ابن حنیفہ میں لکھا ہے کہ ابن زبیر نے جب اپنے خلیفہ ہونے کا دعویٰ کیا تھا تو ابن عباس اور محمد حنیفہ کو قید کر لیا اور زندان کے دروازے پر لکڑیاں جمع کر لیں اور انکو ڈرایا کہ میری بیعت کر لو ورنہ میں تم کو جلا دوں گا اور بنو ہاشم کو اس طرح ڈرانا منافق کا کام ہے۔

نمبر ۴۔ کتاب اہل سنت اسد الغابہ ص ۲۴۳/۳ ذکر ابن زبیر اور الاستیعاب ص ۲۹۳/۲ ذکر ابن زبیر میں لکھا ہے کہ علی مرتضی نے فرمایا ہے کہ زبیر ہم میں شمار ہوتا تھا حتی کہ اس کا بیٹا عبداللہ پیدا ہوا اور اس نے زبیر کو ہم سے منحرف کر لیا۔ گویا باپ کو بھی دشمن آل رسولؐ بنا لیا کتاب اصلم ص ۳۲/۳ میں ابن زبیر کے لئے نبی کریم کی بد دعا بھی لکھی ہے۔

عبداللہ بن مسعود منکرِ قرآن تھا اور گستاخِ عثمان تھا اور کافر مرتد تھا اسی لئے

تو عثمان نے اسکی خوب ٹھکائی کی تھی اور یہ احادیث اہل سنت کا راوی بھی ہے

اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر اتقان ص ۹۱ مولف جلال الدین سیوطی

اہل سنت کی معتبر کتاب فصول الاحکام ص از تصنیف عماد الدین سبط

برہان الدین صاحب ہدایہ منقول در استقصاء الافہام درجواب منتہی الکلام۔

تفسیر اتقان کی عبارت | کان ابن مسعود یحک المعوذتین من مصاحفہ ویقول انھما لیستا من کتاب اللہ

ترجمہ: ابن مسعود صحابی سورہ قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس کو اپنے قرآنوں سے مٹاتا تھا اور یہ کہتا تھا کہ یہ دونوں سورتیں قرآن نہیں ہیں

فصول الاحکام کی عبارت | من زعم ان المعوذتین لیستا من القرآن یکفر قد ذکر فی التفسیر ابی لیث عن یثا من زعم انھما لیستا من القرآن

فاولئک علیھم لعنۃ اللہ والملائکۃ والناس اجمعین

ترجمہ: عماد الدین پسر صاحب ہدایہ فرماتے ہیں کہ ہمارے مشائخ کا فرمان ہے کہ جو شخص گمان کرے کہ معوذتین قرآن نہیں ہیں اسکو کافر قرار دیا جائے اور تفسیر ابی لیث میں لکھا ہے جو شخص ان دونوں کے قرآن ہونے سے انکار کرے گا اس پر تمام لوگوں کی اور تمام فرشتوں کی اور خدا تعالٰی کی لعنت ہے۔

نوٹ: شیخ الحدیث محمد علی کو دعوت فکر ہے کہ یہ ابن مسعود منکر قرآن تھا اور آپکے علماء کے فرمان مطابق لعنتی بھی تھا اور آپکی احادیث کا راوی بھی ہے

ع از بیعتِ خدا کی جوزہ تر زاید : لعنتی شخص سے دین صحیح نہیں مل سکتا۔

ابوموسیٰ اشعری منافقین اشرار ملعونین احمد مختار اور دشمنان اہل بیت اطہار سے تھا اور احادیث نواصب کا راوی بھی ہے

۱۔ اہل سنت کی معتبر کتاب الاستیعاب فی اسماد الاصحاب ۔

۲۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تذکرہ خواص الامہ ص ۵۵ م سبط ابن جوزی حنفی

۳۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تاریخ کامل لابن اثیر ص ۱۶۰ ج ۳ ذکر تحکیم

۴۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تاریخ لابن عساکر بتہ اللہ شافعی از استقصاد الافحام ص ۱۲

الاستیعاب کی عبارت	ص ۱۴۴ ج ۲ ترجمہ ابوموسیٰ اشعری وکان منحرفا عن علیؑ لانہ عزلہ ابوموسیٰ اشعری ناصبی کے دل کا رخ حضرت علی سے پھرا ہوا تھا
الاستیعاب کی عبارت	ص ۳۶۴ ترجمہ عبداللہ بن قیس فلم یزل واجدا علی علیؑ حتی جاء منہ ما قال حذیفہ فقد روی فیہ الحذیفہ کلام کرہت

ذکرہ واللہ یغفر لہ۔ ترجمہ: عبداللہ بن قیس جو کہ ابوموسیٰ اشعری ہے اسکو علی مرتضیٰ نے کوفہ کی گورنری سے ہٹا دیا تھا پس اسی وجہ سے یہ خبیث ناصبی امام حق علی مرتضیٰ پر ناراض رہا حتی کہ صحابی رسول حذیفہ نے اسکے بارے وہ حدیث روایت کی ہے کہ جسکے ذکر کو میں نے ناپسند کیا ہے۔

نوٹ: ارباب انصاف عبدالبر صاحب استیعاب کا جس روایت کے ذکر سے جگر پھوٹ گیا ہے وہ یہ کلام ہے کہ جسکو علامہ میر حامد حسین نے استقصاء الافحام در جواب منتہی الکلام میں لکھا ہے کہ کچھ لوگوں نے ابوموسیٰ اشعری کی حذیفہ کے سامنے تعریف کی تو حذیفہ صحابی نے کہا کہ تم یہ کہتے ہو واما انا فاشہد انہ عدو اللہ ولرسولہ اور میں تو گواہی دیتا ہوں کہ وہ خدا اور رسول کا دشمن ہے۔

تاریخ لابن عساکر کی عبارت

ابن عساکر ہبۃ اللہ شافعی لکھتا ہے عن ابی یحیی حکیم قال کنت جالسا مع عمار فجاء ابو موسی فقال مالی ولک الست اخاک قال ما ادری ولکن سمعت رسول اللہ یلعنک لیلۃ الجمل قال انہ قد استغفر لی قال عمار قد شہدت اللعن ولم اشہد الاستغفار

ترجمہ : راوی ابو یحیی حکیم کہتا ہے کہ میں عمار کے پاس بیٹھا تھا کہ ابو موسی اشعری آیا اور عمار سے کہا کہ میرے اور آپ میں یہ کیا ہے کیا میں آپکا بھائی نہیں ہوں عمار نے کہا کہ مجھے معلوم نہیں ہے لیکن میں نے رسول خدا سے سنا ہے کہ انجناب تم پر ایک رات لعنت فرما رہے تھے ابو موسی نے کہا پھر انہوں نے میرے لئے طلب مغفرت بھی فرمائی ہے عمار نے کہا کہ میں تجھ پر لعنت کیلئے جانے کا گواہ ہوں نہ استغفار کا نوٹ ارباب انصاف تاریخ کامل میں لکھا ہے کہ علی مرتضی نے ابو موسی کے بارے فرمایا تھا کہ فانہ لیس لثقۃ کہ وہ میرے نزدیک برا آدمی ہے اور تذکرہ خواص الامہ میں لکھا ہے کہ علی مرتضی نے اسکے بارے فرمایا تھا وھو عندی غیر مامون کہ ابو موسی میرے نزدیک دیانت دار نہیں ہے نیز تذکرہ میں لکھا ہے کہ ابن عباس نے ابو موسی سے کہا تھا کہ قبحک اللہ کہ خدا تجھکو رسوا کرے : نیز عمرو بن العاص نے اس ابو موسی سے کہا تھا کہ تو ایک گدھے کی مثال ہے : خلاصۃ الکلام یہ ابو موسی دشمن علی مرتضی تھا اور شاہ عبد العزیز نے تحفہ کید ۴۷ صفحہ ۹۵ میں لکھا ہے کہ اہل بیت رسول اور امیر المومنین علی سے دشمنی راوی کی صحت روایت میں رکاوٹ ہے مگر افسوس ہے کہ دشمن علی مرتضی احادیث کتب اہل سنت کا راوی ہے اور بغض علی کی وجہ سے ... کا ... کہاوت مشہور ہے کہ جب طے کی جاتے لوگاں دا بھا اور بندر کی جا... لعنت اور کہ ابو موسی اشعری جیسے منافق اور بد باطن لوگوں کو غلط... اسلام سے کیا واسطہ نکل سکتا نہیں آدم کبھی چونے کی بوری سے

احادیث کتب اہل سنت کے دو راوی عمرو بن عاص اور معاویہ ہیں ان پر نبی کریم نے لعنت کی اور انکے مرتد ہونے کی بد دعا فرمائی ہے

۱۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تطہیر الجنان ص ۱۲ بر حاشیہ صواعق م ابن حجر مکی
۲۔ اہل سنت کی معتبر کتاب النصائح الکافیہ ص ۹۴
۳۔ اہل سنت کی معتبر کتاب البدایہ والنہایہ ص ۳۰۵/ج ۷ ذکر خوارج
۴۔ اہل سنت کی معتبر کتاب النہایہ لابن اثیر ص ۲۵۹/ج ۲ لغت
۵۔ اہل سنت کی معتبر کتاب لسان العرب ص ۱۰۰/ج ۹ لغت رکس

النصائح الکافیہ کی عبارت	فاذا معاویہ وعمرو بن العاص تیغنیان فجئت فاخبرت النبیؐ فقال اللھم ارکسہا فی الفتنۃ رکسا الخ

ترجمہ: ابو برزہ صحابی راوی ہے کہ ہم نبی کریمؐ کے ساتھ تھے انجناب نے غنا کی آواز سنی نبی کریم نے فرمایا کہ دیکھو کون ہیں پس بلندی پر گیا تو اچانک میں نے دیکھا کہ معاویہ اور عمرو بن العاص گا رہے تھے میں واپس آیا اور حضور پاک کو خبر دی انجناب نے ان دونوں کے حق میں یہ بد دعا کی کہ اے خدا معاویہ اور عمر عاص کو لوٹا دے کفر اور شرک میں اور دونوں کو آگ میں داخل کر نوٹ البدایہ میں لکھا ہے کہ حضرت عائشہ نے عمرو بن العاص پر لعنت فرمائی ہے اور تطہیر الجنان میں لکھا ہے کہ نبی پاک نے عمرو بن العاص پر لعنت فرمائی ہے بلال گنج لاہور کے شیخ الحدیث محمد علی توجہ فرمادیں کہ معاویہ اور عمرو بن العاص دونوں کے مرتد ہونے کی نبی کریم نے بد دعا فرمائی ہے اور یہ دونوں آپکی حدیثوں کے راوی بھی ہیں افسوس کہ یہ ڈھول گانے بجانے والے بھی شیخ الحدیث بن گئے

احادیث کتاب اہل سنت کی راوی عائشہ بھی ہے جس نے عثمان کے قتل کا فتویٰ دیا اور حضرت علیؑ کے خلاف بغاوت کی

۱۔ اہل سنت کی معتبر کتاب سیرت حلبیہ ص ۳۵۶ ج ۳ باب معجزات النبی
۲۔ اہل سنت کی معتبر کتاب نہایہ لابن اثیر ص ۸۰ ج ۵ لغت نعثل
۳۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تاریخ کامل لابن اثیر ص ۱۰۲ ج ۳ ذکر جمل

سیرت حلبیہ کی عبارت | اقتلو نعثلا قتل الله نعثلا فقد کفر
حضرت عائشہ نے عثمان کے حق میں یہ فتویٰ دیا تھا کہ اس نعثل کو قتل کر دو خدا اس نعثل کو قتل کرے یہ نعثل کافر ہو گیا ہے۔

نوٹ: نہایہ لابن اثیر اور لسان العرب ص ۶۷۰ ج ۱۱ لغت نعثل اور قاموس لفیروز آبادی لغت نعثل میں یہ لکھا ہے نعثل لمبی داڑھی والے کو کہتے ہیں اور حدیث عائشہ میں ہے کہ نعثل کو قتل کرو اور مراد عائشہ کی نعثل سے عثمان تھا۔ اور تاریخ کامل میں لکھا ہے کہ عبید بن ابی سلمہ نے عائشہ سے کہا تھا کہ تو نے ہمارے امام عثمان کے قتل کا حکم دیا ہے اور تو نے کہا ہے کہ وہ کافر ہو گیا ہے۔

بلال گنج لاہور کے شیخ الحدیث کو ہم دعوت فکر دیتے ہیں یہ آپکی مفتی اور مجتہد اماں جی آپکے امام اور خلیفہ عثمان کی قاتل بھی ہے اور آپکی احادیث کی راوی بھی ہے اگر عثمان مومن تھا تو مومن کا قاتل تو دوزخی ہے پھر آپکی اماں کا کیا بنے گا۔ بیچارے شیخ الحدیث کا اس طرح کا حال ہے کہ۔

ع خصم کا کھائیں ہیں گیت گائیں عیسیٰ جی کے یہ بیچارا ماتا اہل بیت کو ہے۔ اور تعریف صحابہ کی کرتا ہے بس ہے دھوبی کا کتا نہ گھر کا نہ گھاٹ کا۔

ہم اس بریلویوں کے مناظر اعظم پر داختم کرنا چاہتے ہیں کہ تمہاری احادیث کا زیادہ تر حصہ بی بی عائشہ کی روایت ہے اور عائشہؓ نے امام وقت امیر المومنین علی ابن ابی طالبؑ کے خلاف بغاوت کی ہے اور خاندان نبوت کی حکومت کے خلاف لوگوں کو بھڑکایا ہے اور ناصبیہ ہو گئی ہے لہٰذا اگلی کوئی حدیث حجت نہیں ہے ۔ پہلے تین وعیدیں کر دی اسے عبداللہ

عبداللہ ابن عمر امام علی مرتضیٰؑ کا دشمن تھا اور یزید کا حامی تھا

اور وطی فی الدبر عورتوں سے جائز جانتا تھا اور احادیث کتب اہل

سنت کا راوی بھی ہے

ثبوت ملاحظہ ہو کتاب اہل سنت تذکرہ خواص الامہ صہ ۳۴ باب ۴ میں لکھا ہے کہ عبداللہ بن عمر نے حضرت علیؑ کی بیعت سے انکار کیا تھا اور کتاب اہل سنت صحیح بخاری صہ ۵۷ کتاب الفتن میں لکھا ہے کہ یزید لعین کی تمام اہل مدینہ نے بیعت توڑ دی مگر ابن عمر نے یزید کی بیعت کو خدا اور رسول کی مانند سمجھا اور سیوطی نے اتقان میں لکھا ہے کہ ابن عمر عورتوں سے وطی فی الدبر کا بھی قائل تھا اور سیوطی نے تفسیر در منثور ج ۲ ص ۱۰۴ میں لکھا ہے کہ ابن عمر قرآن پاک میں کمی کا قائل تھا اور بقول اہل سنت قرآن میں کمی کا قائل کافر ہے پس ہمیں بہت افسوس ہے کہ اس ابن عمر کافر کو اہل سنت نے راویان حدیث میں بلند مقام دیا

مولوی محمد علی بلال گنجی توجہ فرمائیں کہ ہم نے صحابہ جو مانند ستاروں کے تھے

ارباب انصاف بریلویوں کے محدث نے شیعوں کے رواۃ احادیث پر تبصرہ فرمایا تھا اور جواب میں ہم نے بھی انکے صحابہ کرام اور رواۃ احادیث پر تنقید کی ہے اور ان صحابہ پر جرح کے بعد تابعین پر جرح کی اگرچہ ضرورت نہ تھی مگر نواصب کا علمی غرور توڑنے کے لئے کچھ انکے تابعین کا حال بھی سن لیں قانون ہے خباثۃ الاصل تدل علی خباثۃ الفرع کہ جسکی اصل خراب اسکی فرع بھی خراب:
تابعین صحابہ سے فیض حاصل کرتے ہیں اور جب صحابہ کا اپنا حال یہ تلاہے تو وہ دوسروں کو کونسے درجہ ولایت پر پہچائیں گے۔

مجاہد ایسا بُرا آدمی تھا کہ یوسفؑ نبی پر ارادہ زنا کرنے کی

تہمت لگائی ہے اور احادیث اہل سنت کا راوی بھی ہے

ثبوت ملاحظہ ہو کتاب اہل سنت تفسیر کبیر ص سورہ یوسف آیت لولا ان رای برہان ربہ میں لکھا ہے کہ مجاہد کہتا ہے کہ یوسف نبی کے سامنے انکے باپ یعقوب کی تصویر آگئی اور اس سے آواز آئی! تعمل عمل السفہاء کر تو بدکار دل والا عمل کرتا ہے حالانکہ تو گروہ انبیاء میں شمار ہوتا ہے۔
نوٹ:۔ انبیاء ہرگز سے پاک ہیں اور ان پر زنا کے ارادہ کی تہمت لگانے والا یقیناً کافر ہے پس مجاہد بھی ایک کافر تھا مگر یہ کافر احادیث اہل سنت کا راوی ہے۔ اور مجاہد کا حال اسی طرح تھا صورت انسان سیرت شیطان۔

عکرمہ بن عبداللہ خبیث اور کذاب تھا اور اہل سنت کا راوی بھی ہے

ثبوت ملاحظہ ہو کتاب اہل سنت میزان الاعتدال ص ذکر عکرمہ میں ہے

لکھا ہے کہ علی بن عبد اللہ کہتا ہے کہ ان ہذا الخبیث یکذب علی ابی کہ یہ خبیث میرے باپ ابن عباس پر جھوٹ بولتا ہے اور ابن سیرین کے نزدیک بھی یہ جھوٹا تھا نوٹ مگر بہت افسوس ہے کہ فقہ حنفیہ میں پہلی پہل اس جھوٹے کی وجہ سے ہے

حسن بصری تقیہ باز بے ایمان تھا اور احادیث اہل سنت کا راوی بھی ہے

کتاب اہل سنت بخاری شریف ص ۱۹ میں لکھا ہے قال الحسن التقیہ الی یوم القیامہ کہ تقیہ کا جواز قیامت تک ہے میزان الاعتدال ص میں لکھا ہے کہ کان الحسن کثیر التدلیس کہ یہ بڑا بے ایمان تھا۔

عطا ابن ابی رباح امام اعظم کا استاد شطرنج کھیلنا جائز جانتا تھا

ا۔ اہل سنت کی معتبر کتاب حیوۃ الحیوان ص مولف دمیری لغت عقرب میں لکھا ہے کہ عمر بن خطاب اور ابوہریرہ اور حسن بصری اور قاسم بن محمد اور قلابہ اور عطا اور امام زہری وغیرہ شطرنج کھیلنا جائز سمجھتے تھے۔ شطرنج علماء اہل سنت کے نزدیک حرام ہے یہ عطا فسق حرام کو جائز جانتا تھا مگر افسوس کہ یہ اہل سنت کی احادیث کا راوی بھی ہے

رفیع ابو العالیہ کی حدیث شافعی کے نزدیک پاد گوز ہے

کتاب اہل سنت ترجیح مذہب شافعی منقول از استقصاء الافحام ص ۲۴۰ میں لکھا ابو العالیہ رفیع بن مہران الریاحی کے بارے امام شافعی فرماتے ہیں وحدیث

الضیاحی ریاح کر اس ریاحی کی حدیث ریاح ہے اور حرام بن عثمان کی حدیث کا سمہ حرام اسکے نام کی طرح حرام ہے اور عنایہ شرح ہدایہ میں اس حدیث کے بعد کہ ۸ وضو دعلی مت ناموقائما لکھا ہے کہ ابو العالیہ ابن سیرین کے نزدیک ضعیف ہے رمنہ یہ ہیں فقہ حنفیہ کے راوی گنجی بنیادا کی تے نچوڑنا کی۔

ضحاک بن مزاحم کو بھی ضعیف" کی چھری سے علماء اہل سنت نے ذبح کیا ہے

کتاب اہل سنت میزان الاعتدال ص میں یحیی بن سعید کا فرمان لکھا ہے کہ یہ ضحاک ضحاکہ کا روحانی فرزند ضعیف راوی ہے۔ اور بلال گنجی کو مبارک ہو۔

عطیہ بن سعد کو بھی سنی علماء نے ضعیف کا چھرا گھونپا ہے

کتاب اہل سنت میزان الاعتدال ص میں لکھا ہے کہ عطیہ بن سعد العوفی الکوفی تابعی شہیر ضعیف اور ابن جوزی نے اپنی کتاب الموضوعات میں کما نقل نی استقصاء فرمایا ہے کہ عطیہ کے ضعیف ہونے پر اجماع ہے

تن ہمہ داغ داغ شد ۔ پنبہ کجا کجا نہم

قتادہ اور زید بن اسلم اور مرہ بن شراحیل بھی مجروح راوی ہیں

ثبوت ملاحظہ ہو کتاب اہل سنت میزان الاعتدال ص میں لکھا ہے کہ قتادہ بن دعامہ مدلس اور قدری تھا اور مرہ بن شراحیل نے امام حق حضرت علی سے جنگ کر کے اپنے احمق کا ثبوت دیا ہے اور یہ تینوں بھی احادیث اہل سنت کے راوی ہیں۔

سفیان بن عیینہ اور وکیع بن جراح بھی ضعیف ہیں

ثبوت ملاحظہ ہو کتاب اہل سنت شرح الشرح نخبۃ الفکر صـ کما نقل الی منتقصاء صـ۲۵ میں لکھا ہے کہ سفیان بن عیینہ مدلس تھا اور میزان الاعتدال میں لکھا ہے کہ وکیع بن جراح رافضی تھا اور عثمان بن عفان سے منحرف تھا

امام اہل سنت عبدالرزاق بن ہمام تمیمی بھی کذب اور دشمن معاویہ تھا

کتاب اہل سنت میزان الاعتدال صـ میں لکھا کہ ایک بچارہ سنی بیان کرتا ہے کہ میں عبدالرزاق کے پاس بیٹھا تھا کہ فقد ذکر رجل معویۃ فقال لا تقذ د مجلسنا بذکر ولد ابی سفیان ایک شخص نے طاغیہ شام معاویہ کا ذکر کیا عبدالرزاق نے کہا تو ہماری محفل کو ابو سفیان کے لونڈے کے ذکر سے نجس گندہ اور پلید نہ کر۔ اسی میزان میں لکھا ہے کہ یہ عبدالرزاق پہلے درجہ کا جھوٹا تھا ہمیں افسوس ہے کہ یہ عبدالرزاق امام المحدثین اہل سنت بھی تھا اور پہلے درجہ کا جھوٹا بھی تھا جب اہل سنت کے استاد کا یہ حال ہے تو کم کم شاگرد با استاد میر سد کے مطابق ایسے شاگرد بھی جھوٹ کے میدان کے پہلوان ہونگے۔ منزلہ اور کاذبا آنما غماد فرانا غاثنا کے تاج دار ہونگے۔

اسحق بن راہویہ امام اہل سنت آخر عمر میں مرتد ہو گیا تھا اور

انکے امام رد حریر بن عبادہ پر علمائے اہل سنت نے پھٹکار فرمائی ہے

ثبوت ملاحظہ ہو کتاب اہل سنت میزان الاعتدال صـ لکھا ہے کہ اہل

سنت کا یہ امام موت سے پہلے پانچ ماہ مرتد ہو گیا تھا اور اپنی میزان میں لکھا ہے کہ روح بن عبادہ پر دس علماء اہل سنت نے جرح کی ہے اور یہ دونوں اسحق اور روح علماء حدیث کے امام ہیں اور ان میں جگہ جگہ چھید بھی ہیں

امام اہل سنت عبد بن حمید کو ابن تیمیہ ناصبی نے خوب ذلیل کیا ہے

ثبوت ملاحظہ ہو منہاج السنۃ ذکر فضائل علی ؑ میں کما نقل فی استقصاء الافحام ابن تیمیہ لکھتا ہے کہ عبد بن حمید کی کوئی وقعت نہیں اسکے باوجود اس نے بھی ایت ولایت کو علی ؑ کی شان میں نہیں لکھا نوٹ ابن تیمیہ کا یہ بکواس ہے سیوطی نے درمنثور میں عبد بن حمید سے اور دیگر مشائخ تفسیر سے نقل کیا ہے کہ آیت ولایت انما ولیکم اللہ بالخصوص امیر المومنین علی کی شان میں نازل ہوئی ہے ۔

امام اہل سنت ابوبکر بن شیبہ بھی ابن روزبہان کے ہاتھوں رگڑا گیا ہے

ابن شیبہ نے بقول شاہ ولی دراز الۃ الخفاء یہ روایت کی ہے کہ عمر بن خطاب نے اپنی حکومت منوانے کے لئے در وازہ بنت رسول کو جلانے کا قصد کیا تھا پس اس روایت کو بیان کرنے کے باعث ابن روزبہان نے اس شیخ الحدیث کی خوب مٹی پلید کی ہے کما نقل فی استقصاء الافحام درجواب منتہی الکلام اس دشمن خدا سے جو فقہ مردود ہے اسکا حال پتہ لگتا ہے بہ باب انصاف فقہ دیوبندیہ کے یہ راویان احادیث ہیں کہ جن میں کوئی بھی سچا مسلمان نہیں ہے ۔ اور جس فقہ کے راوی جھوٹے ہوں وہ فقہ بھی جھوٹی ہوگی پس فقہ دیوبند جھوٹ کا پلندہ ہے

امام اہل سنت محمد بن مسلم الزہری ہیں دیانت کم تھی اور

انکے امام باذام ابوصالح کو بخاری نے ضعیف اور نسائی نے

لیس بثقہ لکھا ہے

ثبوت ملاحظہ ہو، شاہ عبدالحق نے تحصیل الکمال ص میں کما نقل فی الاستقصاء لکھا ہے کہ انہ ای الزہری قد ابتلی بصحبۃ الامراء لقلۃ الدیانت کہ زہری صاحب درباری ملاں تھا حکام کا چمچہ تھا کیونکہ اس میں دیانت بہت تھوڑی تھی اور میزان الاعتدال ص میں لکھا ہے کہ باذام ابوصالح کو بخاری اور نسائی نے ضعیف لکھا ہے اور اسکا خانہ خراب کر دیا ہے۔

لیث بن ابی سلیم اور عبداللہ بن ابی نجیح مکی اور عیسیٰ بن میمون کی

عظمت پر امام ذہبی نے چھری پھیر دیا ہے میزان ملاحظہ ہو

مقاتل بن حیان اور مقاتل بن سلیمان یہ انکے دونوں امام جھوٹے تھے

ثبوت ملاحظہ ہو کتاب اہل سنت میزان الاعتدال ص میں لکھا ہے کہ نسب الی الکذب کہ وکیع کہتا ہے کہ ابن حیان کے سر پر بھی جھوٹ بولنے کا تاج رکھا گیا ہے نیز میزان ص میں لکھا ہے کہ ابن سلیمان بھی جھوٹا تھا مختصر تنزیہ الشریعہ ص کما نقل فی الاستقصاء میں لکھا ہے کہ جھوٹا تھا حدیثیں بنانے کا یہ بادشاہ تھا اور کتب اہل سنت میں ان جھوٹوں کی تعریفوں کے پل بھی باندھے

گئے ہیں شرم شرم شرم -

امام اہل سنت سدی کبیر اور کلبی دونوں کذاب تھے اور اہلحدیث کے محدث راوی بھی تھے

ثبوت ملاحظہ ہو کتاب اہل سنت میزان الاعتدال ص میں لکھا ہے کہ قال الجوزجانی کان بالکوفة کذابان فمات احدھما السدی والکلبی کہ کوفہ میں دو کذاب تھے ایک ان میں مرگیا ہے اور وہ یہ ہیں ۱ اسمعیل بن عبدالرحمن السدی الاعور ۲ محمد بن السائب کلبی ۔ محمد طاہر گجراتی نے تذکرۃ الموضوعات میں کہا نقل فی الاستقصاء لکھا ہے کہ تفسیر کلبی جھوٹ کا پلندہ ہے اور ہمیں افسوس ہے کہ ان دونوں کو اہل سنت نے اپنا امام بھی لکھا ہے اور انکو جھوٹا بھی لکھا پس جس مذہب کے ان جیسے ناقل ہونگے وہ بھی جھوٹا ہوگا ۔

امام اہل سنت ابن جریج نے ۹۰ عورت سے زنا یعنی متعہ کیا ہے

ثبوت ملاحظہ ہو کتاب اہل سنت میزان الاعتدال ص میں لکھا ہے کہ عبدالملک بن عبدالعزیز بن جریج ابو خالد مکی روایت میں تدلیس کرتا تھا وقد تزوج نحوا من تسعین امراۃ نکاح المتعۃ اور اس نے ۹۰ عورت سے نکاح متعہ فرمایا تھا ۔ اور شیخ عبدالحق نے رجال مشکوۃ میں اسکو امام اہل سنت کا درجہ دیا ہے : نوٹ معلوم ہوا کہ امام اہل سنت ہونے کے لیے ۹۰ مرتبہ زنا یعنی متعہ کرنا پڑتا ہے ۔ ع ۔ کیا بات ہے کیا بات ہے واللہ اہل سنت کو دعوت فکر ہے کہ مذمت متعہ میں وہ بدزبانی کے میدان کے پہلوان ہیں مگر اسی متعہ سے انکی خلیفہ زادی جناب اسماء بنت ابی بکر لطف اندوز ہوئی ہے اور ایک بچہ بھی عبداللہ بن زبیر نامی جنا ہے ۔ اگر متعہ زنا ہے تو کیا خلیفہ زادی

کو یہ مسئلہ معلوم نہ تھا کہ زنا حرام ہے۔

امام بخاری کے استاد فریابی نے ایک سو پچاس جھوٹ نبی پاکؐ پر بولے ہیں

ثبوت ملاحظہ ہو کتاب اہل سنت میزان الاعتدال ص میں لکھا ہے کہ
اخطا الفریابی فی مائۃ وخمسین حدیث کہ محمد بن اسمعیل بخاری
کے استاد محمد بن یوسف الفریابی نے ایک سو پچاس حدیث میں خطا کی ہے اور
جھوٹ بولا ہے نوٹ ارباب انصاف جس نے ۱۵۰ مرتبہ حدیث شریف میں جھوٹ بولا
ہے تو اسکی باقی حدیث بھی قابل اعتبار نہ رہیں اور یہ تو بخاری کے استاد کا حال
ہے آپ اسی سے اندازہ لگائیں کہ اسکا شاگرد محمد بخاری کتنا جھوٹا ہوگا

دیوبندیوں کا امام عثمان بن ابی شیبہ قرآن پاک سے مزاق کرتا تھا

ثبوت ملاحظہ ہو کتاب اہل سنت میزان الاعتدال ص میں لکھا ہے۔
یہ عثمان اس عثمان کے قرآن میں غلطیاں نکالتا تھا: یہ الم تر کیف فعل
ربک باصحاب الفیل کو الف لام م کیف فعل پڑھتا تھا اور سیوطی نے
تدریب شرح تقریب میں لکھا ہے یہ عثمان جعل السقایۃ فی رحل اخیہ
کو جعل السفینۃ پڑھتا تھا: اسکے خرافات سے میزان و دیگر کتب
پر ہیں نوٹ ارباب انصاف یہ دو عثمان ہیں ایک انکا امام ہے اور ایک انکا خلیفہ
ہے اور دونوں کا الفاظ قرآن میں اختلاف ہے اب ان دونوں میں سچا کون ہے
اور جھوٹا کون ہے فیصلہ ملت دیوبند کے اپنے ہاتھوں میں ہے ہم تو یہ کہتے ہیں کہ
جس بے دین نے قرآن پاک کے الفاظ میں مزاق کیا ہے اس بد دیانت
نے حدیث شریف کو بھی معاف نہ کیا ہوگا اور جنکے امام قرآن پاک سے مذاق
کرتے تھے یقیناً انکا مذہب کوئی مذہب نہیں ہے بلکہ اسلام سے ایک مذاق ہے

مفسرین اہل سنت کی بارو یانتیوں کا علماء اہل سنت کی طرف سے اعتراف

امام المفسرین محمد بن جریر طبری کے بدتر از یہود ہونے کا علماء اہل سنت کی طرف سے اقرار

ثبوت ملاحظہ ہو ابن جریر طبری کے بارے سیوطی نے اتقان میں اور نووی نے تہذیب الاسماء میں اور یاقوت حموی نے معجم الادباء میں اور انساب میں سمعانی نے تعریف کے پل باندھ دیئے ہیں کما نقل فی الاستقصاء الافحام ایک طرف تو اہل سنت اسکو امامت کی ڈگری دیتے ہیں اور دوسری طرف اسکو یہود سے بدتر جانتے ہیں قصور اسکا یہ ہے کہ اس نے اپنی تاریخ الامم والملوک میں یہ روایت لکھی ہے کہ عمر صاحب نے اپنی حکومت منوانے کے لیئے بنت رسُول کو انکے در جلانے کی دھمکی دی تھی اسی روایت کی وجہ سے ابن روزبہان نطفہ مروان نے ابطال الباطل میں ص کما نقل فی الاستقصاء ص <u>۲۸۹</u> لکھا ہے کہ فالطبری من الروافض مشہور بالتشیع کہ طبری صاحب رافضی تھا: اور ابن حجر مکی نے روافض کے بارے لکھا ہے اپنی صواعق میں کہ وہ بدتر از یہود و نصاری ہیں۔ اور ان باتوں سے ہمیں بہت ہی خوشی ہے کہ یہ معاویہ خیل اپنے علماء کو بدتر از یہود و نصاری لکھتے ہیں اور جوتوں میں دال بانٹتے ہیں

اپنے امام الحاکم کے بارے علماء اہل سنت کا اعتراف کہ وہ رافضی بھی اور خبیث تھا

ثبوت ملاحظہ ہو فیض القدیر میں مناوی نے الحاکم ابو عبداللہ نیشاپوری کو امامت اہل سنت کی ڈگری دی ہے مگر میزان الاعتدال ج میں ذہبی نے لکھا ہے امام فی الحدیث رافضی خبیث کہ حاکم حدیث شریف میں امام ہے مگر رافضی اور خبیث ہے اور ہم کہتے ہیں کہ یہ ملاں سارے دشمنان علی ہیں اور خبیث ہیں۔

ابوبکر نیشاپوری کی امامت کا بھی اقرار اور اسکے کذاب ہونے کا بھی اعتراف

ثبوت ملاحظہ ہو کتاب اہل سنت طبقات شافعیہ ص میں ابوبکر اسدی کا نے ابوبکر محمد بن ابراہیم بن المنذر نیشاپوری کو امامت اہل سنت کی ڈگری دی ہے کما نقل فی الاستقصار ص ۲۹۶ اور میزان الاعتدال ص میں ذہبی نے نقل کیا ہے کہ یہ ابوبکر امام اہل سنت جھوٹا تھا۔ نوٹ ارباب انصاف ابوبکر نام ہی ایسا ہے کہ اس نام کے علماء زیادتر جھوٹے ہیں مثلاً ابوبکر خطیب بغدادی حنفی اہل سنت کے نزدیک جھوٹا ہے اور ابوداؤد صاحب سنن کا بیٹا ابوبکر عبداللہ بھی جھوٹا تھا اسکی تفصیل ملاحظہ ہو۔

ابوبکر عبداللہ نیشاپوری سجستانی کے کذاب ہونے کا اسکے باپ کی طرف سے اعلان

ثبوت ملاحظہ ہو کتاب اہل سنت میزان الاعتدال ص میں لکھا ہے کہ یہ ابوبکر عبداللہ بن سلیمان بن اشعث کئی ہزار حدیثوں کا حافظ تھا۔ اور اسی میزان میں ص یہ بھی لکھا ہے عن ابن الجنید سمعت اباداؤد یقول ابنی عبداللہ کذاب ابوداؤد کہتا ہے کہ میرا بیٹا عبداللہ ابوبکر کذاب بڑا جھوٹا ہے اور ابراہیم اصفہانی نے بھی گواہی دی ہے کہ ابوبکر بن داؤد جھوٹا ہے جس کا عالم اور محدث باپ اپنے بیٹے کے بارے جھوٹے ہونے کا اعلان کرے تو وہ بیٹا جھوٹا ہی ہوگا۔ کیونکہ گھر کی بات گھر والے ہی بہتر جانتے ہیں۔ نوٹ ابوبکر نام کی تاثیر نے اس محدث کا اسی طرح خانہ خراب کیا ہے جس طرح ابوبکر نقاش کو برباد کیا ہے

مفسر اعظم ابوبکر نقاش کو امامت کے ساتھ کذاب ہونے کی ڈگری بھی دی ہے سینہ زوری نے

ثبوت ملاحظہ ہو: کتاب اہل سنت فوائد کا مذمیں سیوطی نے اور میزان میں ذہبی نے۔ کما نقل فی الاستقصاء صـ ۳۰۲ محمد بن حسن ابو بکر نقاش کو قرائت اور تفسیر میں امام اہل سنت ہونے کی ڈگری ہے مگر افسوس ہے کہ تراجم حفاظ میں مرزا معتمد خان بدخشانی اور میزان میں ذہبی نے اور لسان المیزان میں عسقلانی نے جھوٹا اور کذاب ہونے کا تمغہ بھی اسکو دیا ہے۔

نوٹ: ارباب انصاف یہ ہیں اہل دیوبند کے پیشوا چند علماء ابو بکر جب پہلے درجے کے جھوٹے ہیں پس معلوم ہوا کہ جیسے پیشوا بھی جھوٹے ہیں انکا مذہب بھی جھوٹا ہے

اہل سنت نے اپنے امام ابو اسحٰق الزجاج کو فضیلت کے تمغہ کے ساتھ راشی ہونے کی ڈگری بھی دی ہے

ثبوت ملاحظہ ہو کتاب اہل سنت تاریخ بغداد میں خطیب نے اور کتاب اہل سنت تاریخ ابن خلکان میں اسکی فضیلت کے گیت گائے گئے مگر افسوس ہے کہ کتاب اہل سنت بغیۃ الوعاۃ میں سیوطی نے اسکو راشی ثابت کر کے اس بچارے کی مٹی پلید کر دی ہے: جس مذہب کے علماء راشی اور دوزخی ہیں وہ مذہب دوزخی ہے

فخر الدین رازی کی فضیلت میں سنی علماء نے ذلت کی مٹی ملا دی ہے

ثبوت ملاحظہ ہو کتاب اہل سنت البحرین کما نقل فی الاستقصاد صـ ۳۰۴ لکھا ہے کہ ابو حیان کہتا ہے کہ فخر الدین کی تفسیر کے بارے علماء نے فرمایا ہے کہ فیہ کل شئی الا التفسیر کہ تفسیر قرآن کے علاوہ اسکی تفسیر میں ہر شئی موجود ہے میزان صد میں ذہبی نے بڑی خرابی سے اسکا نام لکھا ہے اور یہ بھی لکھا ہے کہ اس نے

جاد ویں بھی کتاب لکھی ہے نیز یہ بھی لکھا ہے کہ دین کے مسائل میں حضرت عمر کی طرح اسکی تشکیکات زیادہ ہیں نیز لسان المیزان میں بھی اسکی خوب مٹی پلید کی گئی ہے۔ پتھر میں نہیں وانے اور اماں گیں چبانتے۔

ابوعبدالرحمن سلمی کے سر پر علماء اہل سنت نے تقدس کی ٹوپی رکھنے کے ساتھ ساتھ اسکے کافر ہونے کی دستار بھی رکھ دی ہے

کتاب اہل سنت حلیۃ الاولیاء میں حافظ ابونعیم نے کما نقل فی الاستقصاء ص ۲۰۲ لکھا ہے کہ ابوعبدالرحمن محمد بن حسین نیشاپوری سلمی بڑا متقی پرہیز گار عالم تھا مگر افسوس ہے کہ جلال الدین سیوطی نے اپنی تفسیر اتقان میں کما نقل فی الاستقصاء لکھا ہے کہ عبدالرحمن السلمی نے ایک تفسیر لکھی ہے جسکا نام ہے حقائق التفسیر فان کان قد اعتقدان ذالک تفسیر فقد کفر کہ اگر یہ سلمی اسکے بارے عقیدہ رکھتا تھا کہ وہ تفسیر ہے تو یہ سلمی کافر ہے۔ (مبارک!)

زرارہ اور ابوبصیر پر تنقید کرنے والے جاہل ملاؤں کو لگام

ارباب انصاف اچھوہڑے چمار اور کمی قوموں کے لوگ چند حرف پڑھکر ہم شیعوں کے لئے ماں کے محقق بن بیٹھے ہیں اور زرارہ و ابوبصیر پر تنقید کر کے وہ یہ سمجھ بیٹھے ہیں کہ بس اب شیعہ مذہب کی ہم نے اینٹ سے اینٹ بجادی اور ہم ان پر یہ داغ کرنا چاہتے ہیں کہ بیچاری چھلنی نے چھاجر کو کیا طعنہ دینا ہے جبکہ اس میں خود کئی چھید ہیں یعنی انکے خلفاء اور فقہاء اور علماء اور عرفاء اور مشائخ حدیث اور مفسرین قرآن کے ڈھول کے پول کھول کر آپکے سامنے

رکھ دیئے ہیں اور قبروں سے شیخین بھی اٹھ کر اگر آجائیں تو وہ انکی صفائی نہیں پیش نہیں کر سکتے۔ کفر شرک نفاق۔ گمراہی بے ایمانی۔ بد دیانتی ہر قسم کی برائی سنی مذہب کے بانیان میں موجود ہے اور جس مذہب کے بانی ایسے ہونگے وہ مذہب بھی ویسا ہی ہوگا۔ ظل الاعوج اعوج

رجال کشی پڑھنے والوں کو میزان الاعتدال پڑھنے کی دعوت

کچھ ملاں رجال کشی پڑھ کر ہم شیعوں کے لئے ماں کے محقق بن بیٹھتے ہیں پڑھ کر کہ دیکھو فلاں فلاں راوی ضعیف ہے جھوٹا ہے اور جس مذہب کے راوی جھوٹے ہوں وہ مذہب بھی جھوٹا ہے۔ ہم ان نادان ملاؤں کو یہ جواب دیتے ہیں کہ تم شیعوں کو تو ایک طرف رکھو انکے بارے تو تمہارے بعض حرامی ملاں یہ بکواس بھی کرتے ہیں کہ شیعہ معاذ اللہ کافر ہیں اور تم تو وہ ہو جنہوں نے اسلام کو بیچ دیا رکھی ہے اور تم اسلام کے سارے ہو اور ٹھیکہ دار ہو اور تمہاری صحاح ستہ تمہاری تمام کتابوں سے افضل ہے اور اسی صحاح کے راویوں کو تمہارے اپنے مذہب کے علماء نے جھوٹا لکھا ہے پس جب صحاح ستہ کے راوی جھوٹے ہیں تو صحاح جھوٹی ہے اور صحاح ستہ پر تمہارے مذہب کا دار و مدار ہے پس معلوم ہوا کہ تمہارا مذہب بھی جھوٹا ہے جب مذہب کے بانی جھوٹے ہیں تو مذہب کے پیروکار بھی جھوٹے ہیں۔ تمہارے مذہب کے کچھ راویوں کا اور کچھ بانیوں کا تو ہم نے تفصیلی اپریشن کر دیا ہے ہماری سرجری کو دیکھنا اور پڑھنا اور کئی صدیوں تک گرتے رہنا۔

جن جن مقامات کی ہم نے چیر پھاڑ کی ہے وہاں تمہارے مذہب کا کوئی سرجن ٹانکے نہیں لگا سکتا اور چونکہ اختصار بھی ہمیں ملحوظ ہے اس لئے اب ہم ان کذابین کی میزان الاعتدال سے فہرست پیش کرتے ہیں کہ تکذیب کے مٹی اور خاک چاٹے

منہ میں تمہارے علامہ ذہبی نے ڈالی ہے۔ ہم نے دیانت سے تمہارے راویوں کے حالات پڑھے ہیں اور کسی کو بھی دیانت دار نہیں پایا اور جو تم نے مال کے صحابہ صحابہ کی رٹ لگائی ہوئی ہے ان میں بقول تمہارے افضل تو تمہارے تین خلفاء ہیں اور کئی سو سال گزر چکے ہیں آج تک تمہارے بڑے سے بڑے عالم بھی ان بیچاروں کا ایمان تک ثابت نہیں کر سکا۔

مولوی محمد علی کو دعوت فکر اور اہل سنت ان کے جھوٹے راویوں کی میزان الاعتدال کتاب اہل سنت سے فہرست کہ جنکی جھوٹی حدیثوں سے صحاح ستہ بگھڑی گئی ہے

۱	ابراہیم بن بشار الرمادی کذاب	۲	ابراہیم بن محمد بن ابی یحیی کذاب
۳	احمد بن اسمعیل ابو حزافہ کذاب	۴	احمد بن عبد الرحمن بن وہب کذاب
۵	احمد بن محمد بن ایوب کذاب	۶	ابو الولید بن عبد الرحمن کذاب
۷	اسمعیل بن ادریس کذاب	۸	ایوب بن جابر بن سیار کذاب
۹	ثابت بن موسی ظبے کذاب	۱۰	جبارہ بن المغلس حمانی کذاب
۱۱	جعفر بن زبیر کذاب	۱۲	حارث بن عمران جعفری کذاب
۱۳	حبیب بن ابی حبیب مصری کذاب	۱۴	حارث بن عمیر بصری کذاب
۱۵	حسن بن عمارہ کوفی کذاب	۱۶	حسن بن مدرک طحان کذاب
۱۷	حصین بن عمر احمسی کذاب	۱۸	حمزہ بن ابی حمزہ جزری کذاب
۱۹	خارجہ بن مصعب سرخسی کذاب	۲۰	خالد بن عمر قرشی کذاب
۲۱	خالد بن یزید دمشقی کذاب	۲۲	داود بن زبرقانی کذاب

۲۳	سری بن اسمٰعیل کوفی کذاب	۲۴	سعد بن طریف اسکاف کذاب
۲۵	سعید بن سنان حمصی کذاب	۲۶	سعید بن عبدالجبار کذاب
۲۷	سلم بن ابراہیم وراق کذاب	۲۸	سلم بن عبدالرحمن نخعی کذاب
۲۹	سہیل بن معتمد کذاب	۳۰	سیف بن محمد کوفی کذاب
۳۱	سیف بن ہارون برجمی کذاب	۳۲	صالح بن ابی الاخضر کذاب
۳۳	طلحہ بن زید کذاب	۳۴	عامر بن صالح بن عبداللہ کذاب
۳۵	عباد بن راشد بصری کذاب	۳۶	عبا بن کثیر الثقفی کذاب
۳۷	عبداللہ بن ابراہیم غفاری کذاب	۳۸	عبداللہ بن زیاد مخزومی کذاب
۳۹	عبداللہ بن صالح ابوصالح کذاب	۴۰	عبداللہ بن محمد عدوی کذاب
۴۱	عبداللہ بن معاذ صنعانی کذاب	۴۲	عبداللہ بن ابی ادیس کذاب
۴۳	عبدالرحمن بن عبداللہ بن عمر کذاب	۴۴	عبدالرحمن بن قیس جبنی کذاب
۴۵	عبدالرحمن بن ہانی کذاب	۴۶	عبدالرحیم بن زید العمی کذاب
۴۷	عبدالرحیم بن ہارون غسانی کذاب	۴۸	عبدالعزیز بن ابان کذاب
۴۹	عبدالملک بن قریب اصمعی کذاب	۵۰	عبدالوہاب بن الضحاک بن ابان کذاب
۵۱	عبدالوہاب بن مجاہد بن جبر مکی کذاب	۵۲	عبیداللہ بن زحر مکی کذاب
۵۳	عبیداللہ بن القاسم اسدی کذاب	۵۴	عثمان بن عجلان حنفی بصری کذاب
۵۵	عثمان خائد کذاب	۵۶	عطا بن عجلان حنفی بصری کذاب
۵۷	عطیہ بن سفیان ثقفی کذاب	۵۸	عکرمہ مولائے ابن عباس کذاب
۵۹	علا بن خالد واسطی کذاب	۶۰	علا بن زید ثقفی کذاب
۶۱	علا بن مسلمہ بن عثمان کذاب	۶۲	علی بن مجاہد کابلی کذاب
۶۳	عمارہ بن جوین کذاب	۶۴	عمر بن ریاح بصری کذاب

نمبر	نام	نمبر	نام
۶۵	عمر بن صبح خراسانی کذاب	۶۶	عمر بن ہارون بلخی کذاب
۶۷	عمر بن جابر ابو زید جعفری کذاب	۶۸	عمر بن خالد قرشی کذاب

اہل سنت کی کتب احادیث کے ان راویوں کی فہرست جنکے جھوٹی حدیثیں بنانے سے صحاح ستہ گھڑی گئی ہے اور مولوی محمد علی کو دعوت انصاف

نمبر	نام	نمبر	نام
۶۹	عنبسہ بن عبدالرحمن کذاب	۷۰	قاسم بن عبداللہ بن عمر کذاب
۷۱	کثیر بن عبداللہ بن عمرو بن عوف کذاب	۷۲	محمد بن حسن بن زبالہ کذاب
۷۳	محمد بن فرات تیمی کذاب	۷۴	محمد بن اسحاق بن عکاشہ کذاب
۷۵	محمد بن بشار بن بندار کذاب	۷۶	مبارک بن حسان کذاب
۷۷	محمد بن الحسن بن ابی یزید کذاب	۷۸	محمد بن خالد بن عبداللہ واسطی کذاب
۷۹	محمد بن سعید مصلوب شامی کذاب	۸۰	محمد بن عبداللہ بن ابی سبرہ کذاب
۸۱	محمد بن الفضل بن عطیہ کذاب	۸۲	مقاتل بن سلیمان ازدی کذاب
۸۳	مینا بن ابی مینا کذاب	۸۴	نضر بن کثیر ابو سہل بصری کذاب
۸۵	نفیع بن الحارث نخعی کذاب	۸۶	نہشل بن سعید بصری کذاب
۸۷	نوح بن ابی مریم ابو عصمہ کذاب	۸۸	ہارون بن ہارون بن عبداللہ التیمی کذاب
۸۹	ولید بن عبداللہ بن ابی ثور کذاب	۹۰	ولید بن محمد موقری کذاب
۹۱	یزید بن عیاض بن یزید کذاب	۹۲	یعقوب بن الولید ابو یوسف کذاب
۹۳	یوسف بن ابراہیم تیمی کذاب	۹۴	یونس بن حباب اسدی کذاب

نوٹ: راویان احادیث کتب اہل سنت پر جرح اور تنقید کا یہ تھوڑا سا نمونہ ہے اور مشت نمونہ خروارے ہے جو ملاں لعنت زدہ گنجے سر سے کر اپنے ٹھٹھرے

پاؤں تک زور لگا کر شیعوں کے خلاف نعرے لگاتے اور بالخصوص ہٹ دھرمی کر کے کہتے ہیں کہ احادیث شیعہ کے راوی ضعیف ہیں انکے لئے یہ نمونہ دعوت فکر ہے

اگر تسلی نہیں ہوئی تو اور سنیں مذہب اہل سنت نے دشمنان علیؑ راویوں

کو قبول کیا ہے اور ائمہ اہل بیت کو نظر انداز کیا ہے

عمران بن حطان پلید سے بخاری نے حدیث لی ہے

ثبوت ملاحظہ ہو (۱) تہذیب التہذیب کتاب اہل سنت ص ۱۲۸/ج ۸ ذکر عمران

۲۔ اہل سنت کی معتبر کتاب میزان الاعتدال ص ۲۳۵/ج ۲

۳۔ اہل سنت کی معتبر کتاب الاصابہ فی تمیز الصحابہ ص ۱۷۷/ج ۳

۴۔ اہل سنت کی معتبر کتاب حیوۃ الحیوان ص ۵/ج ۱ ذکر الانسان

الاصابہ کی عبارت | عن عثمان البتی قال کان عمران من اہل السنۃ تہذیب التہذیب کتاب اہل سنت اور اصابہ دونوں میں لکھا ہے کہ

یہ عمران بن حطان مذہب اہل سنت والجماعت سے تعلق رکھتا تھا اور یہ وہی عمران ہے جس نے امیر المؤمنین علیؑ بن ابی طالب کے قاتل عبدالرحمٰن بن ملجم کی تعریف میں کہا ہے یا ضربۃ من تقی ما اراد بہا ۵ الا لیبلغ من ذی العرش رضوانا ترجمہ۔ اے وہ تلوار کی ضرب جو ایک متقی نے علیؑ کو ماری اور اس ضرب سے اس نے خدا کی خوشنودی کا ہی قصد کیا تھا انی لاذکرہ یوماً فاحسبہ ۵ اوفی البریۃ عند اللہ میزانا ترجمہ۔ ابن ملجم اور اسکی تلوار کو یہ سمجھتا ہوں کہ وہ اللہ کے نزدیک قبول ہے اور میزان اعمال کو بھاری کرے گی۔ نوٹ۔ اس عمران کا سنی ہونا اور

امیر المومنین علیؑ ابن ابی طالب کے قاتل کی تعریف کرنا ایک یقینی امر ہے اور اگر ہم جواب میں یہ کہہ دیں کہ عمر کا اور عثمان کا قاتل اللہ کا ولی تھا اور جنتی تھا اور اس نے ان دونوں کو صرف اللہ کو خوش کرنے کی خاطر قتل کیا تھا۔

تو اہل سنت کا تمام توپ خانہ فتاویٰ والا حرکت میں آجائے گا اور کفر کے فتووں کی گولہ باری شروع ہو جائے۔ عمران حطان کے ان اشعار کی وجہ سے قاضی الطیب نے لعنت فرمائی ہے

الاصابہ ص ۱۷۸ میں لکھا ہے کہ اس لعنتی سنی کے اشعار کے بعد قاضی الطیبؒ کی رگ غیرت پھڑک گئی ہے اور اس نے کہا انی لأبرأ مما انت تذکرہ عن ابن ملجم الملعون بہتانا کہ جو کچھ تو نے ابن ملجم ملعون کی طرف سے بہتان ذکر کیا ہے میں اس سے برأت کرتا ہوں انی لاذکرہ یوما فالعنہ دنیا والعن عمران بن حطانا اور میں اگر کسی دن اسکی ضرب کا ذکر کرتا ہوں تو اس ضرب اور ابن حطان دونوں پر لعنت کرتا ہوں۔ ہم بھی مولا علیؑ کی ہر دشمن پر لعنت کرتے ہیں بے شمار

غدر گنہ بدتر از گنہ اور قوم معاویہ خیل کی حماقت

کتاب اہل سنت الاصابہ ص ۱۷۸ ج ۳ میں لکھا ہے کہ فان عمران صحابی لا تجوز لعنۃ قاضی کوئی ہے جو کہتا ہے کہ عمران بن حطان تو صحابی اور صحابی پر لعنت جائز نہیں ہے۔ نوٹ: اور ہم کہتے ہیں کہ کیا صحابی اگر ماں بہن سے زنا کرے تو اس پر حد اور لعنت بھی نہیں ہے۔ اس عمران بن حطان کے بارے اصابہ میں یہ بھی لکھا ہے کہ اسکی بیوی اسکے چچا کی بیٹی تھی اور بڑی خوبصورت تھی اس نے اس صحابی کو علیؑ کا دشمن بنا دیا تھا یہ عذر بدتر از گنہ ہے کیونکہ معلوم ہوا کہ صحابی ایمان کے اتنے کچے ہوتے

تھے کہ انکو بیویاں اپنے حسن کی وجہ سے بے ایمان بنا لیتی تھیں اس اصابہ ص ۱۷۷ میں لکھا ہے کہ بخاری اور ابو داؤد نے اس عمران بن حطان سے روایت لی ہے اور دار قطنی نے بخاری پر اسی وجہ سے اعتراض کیا ہے۔ اور ہم مولوی محمد علی شیخ الحدیث کو دعوت فکر دیتے ہیں کہ اس قسم کے دشمنان اہلبیت انکی حدیثوں کے راوی ہیں اور جب تمہارے راویان حدیث دشمنان اہل بیت ہونگے تو تمہارا حال بھی نواصب جیسا ہوگا۔ خباثۃ الاصل تدل علی خباثۃ الفرع

دشمن علی حریز بن عثمان بھی احادیث اہل سنت کا راوی ہے

۱۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تہذیب التہذیب ص ۲۳۹ ج ۲ الحاء
۲۔ اہل سنت کی معتبر کتاب میزان الاعتدال ص ۲۱۲ ج ۱
۳۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تاریخ بغداد ص ۲۶۶ ج ۸

تہذیب اور میزان کی عبارۃ | انی لا احب علیا لانہ قتل آبائی فی یوم صفین یہ ابن عثمان کہتا ہے کہ میں علی سے محبت نہیں رکھ سکتا کیونکہ اس نے میرے باپ دادا کو جو معاویہ کے ساتھ تھے جنگ صفین میں قتل کیا ہے تہذیب التہذیب میں لکھا ہے کہ یحیی بن صالح کہتا ہے کہ میں نے ابن عثمان کے ساتھ سات سال نماز پڑھی ہے یہ ملعون نماز صبح اور نماز عشاء کے بعد امیر المومنین علی بن ابی طالب پر لعنت کرتا تھا۔ اور تاریخ بغداد میں لکھا ہے کہ اسی ملعون ابن عثمان نے کہا تھا کہ یہ حدیث یا علی انت منی بمنزلۃ ہارون من موسی اسی طرح نہیں ہے بلکہ یہ اس طرح ہے انت منی بمنزلۃ قارون من موسی نوٹ یہ خبیث راوی بھی احادیث اہل سنت کا راوی ہے اور میزان الاعتدال گواہ ہے کہ کئی خاص علماء اہل سنت نے اسکی توثیق فرمائی ہے

جنکے راوی دشمنان علی ہوں وہ خود بھی ناصبی ہونگے جو ملاں بانچھیں ہٹریں کر کے کہتے ہیں کہ شیعوں کے راوی ضعیف ہیں ہم انکو جواب میں کہتے ہیں کہ تم شیعوں کو ایک طرف رکھو بقول تمہارے لعین ملاؤں کے شیعوں کا تو اسلام سے کوئی تعلق ہی نہیں ہے اور تم جنہوں نے اسلام کو بہن رہے رکھی ہے ذرا اپنے راویان حدیث کو تو دیکھو وہ دشمنان خاندان رسالت ہیں اور ناصبی ہیں۔

دشمن علیؑ عبداللہ بن سالم بھی احادیث اہل سنت کا راوی ہے

۱۔ اہل سنت کی معتبر کتاب میزان الاعتدال ص ۴۳۶ / ۲ حرف العین

۲۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تہذیب التہذیب ص ۱۲۸ / ج ۵ حرف العین

میزان کی عبارۃ | قال ابو داود کان یقول علیؑ اعان علی قتل ابی بکر و عمر و جعل یذمہ ابو داود یعنی انہ ناصبی

ابو داود کہتا ہے کہ عبداللہ بن سالم کہتا ہے کہ حضرت علیؑ نے ابوبکر اور عمر کے قتل میں انکے قاتلوں کی مدد کی ہے اور ابو داود نے عبداللہ کی مذمت کی ہے کہ یہ ناصبی تھا دشمن علی تھا نوٹ ارباب انصاف اہل سنت احباب کی کتب احادیث دشمنان اہل بیت راویوں کے احادیث سے پر ہیں

امام حسینؑ کا قاتل عمر بن سعد بھی احادیث اہل سنت کا راوی ہے

۱۔ اہل سنت کی معتبر کتاب مرقات شرح مشکوۃ ص ۹۳ / ۲ الفصل الثانی

۲۔ اہل سنت کی معتبر کتاب میزان الاعتدال ص ۱۹۸ / ج ۳ حرف العین

۳۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تہذیب التہذیب ص ۴۵۱ / ج ۷ حرف العین

مرقات کی عبادہ | اختصار مدنظر ہے ترجمہ ملاحظہ ہو۔ میرک نے کہا ہے کہ امام اہل سنت امام نسائیؒ نے اپنی کسی کتاب میں عمر بن سعد کے

طریق سے ایک روایت کی ہے اور ابن معین کہتا ہے کہ یہ عمر کس طرح سچا ہو سکتا ہے اس نے نبی کے بیٹے حسین کو قتل کیا ہے پھر ملا علی قاری حنفی لکھتا ہے کہ عمر نے امام حسین کو اپنے ہاتھ سے قتل نہیں کیا اور فوج یزید کی افسری قبول کرنے میں وہ مجتہد تھا اور امام کے قتل کے بعد شائد اسکا حال اچھا ہو گیا ہو اور گنہ سے پاک کون ہے۔ نوٹ میزان الاعتدال صہ ۲۸/۲ میں شمر کمینہ بھی اہل سنت کے راویوں کی فہرست میں آیا ہے۔ تفصیلات کے لیے ہماری کتاب کردار یزید ملاحظہ فرمادیں

مولی علیؑ کی نگاہ میں اہل سنت کے جھوٹے راویان احادیث کی جھوٹی روایات سے تیار شدہ سنیوں کی چاروں فقہ باطل ہیں اور جھوٹی ہیں

اہل سنت کی معتبر کتاب فتاوی عزیزی صہ ۸۸ مولف شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی شاہ عبدالعزیز محدث نے خواب میں امیر المومنین علیؑ کی زیارت کی اور عرض کی کہ مذہب فقہائیں سے شافعی حنفی مالکی اور حنبلی میں کونسا مذہب جناب عالی کو پسند ہے ارشاد فرمایا کہ کوئی مذہب ہم کو پسند نہیں ہے یا یہ فرمایا کہ ہمارے طریقہ پر نہیں ہے لوگوں نے افراط تفریط کو راہ دی ہے۔ نوٹ: ارباب انصاف ہم نے نہایت دیانت داری سے وہ حوالہ جات جمع کر دیئے ہیں جن میں احادیث کتب اہل سنت کے راویوں کے پرخچے اڑادیئے

گئے ہیں مچھ سنی احباب کی چاروں فقہ پر محدث دہلوی کے خواب کی کاری ضرب کا ذکر بھی کر دیا ہے اور اب ہم شیخ الحدیث محمد علی کو دعوت انصاف دیتے ہیں کہ شیعوں کی فقہ اور انکے راویوں پر تم نے تبصرہ فرمایا مگر جناب کا حال تو یہ ہے کہ ننگی نہا وناں کی اور نچوڑ ناں کی ہم نے اپنی کتاب کیا ناصبی مسلمان ہیں - میں ان تمام فتاوی اہل سنت کو جمع کر دیا ہے کہ حنفی سنیوں نے دوسرے تمام سنیوں پر لعنت فرمائی ہے اور احناف کے امام اعظم پر دوسرے سنیوں نے لعنت فرمائی ہے اور دیو بندیوں پر اور اہل حدیثوں پر اور وہابیوں پر بھی اہل سنت نے کفر کے فتاوی لگائے ہیں نیز تمہارے مشہور علماء پر مثلاً قاسم نانوتوی اشرف تھانوی - رشید گنگوہی عطا بخاری عبد الشکور احمد شبلی نعمانی پر بھی اہل سنت نے کفر کے فتاوی لگائے ہیں - اگر تم بے غیرتوں میں شرم ہو تو کسی چھوٹی سی پانی ڈال کر ڈوب مریں

مولوی محمد علی مزید توجہ فرماویں

کہاوت مشہور ہے کہ صدائے دھل از خالی بودن شکم است تم نے اپنی کتاب میں بڑے چیلنج کیئے ہیں اور تمہارے چیلنج ضراطات البعیر اور فسوات الحمیر کی شکل ہیں میدان قرطاس و قلم کے میدان میں تم نے شیعوں کو للکارا گر اپنے مذہب کو مزید رسوا کیلئے ہے کہاوت نکمی جتی پونیاں دیئے آپ پر فٹے آتی ہے اور اگر تمہارا مقصد کوئی نفع کمانا تھا تو شیعوں کو چھیڑنے کے بجائے تم اگر بابرہ شریف کے مہاگل عمر شریف کی نظم ۲۰ سیر میں حصہ ڈال لیتے تو آپکو زیادہ نفع ہوتا اور عثمان کی طرح آپ جلد ہی غنی ہو جاتے تمہارے علم کا یہ حال ہے - کہ پیٹ میں بڑی بو بند اور نام رکھا محمود

ابن کثیر دمشقی کی گواہی کہ اہل سنت بچارے بے عقل ہیں

ثبوت ملاحظہ کتاب اہل سنت البدایہ والنہایہ ص ۲۷۵ ج ۱۱

ذکر سنہ ۳۶۳ وقعت فتنة عظیمة بین اہل السنة والروافض وکلا الفریقین قلیل عقل او عدیمه وذالک ان جماعة من اھل السنة ارکبوا امراۃ وسموھا عائشہ الخ

ترجمہ: سنہ ۳۶۳ھ میں اہل سنت اور روافض میں جھگڑا ہوگیا اور اور اہل سنت یا کم عقل ہیں اور یا انہیں بالکل عقل نہیں ہے اور وہ اصلاح کے قابل نہیں ہیں اہل سنت کے ایک گروہ نے کسی عورت کو ایک اونٹنی پر سوار کرکے اسکو بی بی عائشہ بنالیا اور دو مردوں کو طلحہ اور زبیر بنالیا وقالو نقاتل اصحاب علی اور کہنے لگے کہ اب ہم اصحاب علیؑ سے جنگ کریں گے۔

نوٹ: ارباب انصاف دیکھا آپنے کہ وقت ضرورت نواصب نے کس طرح بی بی عائشہ کی شبیہ بنالی اور شیعہ بھی اسی لئے وقت ضرورت امام حسینؑ کے گھوڑے کی شبیہ بناتے ہیں۔ نواصب نے جس عورت کی شبیہ بنائی تھی بعد میں اگر اسکی شادی نہیں کی تو بھی زیادتی ہے اور اگر شادی کردی ہے تو پہلے سے بھی زیادہ براکیا ہے مگر وہ آدمی جس نے شبیہ عائشہ سے شادی کی ہوگی اسکے تو گڑ میں رہنے ہونگے نیز اس روایت سے یہ بھی ظاہر ہوتا ہے کہ نواصب خاندان نبوت سے اپنی دشمنی کے اظہار کے لیے ہمیشہ ابوبکر اور اسکی اولاد اور صحابہ کو ہی وسیلہ بناتے ہیں۔

فقہ دیوبند میں شراب اور کتا اور بیٹی حلال ہے اور اہل سنت کی چاروں فقہ کی مذمت امام اہل سنت محمود بن عمر الزمخشری کی زبانی ملاحظہ ہو

اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر الکشاف ص ۵۰۲ ج ۲ طبع مصر ص ۴ طبع جدید کشاف کی طبع قدیم کے آخر میں اور طبع جدید کے اول میں علامہ ابراہیم الدسوقی کا ایک مقدمہ در ذکر ترجمہ المؤلف لگا ہوا جس میں انہوں نے زمخشری کو الامام الکبیر فی الحدیث والتفسیر اور امام فی عصرہ کے خطاب دے کر انکی تعریف کے پل باندھ دیئے ہیں اسی مقدمہ میں دسوقی نے زمخشری کے وہ اشعار بھی لکھے ہیں جس میں اسی امیر المومنین فی الحدیث والتفسیر نے اہل سنت بچاروں کی چاروں فقہ کی خوب مٹی پلید کی ہے اور سپاہ صحابہ کے ناصبی ملاؤں کا علمی غرور توڑنے کے لیے ہم انکو ذکر کرتے ہیں اذا سألوا عن مذھبی لم ابح بہ واکتمہ کتمانہ لی اسلم

جب مجھ سے میرے مذہب کے بارے سوال کرتے ہیں تو میں اپنے مذہب کو چھپاتا ہوں اور مذہب کو چھپانا میرے لیے سلامتی ہے۔

نوٹ نواصب کو مبارک ہو کہ انکا امام مذہب چھپا کر تقیہ کرنے کا فرہو رہا ہے

۲) فان حنفیا قلت قالوا باننی ابیح الطلا وھو الشراب المحرم

اگر میں کہتا ہوں کہ میں حنفی ہو تو لوگ کہتے ہیں کہ میں شراب کو جو حرام ہے حلال کرتا ہو۔ وان مالکیا قلت قالوا باننی ابیح لھم اکل الکلاب وھم ھم

اور اگر میں کہتا ہوں کہ میرا مذہب مالکی ہے تو لوگ کہتے ہیں کہ میں انکے لیئے کتے کو حلال کرتا ہوں۔ نوٹ فقہ مالکیہ اہل سنت کی ایک فقہ ہے جس میں کتا حلال ہے

وأن شافعیا قلت قالوا بأننی × أبیح نکاح البنت والبنت تحرم

اگر میں کہتا ہوں کہ میرا مذہب شافعی ہے تو لوگ کہتے ہیں یہ بیٹی کا نکاح باپ کے لئے حلال کر رہا ہے اور بیٹی سے نکاح حرام ہے نوٹ اہل سنت کی ایک فقہ شافعیہ بھی ہے جس میں باپ کا بیٹی سے نکاح کرنا حلال ہے

وأن حنبلیا قلت قالوا بأننی × ثقیل حلولی بغیض مجسم

اور اگر میں کہتا ہوں کہ میرا مذہب حنبلی ہے تو لوگ کہتے ہیں کہ یہ خدا کے جسم کا قائل ہے نوٹ اہل سنت کی ایک فقہ حنبلی بھی ہے جس میں یہ فتوی ہے کہ خدا تعالیٰ جسم رکھتا ہے اور خوش شکل لڑکے کی طرح ہے۔

وأن قلت من أهل الحدیث وحزبه × یقولون تیس لیس یدری ولیفہم

اور اگر میں کہتا ہوں کہ میرا مذہب اہل حدیث ہے تو لوگ کہتے ہیں کہ اسکی بکرے کی طرح داڑھی ہے اور احمق و بے عقل ہے۔

سپاہ صحابہ کے خرمغز ملاؤں کو دعوت انصاف

یہ ہے فقہ مذہب اہل سنت کہ جس میں شراب حلال، کتا حلال، بیٹی حلال اور اس فقہ کی برائی سے اس مذہب کے عوام اور علماء سب تنگ ہیں اس فقہ کی برائی سے تنگ آکر امام اہل سنت زمخشری نے اپنا مذہب چھپانے کا فیصلہ کر کے تقیہ کا سہارا لیا ہے فقہ اہل سنت نے بیٹی سے نکاح حلال کر کے مذہب مجوس کو اپنایا ہے اور کتا حلال کر کے فقہ کیمونیسٹ کو اپنایا ہے: مذہب اہل سنت ایک دیگ کی مثال ہے اور امام اعظم اور امام مالک اور امام شافعی اور امام احمد اس دیگ کے چمچے ہیں جس چمچے سے اس دیگ سے جو کچھ باہر آئے اسکو مذہب اہل سنت سمجھیں

امام اہل سنت امام احمد کا فیصلہ کہ علم تفسیر سمیت اہل

سنت کی تین علموں میں کتابیں جھوٹ کا پلندہ ہیں

ثبوت ملاخط: (۱) تذکرۃ الموضوعات ص م محمد طاہر گجراتی
۲- اہل سنت کی معتبر کتاب فیض القدیر شرح جامع الصغیر لمناوی
۳- اہل سنت کی معتبر کتاب فوز کبیر و م شاہ ولی اللہ محدث
۴- اہل سنت کی معتبر کتاب فتوحات مکیہ م ابن عربی ص
۵- اہل سنت کی معتبر کتاب یواقیت وجواہر ص م عبدالوہاب
۶- اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر اتقان ص ۲۱۰/۲۶ نوع ۷۸

اتقان کی عبارۃ | قال ابن تیمیہ ناقلا: قال الامام احمد ثلثة لیس لہا اصل التفسیر والملاحم والمغازی لان الغالب علیہا

ترجمہ: یعنی ابن تیمیہ ناصبی کہتا ہے کہ حضرت امام احمد بن حنبل کا فیصلہ ہے کہ تینوں علموں میں اہل سنت کی کتابیں جھوٹ اور بچواس ہے
۱- علم تفسیر کی کتابیں کہ جن میں صحابہ کرام کے فضائل لکھے ہوئے ہیں ۲- علم مغازی کی کتابیں، جن میں صحابہ کی فتوحات اور جنگوں کے قصے لکھے ہیں ۳- علم ملاحم آنے والے واقعات کے قصے: ان تینوں میں مراسیل زیادہ ہیں

فیض القدیر کی عبارۃ | قال ابن الکمال کتب التفسیر مشحونۃ بالاحادیث الموضوعۃ
ترجمہ: ابن کمال کہتا ہے کہ تفاسیر اہل سنت جھوٹی احادیث سے بھری ہوئی ہیں

نوٹ: ولی اللہ محدث اور ابن عربی نے بھی یہی رونا رویا ہے کہ اہل سنت کی تفاسیر جھوٹی حدیثوں سے بھری ہوئی ہیں

یا للعجب! محدث سمیت تمام علماء اسلام کو دعوت فکر

علامہ حلبی ناقل اور امام احمد حنفی ہے کہ اہل سنت کی کتابیں تمام جھوٹوں یعنی جھوٹ کا پلندہ ہیں ارباب انصاف اس کا سبب الٰہی سے سنت کے راویان حدیث اور انکے صحابہ اور علماء ہیں اب علماء اہل سنت کو ہم دیانت وانصاف کا واسطہ دے کر پوچھتے ہیں کیا جب یہی کتابوں کا یہ حال ہے تو آپ کس منہ سے شیعہ مذہب اور انکی کتابوں اور راویان حدیث پر تنقید کرتے ہیں۔ شیعوں کو تم ایک طرف رکھو انکے اسے تو تمہارے بد زبان ملاں کفر کے فتوے دیتے رہے کہ بھونک بھونکتے ہیں تم لوگ جنہوں نے اسلام کو تختہ مشق بنائے رکھا ہے یہی یہ بتا دیں کہ اپنے اصحاب اور تمہارے خلفاء کیا کرتے رہے یہاں تک کہ قرآن پاک کی ایک صحیح تفسیر بھی نہ لکھ سکے اور نہ لکھوا سکے اور تم یہ سمجھتے ہو کہ ہر زمانے میں تمہاری حکومت رہی ہے تمہارے حکام اور بادشاہ کیا کرتے رہے قرآن پاک کی ایک صحیح تفسیر بھی نہ لکھوا سکے تمہاری تو ساری تاریخ ہی [illegible] ہوتی ہے انکی صحیح بخاری فساد کی جڑ بخاری ص ۱۰۹ کتاب الوکالہ باب اپنا احباب اور انکے الفاظ ہیں کہ ابوہریرہ کی زبانی لکھا ہے کہ مہاجرین بازاروں کے آدمی تھے بازار کے کام سے انکو فرصت ہی نہ تھی اور انصار کھیتوں کے کام سے فارغ نہ تھے۔ لہذا انکو احادیث یاد کرنے کا موقع اور وقت ہی نہ ملا۔ لہذا جو تم نے ان کے صحابہ بنا رکھے ہیں وہ علوم رسالت کو محفوظ ہی نہ کر سکے اسی لیے تمہارا کام تفسیر کی کتابیں [illegible] کا پلندہ ہیں۔

امام احمد کی نگاہ میں کتاب الموطا مالک ایک بدعت تھی

از اہل سنت کی معتبر کتاب احیاء العلوم غزالی ص ۱۰۳۰ از استقصار

وکان احمد بن حنبل ینکر علی مالک تصنیفہ الموطا ویقول ابتدع

ما لم یفعلہ الصحابۃ

ترجمہ: اور حضرت امام مالک کی کتاب موطا کو امام احمد ایک برائی سمجھتا تھا اور کہتا تھا کہ آپ ایسی بدعت پیدا کر رہے جس کو صحابہ نے نہیں کیا۔

کتاب الموطا کا مؤلف مالک ایک ناصبی تھا کہ امام نے علی مرتضیٰ پر تنقید کر کے فرمان رسول کی توہین کی ہے

اہل سنت کی معتبر کتاب منہاج السنۃ ص از استقصار الافحام وقال مالک: اجعل من خاصمنی فی الدین لکن لم یحصل فیھا وقال الشافعی وغیرہ انہ بہذا السبب قصد والی المدینہ فضرب مالک

ترجمہ: یعنی ابن تیمیہ امام کا قول کرتا ہے کہ یہ مالک ناصبی امیر المؤمنین علی ابن ابی طالب سے عثمان کو افضل جانتا تھا اور کہتا تھا کہ جس کی حکومت میں مسلمانوں میں خانہ جنگی ہوتی ہے ایسا حکومت مند اس شخص کے نہیں سمجھتا جس کی حکومت میں یہ جنگیں نہیں ہوئی ہیں اور امام شافعی وغیرہ نے کہا ہے کہ اسی نحوست کی وجہ سے ایک ناصبی والی مدینہ نے امام مالک کی خوب خاطر کی تھی۔ مسئلہ لوٹے بکرے بلکہ تو واجب القتل تھا۔

مالک ناصبی عائشہ اور معاویہ سے امام علی کے جنگ کرنے کو غلطی سمجھتا تھا

اہل سنت کی معتبر کتاب منہاج السنۃ ص از استقصاء الافحام

کان قتال فتنۃ وکان من قعد عنہ افضل ممن قاتل فیہ وھذا مذھب

مالک لعین ابن تیمیہ ناصبی اپنے خرافات میں نقل کرتا ہے کہ عائشہ اور معاویہ کی بغاوت کے بعد ان سے امام علی مرتضیٰ کا جنگ کرنا ایک فتنہ تھا اور جس نے اس جنگ میں شرکت نہیں کی شرکت کرنے والے سے بہتر تھا

علماء اسلام کو بلال گنجی کی محدث ہمیت دعوت انصاف

ہر شخص کو مرنا ہے اور خدا کو جواب دینا ہے ہمارا موقف یہ ہے کہ کتاب الموطا لکھنے والا دشمن اسلام اور دشمن رسالت ہے اور دلیل یہ ہے کہ امام مالک صاحب موطا نے حضرت علیؑ پر تنقید کر کے اس فرمان رسولؐ کی توہین کی ہے کہ علی مع الحق والحق مع علیؑ اس حدیث کی روشنی میں مولا علیؑ کا ہر فعل عین اسلام اور عین قرآن ہے اور آنجناب کے مخالفین خواہ عائشہ اور معاویہ ہو یا مالک اور ابن تیمیہ ہو بر نواصب ہیں اور خطا کار ہیں۔

مالک نے علی مرتضیٰ پر خطا کا فتویٰ لگا کر نبی پاک کو اذیت دی ہے

ثبوت کتاب اہل سنت رسالہ ترجمہ مذہب شافعی مؤلف امام فخر الدین منقول از استقصاء الافحام ص ۱۰۱۰

القول بان الشافعی اخطا فی مسئلۃ کذا اھانۃ للشافعی

القرشی واھانۃ قرشی غیر جائز لانہ فیہا اذیۃ لرسول اللہ امام اہل سنت فخر الدین رازی فرماتے ہیں کہ یہ کہنا کہ امام شافعی نے فلاں مسئلہ میں خطا کی ہے یہ امام شافعی قرشی کی توہین ہے اور کسی قرشی کی توہین کرنا جائز نہیں ہے کیونکہ احادیث کو اہم تر کہ اس میں اذیت رسول اللہ ہے۔

علماء اہل سنت کو دیانت و انصاف کی رو سے دعوت فکر

ارباب انصاف حضرت امام شافعی کی امیر المومنین علی ابن ابی طالب کے سامنے ایک مچھر کی بھی حیثیت نہیں ہے مگر شافعی کو خطا کار کہنے پر شوافع کی رگ غیرت پھڑکتی ہے۔ ہم علماء اسلام کو دیانت انصاف کا واسطہ دے کر سوال کرتے ہیں کہ شافعی جو کہ قرشی اور ہاشمی تھا اس کو خطا کار کہنے سے نبی پاک کو اذیت ہوتی ہے کیا علی ابن ابی طالب قرشی اور ہاشمی نہ تھا، حضرت علی کو خطا کار کہنے سے یقیناً نبی پاک کو اذیت دینا ہے اور نبی پاک کو اذیت دینے والا بحکم قرآن لعنتی ہے پس معلوم ہوا کہ کتاب الموطا لکھنے والا حضرت علی کو خطا کار کہنے والا نبی کریم کو اذیت دینے والا ہے اور لعنتی بھی ہے لہذا موطا کی ایک تکا بھی قیمت نہیں۔

مالک صاحب موطا کی علماء نے خوب تنقید کی ہے

ثبوت کتاب اہل سنت تہذیب الکمال سے منقول از مستفاد

قال الحافظ ابو بکر خطیب قد ذکر بعض العلماء السخنی

مالکا عادہ جماعۃ من اھل العلم فی زمانہ باطلاق لسانہ فی قوم معروفین بالدیانۃ والثقۃ۔

ترجمہ: بقول امام اہل سنت ابوبکر خطیب کے بعض علماء نے مالک صاحب موطا کی اس لئے خوب مذمت کی کہ مالک نے کچھ دیانت دار لوگوں کے بارے زبان درازی کی تھی۔

نوٹ: کتاب اہل سنت تذکرہ خواص الامۃ ذکر وفات حضرت فاطمہ بنت رسول اللہ میں لکھا ہے کہ ابوبکر محمد بن اسحاق جنہوں نے مالک کی کتاب موطا پر تنقید فرمائی تھی اور مالک نے ابن اسحاق کے بارے زبان درازی فرمائی ہے۔

امام شافعی کی گواہی کہ صاحب موطا مالک بد دیانت تھا

ثبوت کتاب اہل سنت رسالہ ترجیح مذہب شافعی مؤلفہ فخر الدین رازی منقول از استقصاء الافحام:

ان مالکا او احتاج الی التمسک بقول عکرمہ ذکرہ وا ذا لم یحتج الیہ ترکہ فہذا ان صح عن مالک اورث ذالک طعنا فی روایتہ وفی دیانتہ انتہٰی

ترجمہ: امام شافعی فرماتے ہیں کہ صاحب موطا امام مالک کی دو عملی پالیسی تھی جب انکو عکرمہ کے قول کی ضرورت ہوتی تھی تو عکرمہ کو ذکر کرتے تھے اور عدم ضرورت کے وقت انکو ترک کرتے تھے اور مالک کی طرف اگر نسبت درست ہے تو یہ بات مالک کی اپنی

روایت اور درایت کی بہت بڑا عیب ہے اور جب مالک کا یہ حال تھا تو امام شافعی کس طرح انکی روایات کو سے سمجھتے تھے اور انکے ارے یہ بات کس طرح کر سکتے تھے کہ جب اماموں کو ذکر آئے تو امام مالک ایک ستارہ ہے۔

امام احمد نے صاحب موطا کے فتوے کو پھونک سے اڑا دیا

کتاب اہل سنت رسالہ ترجیح مذہب شافعی از استفسار صفحہ ۱۰۱

وسئل احمد بن حنبل عن مالک فقال حدیث صحیح رأی ضعیف

ترجمہ: کسی نے امام احمد سے پوچھا کہ امام مالک کیسے آدمی تھے انہوں نے فرمایا مالک کی روایت صحیح ہے اور فتوی ضعیف ہے۔

حنفیوں نے صاحب موطا امام مالک پر لعنت فرمائی ہے

اہل سنت کی معتبر کتاب فتاوی مولانا عبدالحی صفحہ ۱۵۵ باب تقلید

بان الناس فی فقہ عیال ، علی فقہ الامام ابی حنیفہ

فلعنۃ ربنا اعداد رمل ، علی من رد قول ابی حنیفہ

علم فقہ میں لوگ ابوحنیفہ کے عیال ہیں اور ریت کے ذرات کے برابر اس شخص پر لعنت جو ابوحنیفہ کے فرمان کو ٹھکرا دے۔

نوٹ: ارباب انصاف احناف کی اس لعنت کے دائرے میں امام مالک صاحب موطا سر فہرست ہے کیونکہ کتب فقہ گواہ ہیں کہ مالک نے ابوحنیفہ کی مخالفت کی تمام حدیں توڑ دی ہیں۔

مالک صاحب موطا آخر میں ترک جمعہ کرکے کافر ہو گیا تھا

ثبوت کتاب اہل سنت المعارف صـ ـــ از استقصار۔

۲۔ اہل سنت کی معتبر کتاب احیاء العلوم صـ ـــ غزالی صـ

۳۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تاریخ ابن خلکان صـ

المعارف | فلم یکن یشهد الصلوات فی المسجد ولا الجمعة ولا یاتی
کی عبادۃ | احدًا یعزیه ولا یقضی له حقا۔

امام مالک آخر عمر میں نماز باجماعت ادا نہیں کرتے تھے اور نماز جمعہ بھی نہیں پڑھتے تھے اور نہ ہی کسی کی فوتگی میں تعزیت کرتے تھے اور نہ ہی کسی کا کوئی حق ادا کرتے تھے۔

مالک صاحب موطا۔ امام جعفر صادق سے روایت نہیں کرتے تھے

ثبوت کتاب اہل سنت میزان الاعتدال صـ ـــ از استقصار صـ ۱۰۲۹

لم یرو مالک عن جعفر حتی ظهر امر بنی العباس قال مصعب بن عبد الله کان مالک لا یروی عن جعفر حتی یضمه الی احد امام مالک تابعی خاندانِ نبوت کے امام جعفر صادق سے بنو عباس کی حکومت کے ظہور تک روایت نہیں کرتے تھے اور مصعب بن عبد اللہ کہتا ہے کہ حکومت بنو عباس کے بعد مالک امام جعفر صادق کے ساتھ دوسرا راوی ملا کر ان سے روایت کرتے تھے۔

نوٹ: امام مالک امام جعفر صادق سے بالآخر بنو امیہ سے ڈرتے اور تقیہ کرتے ہوئے روایات نہیں کرتے اسکا مطلب یہ ہوا کہ سنیوں کا یہ امام مالک تقیہ از صفا اور حق

کو چھپاتا تھا اور اگر بزدلی کی وجہ سے روایت نہیں کرتا تھا تو اسکا نامرد تھا۔

امام مالک نے موطا میں مس ذکر کی روایت عورت سے نقل کر کے شرم حیا کا جنازہ نکال دیا ہے

ثبوت اہل سنت کی معتبر کتاب موطا امام مالک ص قال مروان اخبرتنی بسرۃ بنت صفوان انہا سمعت رسول اللہ یقول اذا مس احدکم ذکرہ فلیتوضأ

مروان کہتا ہے کہ مجھے ایک عورت بسرہ نامی نے بتایا کہ اس نے نبی پاک سے سنا ہے کہ جو مرد تم میں سے اپنے آلہ تناسل کو ہاتھ لگائے تو اسکو دوبارہ وضو کرنا چاہیئے۔

نوٹ کتاب اہل سنت ارکان اربعہ میں علامہ عبد العلی نے امام مالک کی اس بے حیائی پر خوب احتجاج کیا ہے کہ نبی کریم نے یہ مسئلہ ایک عورت کو بتایا جسکو اس مسئلہ کی ضرورت ہی نہ تھی اور مروان نے اسکا راوی ہے جو پہلے درجہ کا بے ایمان تھا اور قاتل عثمان اور طلحہ تھا۔

مالک نے تحریم متعہ کی روایت حضرت علیؑ سے کر کے جھوٹ بولا ہے

ثبوت کتاب اہل سنت موطا میں ص لکھا ہے۔

کہ حضرت علی ابن ابی طالب ان النبی نہی عن متعۃ النساء یوم خیبر کہ حضرت علیؑ نے روایت کی ہے کہ نبی پاک نے روز خیبر عورتوں سے متعہ کرنا منع کیا تھا

نوٹ اس روایت کو علماء اہل سنت نے جھٹلایا ہے تفسیر کبیر زیر آیۂ متعہ میں امام فخر الدین نے لکھا ہے کہ حضرت علی فرماتے کہ اگر عمر متعہ منع نہ کرتا تو سوائے بدبخت کے کوئی زنا نہ کرتا۔

امام مالک بقول اہل سنت زنا کو یعنی متعہ کو جائز جانتا تھا اس

فتویٰ نے فقہ اہل سنت کو خوب رسوا کیا ہے

ثبوت ملاحظہ

۱۔ اہل سنت کی معتبر کتاب فتاویٰ قاضی خان
مولف حسن بن منصور بن محمود فرغانی المشہور بقاضی خان

۲۔ اہل سنت کی معتبر کتاب ہدایہ شریف
مولف برہان الدین علی بن ابی بکر بن عبد الجلیل الفرغانی

۳۔ اہل سنت کی معتبر کتاب محیط
مولف رضی الدین محمد بن محمد سرخسی

۴۔ اہل سنت کی معتبر کتاب کنز الدقائق
مولف عبد اللہ بن احمد حافظ ابو البرکات نسفی

۵۔ اہل سنت کی معتبر کتاب شرح کنز الدقائق
مولف فخر الدین ابو محمد عثمان بن علی ابن محجن زیلعی

۶۔ اہل سنت کی معتبر کتاب رمز الحقائق شرح کنز الدقائق
مولف ابو محمد محمود بن احمد عینی

۷۔ اہل سنت کی معتبر کتاب سراج وہاج شرح مختصر قدوری
مولف امام اہل سنت شیخ رضی الدین بغدادی

۸۔ اہل سنت کی معتبر کتاب حدائق الازہار شرح مشارق الانوار
مولف وجیہ الدین عمر بن عبد المحسن الارزنجانی۔

نقل کی ہے تو اسکا جواب یہ ہے کہ حدیث من یرد حدیثاً یکون واجب
العمل لجواز ان یکون عنده ما یعارضه او ترجیح علیه کہ اگر
حدیث صحیح واجب نہیں کر دہ اسکو واجب العمل ہی سمجھے ممکن ہے کہ کوئی اور
حدیث اسکے معارض ہو یا اسکو ترجیح ہو

علماء اہل سنت کو دعوت فکر اور زنا کی حلیت انکی فقہ میں

برادران اہل سنت نے شرم اور انصاف کی تمام حدیں اس مسئلہ میں
توڑ دی ہیں اور جتنے خرافات وہ اس مسئلہ میں شیعہ مسلمانوں کے خلاف
بنا سکتے تھے۔ انہوں نے بنائے ہیں اور ہم اپنے ان سنی بھائیوں کو
دیانت و انصاف کا واسطہ دے کر سوال کرتے ہیں کہ امام مالک بن انس
جو اہل سنت کی فقہ کا ایک امام ہے اور اہل سنت اپنی فقہ کی کتابوں
میں قدم قدم پر اسکے فتوے کو بیان کرتے ہیں اور جواز متعہ میں اسکے فتوے
کو ہم نے ۱۰ عدد کتب اہل سنت سے ثابت کیا ہے پس اگر متعہ زنا
ہے تو علماء اہل سنت شرم سے ڈوب مریں کہ اپنی ۱۰ دس کتابوں میں
جواز زنا کا فتوی اپنے امام سے نقل کر کے اپنی فقہ کا جنازہ
نکال دیا ہے۔ اور یہ بھی افسوس کی بات ہے کہ اہل سنت کا امام
مالک اپنے موطا میں حدیث حرمت متعہ کی تحریر کرتا ہے اور فتوی
جواز متعہ کا دیتا ہے یا تو اسکی تحریر کردہ حدیث جھوٹی ہے اور یا اسکا
فتوی جھوٹا ہے اور اس دلدل سے نکلنے کی خاطر سنی بھائی لاکھ
تاویلات کریں مگر یہ سچ ہے خوشبو ہے ہر جا نہ بسار

صحیح مسلم و بخاری میں دو سو دس حدیثیں ضعیف ہیں

منقول از استقصاء الافحام صفحہ ۸۶۹ کتاب اہل سنت ازالۃ الغین نے میں لکھا ہے کہ از آمدی نقل میکند کہ او در مسند خود آمدی امام اہل سنت سے منقول ہے کہ انہوں نے اپنے مسند میں لکھا ہے کہ حدیث قرطاس بے اساس ہے اور شرح نخبہ حدیث سے نقل کیا گیا ہے کہ صحیح مسلم اور صحیح بخاری میں سے دو سو دس حدیثیں ضعیف ہیں ۸۰ ان حدیثیں بخاری میں ہیں اور ایک سو مسلم میں ہیں ۔ اور تیس دونوں میں نور لمعہ ۔ بر بیان حدیث قرطاس میں ہے اور بحث فدک میں لکھا ہے در صحت بعض از روایات صحیح بخاری کلام است اور اسی طرح در بعض روایات صحیح مسلم ۔

صحیح بخاری کے بارے شاہ سلامت اللہ کی خرافات

منقول از استقصاء، رسالہ تحسین فی بشرات النبی الامین نے محمد سلامت ولی اللہ نے لکھا ہے. فقلت یا رسول اللہ اکما روی البخاری عنک صحیح فقال صحیح تمام فقال رو[illegible]

ایک بزرگ شیخ عبدالمعطی التونسی نے نبی کریم کی قبر شریف کی زیارت کی اور قبر مقدس کے سامنے کھڑے ہو کر عرض کی کہ جو کچھ بخاری نے آپ سے روایت کی ہے وہ صحیح ہے فرمایا ہاں صحیح ہے میں نے پھر عرض کی کیا میں اسکو روایت کر سکتا ہوں فرمایا ہاں تو روایت کر سکتا ہے اور کتاب جامع الاصول میں لکھا ہے کہ ۹۰ ہزار شخص نے امام بخاری سے بلا واسطہ اسکی صحیح کو سنا ہے ۔

نوٹ ارباب انصاف علماء اہل سنت کے خرافات کا ایک اندازہ لگائیں کوئی کتاب ہے کہ صحیحین جیسے دو دوسرے درجے کی عجیب جھوٹ ہے یہ سارا کیونکہ کتاب ہے کہ نبی کریم نے اسکی تمام احادیث کا شیخ عبد المعطی کو اجازہ دیا تھا۔

ابوزرعہ والبوحاتم رازیان نے اسماعیل بخاری کو مجروح قرار دیا ہے

۱۔ اہل سنت کی معتبر کتاب طبقات شافعیہ سے ـــــ از استبصار

۲۔ اہل سنت کی معتبر کتاب فیض القدیر مناوی سے ـــ ذکر بخاری۔

۳۔ اہل سنت کی معتبر کتاب میزان الاعتدال سے ـــ از استبصار

سبکی نے طبقات میں تقی الدین ابن دقیق العید سے نقل کیا ہے کہ ترکہ ابوزرعہ وابوحاتم من اجل مسئلۃ اللفظ کہ ابن اسماعیل بخاری کو ابوزرعہ رازی اور ابوحاتم رازی نے مجروح قرار دے کر ترک کیا ہے فیض القدیر میں لکھا ہے ترکہ لاجلہا الرازیان کہ ابن اسماعیل بخاری کو رازیان نے ترک کیا ہے اور میزان الاعتدال میں لکھا ہے کہ اقتنع ابوزرعہ وابوحاتم عن الروایۃ عن تلمیذہ محمد کہ محمد ابن اسماعیل بخاری کو ابوزرعہ اور حاتم نے ترک کردیا ہے۔

نوٹ ارباب انصاف ان دنوں میں بڑی کتابوں کے پڑھنے کا لوگوں میں شوق نہیں رہا۔ اور میں اپنے شیعہ ناظرین کو تاکید کرتا ہوں کہ وہ تفصیلات کے معلوم کرنے کی خاطر۔ کتاب استقصاء الافحام کی طرف رجوع کریں علامہ سید حامد حسین نے مذکورہ کتاب کو کر اجیب کے تابوت میں آخری میخ ٹھونک دی ہے

محمد بن یحییٰ ذہلی نے امام بخاری کو صاحب بدعت قرار دیا ہے

۱- اہل سنت کی معتبر کتاب طبقات شافعیہ ــــ از استفصار

۲- اہل سنت کی معتبر کتاب مقدمہ فتح الباری ــــ

دونوں کتابوں میں لکھا ہے کہ محمد بن یحییٰ نے امام محمد بن اسماعیل بخاری پر بدعتی ہونے کا فتویٰ لگایا تھا اور اسکے درس میں لوگوں کو آنے سے منع کیا تھا یہی نہیں وعید تک کر دی اسے ملاحظہ ہو۔

علامہ ابن دحیہ نے بخاری کو دشمن اہل بیت رسالت قرار دیا ہے

اہل سنت کی معتبر کتاب شرح اسماء النبی ــــ از استفصار ص ٨٩

قال ذو النسبین علامہ ابن دحیہ ذو النسبین فرماتے ہیں کہ حدیث بریدہ کو بخاری نے وہم بریدہ نقل کیا ہے اور علیؑ کے فضائل میں احادیث کو وہم بریدہ نقل کرنا یہ امام بخاری کی عادت ہے وما ذالك الا السوء دایہ فی التنکب عن هذہ السبیل اور بخاری کی یہ بری عادت فضائل علیؑ کے بیان سے انحراف کی وجہ سے ہے اسی شرح اسماء النبی میں ابن دحیہ دوسری جگہ فرماتے ہیں۔

وقطعہ البخاری واسقط منہ علی عادتہ کما تری وہو مما یعیب علیہ فی تصنیفہ علی ما جری ولا سیما استعمالہ لذکر علی

اور حضرت علیؑ کے ذکر کو اپنی عادت مطابق اپنی تصانیف سے امام بخاری نے گرا دیا ہے اور یہ بات بخاری کا عیب شمار کیا گیا ہے غرض تمام علماء اہل سنت نے امام بخاری کی خوب مٹی پلید کی ہے۔

فرزندِ نبی امام جعفر صادقؑ کی عظمت میں شک کر کے امام بخاری نے ناصبی اور متعصب اور بے ایمان ہونے کا ثبوت پیش کیا ہے

۱۔ اہل سنت کی معتبر کتاب منہاج السنۃ سے ۔ از استفسار
۲۔ اہل سنت کی معتبر کتاب کشف ذہبی سے ۔ از استفسار
۳۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تہذیب التہذیب سے ۔ ذکر جعفرؑ
۴۔ اہل سنت کی معتبر کتاب میزان الاعتدال سے ۔ ذکر جعفرؑ
۵۔ اہل سنت کی معتبر کتاب مغنی الذہبی سے ۔ از استفسار

ابن تیمیہ ناصبی منہاج میں لکھتا ہے: و بالجملۃ فہولاء الائمۃ الاربعۃ لیس منہم من اخذ عن جعفر من قواعد الفقہ
اور سنیوں کے چار امام ہیں ان میں سے کسی نے بھی امام جعفر صادقؑ سے علم فقہ کے قانون نہیں لیئے۔ وقد استراب البخاری فی بعض حدیثہ لما بلغہ عن یحیی بن سعید القطان کلام فلم یخرج لہ و یمتنع ان یکون حفظہ للحدیث کحفظ من یحتج بہم البخاری۔ امام بخاری نے فرزندِ نبیؐ امام جعفر صادقؑ کی حدیث میں شک کیا ہے کیونکہ بخاری کو اطلاع ان کی طرف سے امام پاکؑ کے بارے ایک کلام پہنچا تھا اس لیے بخاری نے امام پاکؑ پر اعتماد نہیں کیا تھا اور ان سے حدیث نہیں لی تھی۔

اور معاذ اللہ امام پاکؑ کا حفظِ حدیث ان لوگوں کی طرح نہیں تھا کہ جن سے امام بخاری حدیث لیتا تھا۔ ختم کلام شریف ابن تیمیہ کا۔

امام بخاری کا حدیث غدیر کی صحت سے انکار اسکی جہالت اور تعصب ہے

۱۔ اہل سنت کی معتبر کتاب منہاج السنۃ ص از استقصاء الافحام
۲۔ اہل سنت کی معتبر کتاب نزل الابرار ص از استقصاء الافحام
۳۔ اہل سنت کی معتبر کتاب اسنی المطالب ص از استقصاء

منہاج السنۃ میں ابن تیمیہ ناصبی نے لکھا ہے کہ حدیث غدیر کو امام بخاری نے اپنی صحیح میں نہیں لکھا ہے اور بخاری اور ابراہیم الحربی سے منقول ہے وانہم طعنوا فیہ وضعفوہ کہ ان دونوں نے حدیث غدیر کی صحت میں طعن کیا ہے اور اسکو ضعیف قرار دیا ہے۔
اور مرزا معتمد خان بدخشانی نے نزل الابرار میں لکھا ہے کہ ہذا حدیث صحیح مشہور ہے اور اسکی صحت میں متشکرا ور متعصب ہی کلام کرے

گا اور علامہ محمد بن محمد بن یوسف المعروف با بن الجزری نے اسنی المطالب میں لکھا ہے کہ امام احمد نے اس حدیث کو ۱۵ سے زیادہ طرق سے نقل کیا ہے اور ابن عقدہ نے سو طرق سے اور ابن مغازلی نے ۳۰ طرق سے نقل کیا اور خاتم المحدثین محمد الجزری الشافعی نے اسکو ایک الگ رسالہ میں ذکر کیا ہے اور اثبت فیہا تواتر ہذا الحدیث من سبعین طریقا ونسب منکرہ الی الجہل والعصبیۃ اس رسالہ میں جزری نے حدیث غدیر کے تواتر کو ستر طرق سے ثابت کیا ہے اور اس حدیث کی صحت اور تواتر سے انکار کرنے والوں کو جاہل اور متعصب قرار دیا ہے۔

نوٹ ابن تیمیہ کی بجواس کا جواب شاہ عبدالعزیز کے تحفہ میں بھی اسی طرح موجود ہے کہ بولا السنتان لهلک النعمان نے کہ امام اعظم صاحب فرماتے تھے کہ اگر وہ دو سال نہ ہوتے جن میں میں نے امام جعفر صادق سے فیض حاصل کیا ہے تو میں ہلاک ہو جاتا۔ اس کلام سے معلوم ہوتا ہے کہ امام اعظم نے فرزند نبی امام جعفر صادق سے قواعد علم فقہ لئے ہیں اور ابن تیمیہ جھوٹ بکتا ہے۔

نوٹ کاشف ذہبی اور تہذیب التہذیب میں بھی اسی طرح لکھا ہے والقطان وقال فی نفسی منه شئی کہ قطان بخاری کا استاد کہتا ہے کہ امام جعفر صادق کے بارے میرے دل میں کچھ شک ہے اور میزان الاعتدال اور مغنی میں اسی طرح لکھا ہے کہ قال القطان مجالد احب الی منه کہ ایک مجالد نامی شخص مجھے امام جعفر صادق سے زیادہ محبوب ہے۔

بخاری اور اس کا استاد قطان دونوں گستاخ اہلبیت تھے

ارباب انصاف بخاری وہ بے ایمان شخص ہے جس نے اپنی تمام کی صحیح میں عمران بن حطان۔ اور حریز بن عثمان اور مروان جیسے شیطانوں کی حدیث لی ہے اور اگر نہیں لی تو فرزند نبی امام جعفر صادق سے حدیث نہیں لی۔ اور بخاری نے اپنے اس رویہ میں خاندان نبوت کی توہین اور تنقیص کی ہے اور آل رسول کی توہین کرنے والا بے ایمان بے دین اور بد مذہب ہے اور بخاری اسی طرح تھا

تحفہ اثنا عشریہ کی عبارت | باب ۷ مبحث امامت میں حدیث ثقلین اور حدیث سفینہ کو لکھنے کے بعد محدث دہلوی فرماتے ہیں کہ نجات
اور ہدایت مربوط ہے آل محمدؐ کی اتباع کے ساتھ اور جو آل محمدؐ کی پیروی
نہ کرے گا وہ ہلاک ہوگا۔ اور آل نبی کی پیروی خدا کے فضل سے اہل سنت
کو حاصل ہے انتہی۔

نوٹ: امام جعفر صادق کی صداقت میں شک کر کے ابن اسماعیل بخاری نے
نبی کریم کے فرمان حدیث ثقلین اور حدیث سفینہ کی مخالفت کی ہے اور
اور امام جعفر صادق کی احادیث کو مشکوک سمجھ کر بخاری نے انجناب کی
پیروی نہیں کی اور یہ چیز بخاری صاحب کے بے ایمان ہونے کا مخصوص
ثبوت ہے خلاصۃ الکلام ابن اسماعیل بخاری اور اسکا استاد یحییٰ بن سعید القطان
دونوں آل رسول سے منحرف تھے اور گستاخ اہل بیت رسول تھے۔

کتاب اہل سنت تہذیب الکمال میں لکھا ہے کہ امام جعفر صادق
سے خلق کثیر نے روایت کی ہے مثلاً انکے بیٹے موسیٰ بن جعفر نے اور
شعبہ اور سفیان نے اور مالک نے اور امام شافعی نے اور ابن
معین نے اور ابو حاتم نے انکی توثیق کی ہے اور ابوحنیفہ امام
اعظم کہتا ہے کہ حضرت جعفر صادق سے بڑا فقیہ نہیں دیکھا
ارباب انصاف خاندان نبوت کے ایک جلیل القدر بزرگ کی توہین
کر کے بخاری نے اپنا منافق اور کافر ہی ثابت کیا
ہے۔ اور اس نطفہ مجوسی نے اپنے تئیں روز حشر کو منہ کالا بنایا ہے۔
بخاری جیسے کئی کتے آل نبی کی شان میں بھونکتے رہے ہیں مگر انکو سوائے
لعنت کے کچھ نصیب نہ ہوا از استعداد الافہام ص

ابن اسماعیل بخاری نے اپنے استاد علی بن المدینی کی کتاب

چوری کرلی استاد اس غصہ میں مرگیا اور بخاری اسکی موت کا سبب بنا

منقول از استقصار الافحام صـ ۱۲۲ قال مسلمہ بن قاسم علی ماتقل عنہ فی تاریخہ کہ بخاری کا استاد علی بن المدنی کسی سفر پر گیا اور بخاری نے اسکے بیٹے سے کہا کہ اپنے باپ کی کتاب العلل مجھے تین دن کے لئے عاریۃً دے دیں اور استاد زادہ کو سو دینار بھی رشوت دیا۔ استاد زادہ نے سو دینار لے کر اپنی مال سے حیلہ بہانہ کر کے کتاب العلل بخاری کو دے دی بخاری نے ایک سو کاتب بلاکر انکو ایک دینار دے کر کتاب العلل جو چھوٹی چھوٹی سو جزوں پر مشتمل تھی انسے نکالی جب علی بن مدینی سفر سے واپس آیا اور درس شروع کیا تو بخاری کے سوالات اور جوابات سے انکو معلوم ہوا کہ آپ نے میرے بعد میرے گھر والوں سے حیلہ کر کے میری کتاب چوری کرلی ہے غم کی وجہ سے مغموما بذالک ولم یلبث الا یسیرا حتی مات اور استاد اسکے بعد مغموم رہنے لگا حتی کہ مرگیا پھر بخاری نے استاد کی کتاب کو سامنے رکھ کر اپنی صحیح بخاری کو ترتیب دیا اور محدث بن گیا۔

نوٹ: ارباب انصاف دیکھا آپنے کہ یہ بخاری کتنا بددیانت تھا اپنے استاد کے ساتھ بھی خیانت کرنے سے پرہیز نہ کیا۔

صحیح بخاری کی چند جھوٹی روایات کا نمونہ ملاحظہ ہو

منقول از استقصاء الافحام ص ۹۳۶

۱۔ نبی کریم نے جب ابوبکر سے عائشہ کو رشتہ مانگا تو ابوبکر نے کہا آپ تو میرے بھائی ہیں۔ نبی کریم نے فرمایا تو دین میں میرا بھائی ہے وہ میری لئے حلال اور عائشہ میرے لئے حلال ہے فتح الباری میں اس حدیث کی تحریر میں لکھا ہے حافظ علاءالدین مغلطائی بن قلیج حنفی نے اس حدیث کی صحت میں نظر فرمائی ہے کیونکہ ایک تو نبی کریم نے رشتہ خود نہیں مانگا تھا بلکہ خولہ بنت حکیم کو روانہ کیا تھا، اور دوسری بات یہ ہے کہ ابوبکر کی خلت نبی کریم کے ساتھ مدینہ میں قائم ہوئی تھی اور منگنی عائشہ کی مکہ میں ہوئی تھی۔

۲۔ از استقصاء ص ۹۳۷ بخاری نے اپنی صحیح میں لکھا ہے کہ حضرت ابراہیم قیامت کے دن اپنے کافر باپ کی شفاعت کریں گے اور اللہ پاک سے جدال کریں گے؛ اور فتح الباری میں ابن حجر عسقلانی نے فرمایا ہے ہذا حدیث فی صحتہ نظر کہ اس حدیث کے صحیح ہونے میں نظر ہے۔

۳۔ از استقصاء ص ۹۳۸ بخاری نے اپنی صحیح میں لکھا ہے کہ نبی کریم نے ایک منافق کا جنازہ پڑھنے کا ارادہ کیا اور امیر عمر نبی کریم سے الجھ پڑے اور نبی کریم نے فرمایا کہ اللہ پاک نے فرمایا ہے کہ ستر بار بھی تم استغفار کرو تو خدا منافقین کو نہیں بخشے گا

نبی کریم نے کہا میں ستر بار سے زیادہ کروں گا ۔ امام اہل سنت
غزالی نے منخول میں اس حدیث کی صحت سے انکار کیا ہے اور شارح
قسطلانی نے بھی اور فتح الباری میں شارح عسقلانی نے کئی علماء اہل سنت
سے اس حدیث کی صحت سے انکار نقل کیا ہے ۔

۴۔ از استفسار ص ۹۲۹ بخاری نے اپنی صحیح میں لکھا ہے کہ ابراہیم نبی
نے صرف تین جھوٹ بولے تھے اور امام رازی نے اس
حدیث کی صحت سے انکار فرمایا ہے ۔

۵۔ از استفسار ص ۹۵ بخاری نے اپنی صحیح میں یہ حدیث لکھی ہے
کہ ایک نبی کو ایک چیونٹی نے کاٹا تھا اس نے چیونٹیوں کی کالونی کو
جلا دینے کا حکم دے دیا ۔ یہ حدیث سفید جھوٹ ہے ۔

۶۔ از استفسار ص ۹۶۳ بخاری نے اپنی صحیح میں لکھا ہے کہ نبی
کریم نے حضرت علی کو نماز تہجد کے لئے اٹھایا تھا اور حضرت
علی نے کہا کہ میں سوائے فرض نماز کے اور کچھ نہیں پڑھتا ۔
امام الاولیاء پر بخاری کا یہ سفید جھوٹ ہے ۔

۷۔ از استفسار ص ۹۶۳ بخاری نے اپنی صحیح میں لکھا ہے کہ حضرت
علی نے دختر ابوجہل کا رشتہ مانگا اور نبی کریم ناراض ہو گئے
فتح الباری میں اس کی صحت سے بھی انکار کیا گیا ہے ۔ نوٹ
ارباب انصاف بخاری کی تمام احادیث کو خود پڑھیں اور
غور کریں کہ انبیاء اولیاء اور خلفاء اور امہات المومنین پر
بہت بہتان باندھے گئے ہیں ۔

سنی علماء کی گواہی کہ کتاب صحیح مسلم بدعت کی سیڑھی ہے اور اس میں کئی جھوٹ لکھے ہیں

ثبوت ملاحظہ ہو۔

۱۔ اہل سنت کی معتبر کتاب الرجال مؤلف ملا علی قاری، منقول از استقصاء الافحام صفحہ ۹۵۴

۲۔ اہل سنت کی معتبر کتاب الجواہر المضیۃ فی طبقات الحنفیہ منقول از استقصاء الافحام صفحہ ۱۰۰ مؤلف علامہ سید حامد حسین

۳۔ اہل سنت کی معتبر کتاب الامتاع فی احکام السماع مؤلف جعفر بن ثعلب بن جعفر، از استقصاء صفحہ ۹۹۹

۴۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تہذیب التہذیب صفحہ ذکر احمد بن عیسی

۵۔ اہل سنت کی معتبر کتاب میزان الاعتدال صفحہ احمد بن عیسی مصری

۶۔ اہل سنت کی معتبر کتاب زاد المعاد فی ہدی خیر العباد

۷۔ اہل سنت کی معتبر کتاب منہاج السنۃ صفحہ لابن تیمیہ

الرجال کی عبارت: وقد قال الحافظ ان مسلما لما وضع کتابہ الصحیح عرضہ علی ابی زرعہ فانکر علیہ و تغیظ وقال سمیتہ الصحیح وجعلتہ سلما لاہل البدع وغیرہم

ترجمہ: ملا علی قاری حنفی فرماتے ہیں کہ امام مسلم بن حجاج نے جب اپنی کتاب صحیح مسلم تالیف فرمائی تو بحضور امام اہل سنت ابو زرعہ کی خدمت میں پیش کی۔ ابو زرعہ اس کتاب کو دیکھ کر غیظ و غضب میں آگیا اور سخت نفرت کا اظہار کیا۔

اور فرمایا کہ تم نے اس کتاب کا نام صحیح رکھا ہے اور دعا کلال کر تم نے اس کتاب کو اہل بدعت کے لیے سیڑھی بنایا ہے۔

طبقات حنفیہ کی عبارت | عبد القادر بن محمد بن نصر اللہ ابوالوفا القرشی نے بھی لکھا ہے کہ جب مسلم نے اپنی صحیح کو ابو زرعہ کی خدمت میں پیش فرمایا تو انہوں نے کہا سمیتہ الصحیح فجعلت سلما لاہل البدعۃ کہ تو نے اسکا نام صحیح رکھا ہے اور اسکو اہل بدعت کے لیے سیڑھی بنایا ہے

الامتاع کی عبارت | جعفر بن ثعلب علامہ ابوالفضل ادفوی نے لکھا ہے وکان ابوزرعۃ یذم وضع کتاب مسلم ویقول کیف تسمیۃ الصحیح وفیہ فلان وفلان وذکر جماعۃ کہ محدث ابوزرعہ مسلم بن حجاج کے کتاب لکھنے کی مذمت کرتا تھا اور کہتا تھا کہ کس طرح اسکا نام صحیح تجویز کیا ہے جبکہ اس میں فلاں فلاں جھوٹے راوی کے بھی ہے

میزان اور تہذیب کی عبارت | احمد بن عیسی مصری کے حالات میں لکھا ہے قال سعید البردعی شہدت ابازرعۃ ذکر عندہ صحیح مسلم فقال ہؤلاء ارادوا التقدم قبل اوانہ

سعید بردعی کہتا ہے کہ میں ابوزرعہ کے پاس موجود تھا کہ صحیح مسلم کا ذکر ہوا انہوں نے فرمایا کہ یہ لوگ وقت سے پہلے علامہ بننے کا شوق رکھتے تھے یا مسلم والا احمد بن عیسی سے روایت کرتا ہے اور ابن عمر اسکو جھوٹا کہتے ہیں نوٹ ان حوالجات کے بعد مسلم کی کتاب کو صحیح کہنا صحیح کی اہانت ہے۔

سُنی محدثین کی تحقیق کہ صحیح مسلم میں بھی غلط حدیثیں ہیں

مسلم کا پہلا جھوٹ

استقصار ص ۱۹۶ میں منقول ہے کہ مسلم نے عدم ایمان ابوطالب والی جھوٹی اسناد کی حدیثیں نقل کر کے اپنی آخرت برباد کی ہے اور اپنی صحیح کو برباد کیا ہے۔ کیونکہ تذکرۃ خواص الامہ میں سبط ابن جوزی حنفی نے نقل کیا ہے کہ وفات ابوطالب پر نبی کریم نے انکے حق میں فرمایا تھا غفر اللہ لہ ورحمہ اور جناب عباس نے پوچھا آترجوله فقال ای واللہ انی لارجوله۔ کیا آپ انکی نجات کی امید رکھتے ہیں فرمایا ہاں امید رکھتا ہوں۔ اور ابوطالب کے لئے نبی کریم نے جزاک اللہ خیرا کے الفاظ بھی فرماتے تھے۔ نیز امام اہل سنت جلال الدین محدث نے اپنی کتاب روضۃ الاحباب میں نقل کیا ہے کہ صاحب جامع الاصول لکھتے تھے کہ اہل بیت رسول فرماتے ہیں کہ ابوطالب صاحب ایمان تھے۔ وہ تذکرہ کیا جو حدیث رجا ہے وہ امر محقق پر دلالت کرتی ہے جس طرح صواعق محرقہ میں ابن حجر مکی نے لکھا ہے کہ یہ حدیث حضرت حسن کی شان میں لعل اللہ ان یصلح به بین فئتین امر محقق پر دلالت کرتی ہے اور خلافت معاویہ درست ہے لعل ترجی اور امید کے لئے آتا ہے۔

نوٹ: بخاری اور مسلم نے عدم ایمان ابوطالب کی جھوٹی احادیث نقل کر کے اپنے منہ پر لعنت کی سیاہی ملی ہے اور اپنی صحیحین کو رسوا کیا ہے اور اپنے دوزخی ہونے کا ثبوت دیا ہے اور یہ وہ لوگ ہیں جو بے غیرت مسلک سے تعلق رکھتے ہیں جنہیں نبی کریم کے والدین کے عدم ایمان کی حدیثیں گھڑی گئی ہیں۔

مسلم کا ایک اور جھوٹ کہ ابو بکر کی خلافت منصوص ہے!!

استقصار الافحام صفحہ ۹۵ میں منقول ہے مسلم نے یہ حدیث لکھی ہے کہ
نبی کریم نے وقت وفات عائشہ سے کہا کہ تم اپنے باپ ابو بکر کو بلاؤ تاکہ
میں تحریر لکھوں تاکہ کوئی تمنا نہ کرے اور یہ نہ کہہ سکے میں اولیٰ ہوں اور اللہ
اور مومنین ابو بکر کے علاوہ کسی کو نہیں پسند کرتے اس حدیث
سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ ابو بکر کی خلافت منصوص ہے مگر علامہ نووی نے شرح
مسلم میں اور عبد العزیز نے تحفہ میں اور ابو السعادات ابن اثیر نے جامع
الاصول میں تصریح فرمائی ہے کہ ابو بکر کی خلافت منصوص نہیں ہے، نیز
ابن حجر نے علماء کی گواہی میں مسلم کی مذکورہ حدیث جھوٹی ثابت ہو گئی
اور صحیح مسلم کی صحت بھی برباد ہو گئی ہے۔

مسلم کا ایک اور جھوٹ کہ اذان عمر کے مشورے سے شروع ہوئی ہے

استقصار صفحہ ۹۹ میں منقول ہے کہ مدینہ میں ایک دن مسلمان کہنے لگے کہ
نماز میں لوگوں کو جمع کرنے کے لئے یہود و نصاریٰ کی طرح کوئی شے بجایا
جائے۔ اسی وقت عمر نے کہا کہ منادی کروائی جائے پس اذان شروع
ہوگئی۔ یہ حدیث متناقض ہے حدیث ابو داود سے کہ اذان ایک
مرد انصاری کے خواب سے شروع ہوئی تھی نوٹ احکام شرعیہ بقول
شاہ ولی اللہ در ازالۃ الخفا حکمت الٰہی اور حکم خدا سے نازل ہوتے تھے
اور مشورہ وغیرہ جیسے ظنوں وغیرہ کے ذریعہ یا خوابوں سے نازل
نہیں ہوتے۔

مسلم کا ایک اور جھوٹ کہ یا ایہا المدثر قرآن کا پہلے نازل ہوا

استقصاء صہ ۹۹۳ میں منقول ہے کہ مسلم نے اپنی صحیح میں روایت کی ہے کہ قرآن پاک کا یہ جز یا ایہا المدثر پہلے نازل ہوا حق اور شارح مسلم نووی نے لکھا ہے کہ یہ حدیث ضعیف ہے اور ولی الدین ابو زرعہ احمد بن زین الدین عبد الرحیم العراقی نے بھی در کتاب شرح احکام صغریٰ میں اسکے ضعیف ہونے کی تصریح کی ہے۔

مسلم میں احادیث متناقضہ موجود ہیں

استقصاء صہ ۹۹ میں منقول ہے مسلم نے اپنی صحیح میں یہ حدیث عائشہ سے نقل کی ہے کہ نبی کریم نے حجۃ الوداع میں بعد از افاضہ نماز ظہر مکہ میں ادا کی ہے پھر مسلم نے ابن عمر سے یہ حدیث بھی نقل کی ہے کہ آنجناب نے وہ نماز ظہر منیٰ میں ادا فرمائی ہے۔ اور یہ تناقض صحت مسلم کے منافی ہے۔

فضائل ابوسفیان میں مسلم کے تین جھوٹ

استقصاء صہ ۹۹۳ میں منقول ہے کہ مسلم نے روایت کی ہے کہ ابوسفیان نے نبی کریم سے کہا کہ آپ مجھے تین چیزیں عطا کریں ۱ میری بیٹی ام حبیبہ نہایت خوب صورت ہے آپ اس سے شادی کر لیں ۲ معاویہ کو کاتب وحی بنا دیں ۳ مجھے کفار سے جہاد کی اجازت دیں۔ نوٹ زاد المعاد میں ابن جوزی نے لکھا ہے حدیث مذکورہ جھوٹ ہے۔

اہل سنت کی کتاب صحیح ترمذی بھی جھوٹ سے بھری ہوئی ہے

ثبوت کتاب اہل سنت فرح اسیاہ العنی صہ — از استقصاء الافحام ص ۱۰۳۲

۱۔ اہل سنت کی معتبر کتاب منہاج السنہ — از استقصاء ص ۱۰۳۲

وقال العلامہ ابن دحیہ / وقد ذکرت فی کتابی المسمی بالعلم المشہور احادیث کثیرۃ اوردھا ابو عیسی فی کتابہ ھذا (ترمذی) عن قوم کذابین وحسنہا وھی موضوعۃ ولا یصح ان تکون مرفوعۃ فلیرجع الناظر الیہ فیما انتقدتہ علیہ

ترجمہ : علامہ ابن دحیہ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنی کتاب علم مشہور میں بہت سی وہ احادیث ذکر کی ہیں کہ جنکو ابو عیسی ترمذی نے اپنی صحیح ترمذی میں نقل کیا ہے اور وہ جھوٹے راویوں سے اس نے نقل کی ہیں اور انکو حسن کہا ہے حالانکہ وہ موضوع ہیں اور غلط ہیں اور وہ مرفوع نہیں ہیں محقق کو ہماری تنقید کی طرف رجوع کرنا چاہیے۔

منہاج السنۃ کی عبارت | والترمذی قد ذکر احادیث متعددۃ فی فضائل

وفیما ما ھو ضعیف بل موضوع ومع ھذا لم یذکر ھذا ونحوہ۔

ترجمہ : یعنی ابن تیمیہ ناصبی کہتا ہے کہ ابو عیسی ترمذی نے اہلبیت کے فضائل میں کئی عدد ضعیف بلکہ موضوع اور جھوٹی حدیثیں ذکر کی ہیں اور اسکے باوجود اس نے مجھ سے اس حدیث کو ذکر نہیں کیا۔

نوٹ : دونوں کتب مجھے گواہ ہیں کہ ترمذی میں بہت جھوٹ ہے۔

ابوعیسیٰ ترمذی کا ابوبکر کی خاطر ایک سفید جھوٹ ملاحظہ ہو

۱- ثبوت کتاب اہل سنت میزان الاعتدال ذکر عبدالرحمٰن بن غزوان

۲- اہل سنت کی معتبر کتاب اشعۃ اللمعات شرح مشکوۃ استفسار

۳- اہل سنت کی معتبر کتاب زاد المعاد لابن قیم استفسار

۴- اہل سنت کی معتبر کتاب سبل الہدیٰ والرشاد فی سیرۃ خیر العباد
مؤلف محمد بن یوسف شامی شاگرد سیوطی

۵- اہل سنت کی معتبر کتاب تاریخ خمیس

۶- اہل سنت کی معتبر کتاب عیون الاثر ابو الفتح ابن سید الناس

ترمذی کی عبارت | ترجمہ ملاحظہ ہو۔ نبی کریم نے اپنے چچا ابوطالب کے ساتھ سفر تجارت شام کی طرف فرمایا اور اس سفر میں ایک راہب سے ملاقات فرمائی راہب نے آنجناب کی بہت عزت فرمائی اور منت وسماجت کے ساتھ مشورہ دیا کہ آپ اس سفر سے واپس تشریف لے جائیں آپ کو خطرہ ہے ابوطالب نے آنجناب کو واپس کیا اور ابوبکر نے نبی کریم کے ساتھ بلال کو روانہ کیا اور راہب نے زاد راہ دیا۔

نوٹ: میزان میں ذہبی نے لکھا ہے کہ یہ واقعہ غلط ہے۔ کیونکہ اس وقت ابوبکر بچہ تھا اور بلال ابھی پیدا ہی نہیں ہوا تھا۔ ابن قیم نے بھی اسی طرح لکھا ہے کہ یہ واقعہ غلط ہے کیونکہ! تو اس وقت بلال پیدا ہی نہیں ہوا یا بچہ تھا اور ابوبکر کے ساتھ نہیں تھا۔ تاریخ خمیس بھی اسی طرح لکھتا ہے کہ ابوبکر اس وقت دس برس کا بھی نہیں تھا اور بلال کو اس نے تیس برس بعد میں خرید کیا ہے۔

ابوبکر کی فضیلت میں ترمذی شریف میں ایک اور جھوٹ

اہل سنت کی معتبر کتاب ترمذی شریف سے — از استقصار

عن عائشة لا ینبغی لقوم فیھم ابوبکر ان یؤمھم غیرہ۔ عائشہ نے کہا ہے کہ ابوبکر کے بارے نبی کریم نے فرمایا ہے کہ جس قوم میں ابوبکر موجود ہو اس کے علاوہ ان کی دوسرا امامت نہ کروائے نوٹ: ابن جوزی نے اپنی کتاب الموضوعات میں لکھا ہے کہ یہ حدیث موضوع علی رسول اللہ آخر تک یہ حدیث نبی کریم پر جھوٹ بولا گیا ہے عیسیٰ ابن میمون بخاری کے نزدیک منکر الحدیث ہے ابن حبان نے کہا ہے کہ اس کی حدیث حجت نہیں ہے۔

عمر کی فضیلت میں صحیح ترمذی میں ایک جھوٹ ملاحظہ ہو

اعز الاسلام باحب ھذین بابی جہل او بعمر بن الخطاب

عبداللہ بن عمر کہتا ہے کہ نبی کریم نے دعا مانگی تھی کہ اے خدا! تو ابوجہل یا عمر ابن خطاب کے ساتھ اسلام کو عزت بخش اور عمر زیادہ محبوب تھا تو نے — از استقصار ۱۰۔۳۳۹

رسالہ دار منتشرہ فی الاحادیث المشتہرہ — از استقصار سیوطی نے کہا ہے کہ مذکورہ حدیث غلط ہے اور سیرت حلبیہ منقول از استقصار صفحہ ۱۳۳۶ میں لکھا ہے کہ جناب عائشہ نے کہا ہے کہ مذکورہ حدیث غلط ہے نبی کریم نے تو یوں فرمایا تھا کہ اے خدا! تو عمر یا ابوجہل کو اسلام کے ساتھ عزت بخش اسلام سے لوگوں کو عزت ملتی ہے تاکہ لوگوں سے اسلام کو عزت ملتی ہے الاسلام یعز و لا یعز۔

فضیلت امیر عثمان میں ترمذی کا ایک جھوٹ ملاحظہ ہو

منقول از استقصاء الافحام صفحہ ۱۰۴ صاحب تحفہ اثنا عشریہ نے لکھا ہے کہ اتی بجنازۃ الی رسول اللہ فلم یصلی علیہ وقال انہ کان یبغض عثمان فابغضہ اللہ۔ نبی کریم کے پاس ایک جنازہ لایا گیا آنجناب نے اس پر نماز جنازہ نہ پڑھی اور فرمایا کہ یہ عثمان کے ساتھ بغض رکھتا تھا اور خدا اس کے ساتھ بغض رکھتا تھا نوٹ منقول ہے از استقصاء صفحہ ۱۰۴ کتاب اہل سنت الموضوعات میں ابن جوزی نے لکھا ہے کہ یہ حدیث غلط ہے محمد بن زیاد اس کا راوی امام احمد اور دار قطنی اور ذہبی کے نزدیک کذاب و خبیث۔

علماء اہل سنت کو دعوت انصاف اور دعوت فکر

منقول از استقصاء صفحہ ۱۰۴ ابن اثیر جزری نے اپنی کتاب جامع الاصول میں لکھا ہے من کان فی بیتہ ھذا الکتاب فکانما فی بیتہ نبی یتکلم کہ جس گھر میں صحیح ترمذی ہو صاحب خانہ یہ سمجھے کہ اس کے گھر میں نبی کریم بول رہا ہے اہل سنت دوستو کتنا افسوس کا مقام ہے ایک طرف تو تم نے اپنی کتاب صحیح ترمذی کو نبی اللہ کا مقام دے دیا ہے اور پھر دوسری طرف اس کے جھوٹ اور غلطیاں بھی شمار کرنا شروع کر دیں جس کا کچھ نمونہ ہم نے پیش بھی کیا ہے اگر تم میں شرم ہو تو ڈوب مریں جب یا تمہیں شرم نہ آئے کچھ خیال نہ کرتے ہیں کہ شیعوں کی کتاب غلط ہیں ان کو کوئی سمجھائے کہ شیعوں کو تم ایک طرف رکھو تم نے تو اپنی کتاب امام ترمذی کی ... ہے وہ غلط

مصحفِ اہلِ حدیث سنن ابوداؤد کے چند اور جھوٹ ملاحظہ ہوں

۱۔ سنن ابی داؤد میں ایک نماز کا طریقہ ہے جو نبی کریم نے عباس بن عبدالمطلب کو تعلیم فرمایا تھا کہ ہر رکعت میں ۱۵ مرتبہ اور رکوع میں دس مرتبہ تسبیح اربعہ کا پڑھنا ہے۔ نوٹ اس روایت میں ایک راوی موسیٰ بن عبدالعزیز ہے جس کو ابن جوزی نے الموضوعات میں ضعیف لکھا ہے۔

۲۔ سنن ابی داؤد میں ابو بجرہ بکار کی روایت ہے کہ نبی کریم نے منگل کے دن حجامت یعنی خون نکلوانے سے منع کیا ہے۔ نوٹ ابن جوزی نے اپنی کتاب الموضوعات میں لکھا ہے کہ ابو بجرہ بکار جھوٹا ہے۔

۳۔ سنن ابی داؤد میں یہ حدیث آئی ہے کہ نبی کریم نے چھری کانٹے سے گوشت کاٹنے کو منع کیا ہے اور فرمایا ہے کہ دانتوں سے کاٹو۔ نوٹ ابن جوزی نے زاد المعاد میں لکھا ہے کہ بقول امام احمد کے یہ حدیث بھی جھوٹی ہے۔

۴۔ سنن ابی داؤد میں لکھا ہے کہ قدریہ اس امت کے مجوس ہیں۔ نوٹ ابن جوزی نے اس حدیث کو بھی جھوٹ قرار دیا ہے۔

۵۔ سنن ابی داؤد میں لکھا ہے کہ نبی کریم نے لیلۃ النحر ۱۰ ذوالحجہ کی رات ام سلمہ کو بھیجا اور اس نے فجر سے پہلے جمرہ کو پتھر مارے۔ نوٹ ابن جوزی نے زاد المعاد میں اس حدیث کو بھی جھوٹ لکھا ہے۔

۶۔ سنن ابی داؤد میں لکھا ہے کہ عبداللہ بن زید کے خواب سے اذان شروع ہوئی ہے۔ نوٹ سیرت حلبیہ میں لکھا ہے کہ محمد بن حنفیہ نے اس روایت کو غلط قرار دیا ہے اور مستدرک حاکم میں ہے۔

سنن نسائی بھی صحت کے معیار سے گری ہوئی ہے

امام اہل سنت امام نسائی بھی ایک عجیب ہستی ہیں صاحب استقصاء الافحام نے اسی جلد ۱ صفحہ ۱۰ میں انکے بارے علماء اہل سنت کی کتب سے انکی یہ کرامت نقل کی ہے کہ ان امیر المومنین فی الحدیث کی چار بیویاں تھیں۔ اور شاہ سلامت اللہ نے اپنی کتاب معرکہ الآراء میں انکی فضیلت کثرت جماع کو انکا طعن اور انکے لیئے باعث استہزا قرار دیا ہے اور شاہ عبد العزیز نے انکے زیادہ جماع کرنے کو انکے لیئے شرف شمار کیا ہے۔

امام نسائی صاحب بزرگان اہل سنت کے حق میں بھی بدزبان تھے

ثبوت منقول از استقصاء الافحام ص ۱۰۷۵ کتاب اہل سنت کاشف الاوہام ذہبی کے حاشیہ میں ذکر احمد بن صالح مصری میں لکھا ہے کہ ابو حاتم نے احمد بن صالح مصری کی توثیق کی ہے مگر امام نسائی نے وصفہ بالکذب والوضع کہ انکو جھوٹ بولنے کی صفت سے متصف فرمایا ہے۔ اور نسائی کی اس بدزبانی کو امام سبکی نے خوب نوٹس لیا ہے کہ جو کچھ ابن ابی ذئب نے مالک کے حق میں اور ابن معین نے شافعی کے حق میں اور نسائی نے امام احمد بن صالح کے حق میں بکواس کی ہے وہ سب جھوٹ ہے۔ اور میزان الاعتدال ذکر احمد بن صالح میں لکھا ہے کہ امام نسائی کثیر الجماع کو احمد بن صالح نے اپنے درس میں بیٹھنے سے روک دیا تھا اسی لیئے امام نسائی نے انکی مذمت کی ہے۔ خلاصہ علماء اہل سنت نے ایک دوسرے کے حق میں خوب دل کی

صحیح نسائی کی چند غلطیاں نمونہ کے طور پر ملاحظہ ہوں

۱۔ منقول از استقصاء الافحام ص ۱۰۴۶ ابن قیم نے زاد المعاد میں لکھا ہے فی سنن ابی داود والنسائی عن عائشة ان النبی اخر طواف یوم النحر الی اللیل وهذا الحدیث غلط بیّن خلاف المعلوم من فعله الذی لا یشك فیه اهل العلم بحجیته۔ ترجمہ: امام نسائی نے عائشہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم نے دس ذوالحجہ روز نحر طواف کو رات تک ملتوی کیا اور مؤخر فرمایا تھا اور یہ حدیث عائشہ واضح طور پر غلط ہے اور نبی کے جس فعل کی حجیت معلوم ہے اسکے خلاف ہے۔

۲۔ امام نسائی نے یہ حدیث نقل کی ہے کہ فسخ حج بعمرہ صرف اصحاب کے لئے ہے اور زاد المعاد میں ابن قیم نے اس کو بھی غلط قرار دیا ہے کیونکہ وقت مجبوری حج کو عمرہ مفردہ میں تبدیل کرنا ہمیشہ کے لئے ہے اور تمام لوگوں کے لئے ہے۔

۳۔ امام نسائی نے یہ حدیث نقل کی ہے کہ نبی کریم نے مقام ذات عرق کو اہل عراق کے لئے وقتی طور میقات مقرر فرمایا تھا اور ولی الدین ابوزرعہ نے شرح احکام صغریٰ میں لکھا ہے کہ یہ حدیث صحیح سے روایت شاذ ہے۔

نوٹ: ارباب انصاف قوم معاویہ خلیفے نے جو صحاح ستہ گھڑے ہیں ان میں قدم قدم پر غلطیاں ہیں اور جس قوم کا ذخیرہ حدیث غلط ہو [illegible] تو لامحالہ غلط ہوگا مذہبی بنیاد ان کی اور نتیجہ [illegible] کی۔

سنن ابن ماجہ بھی جھوٹ کا پلندہ ہے اور نواصب کے ذریعے جھوٹی احادیث کا ہے

منقول از استقصاء الافحام صفحہ ۱۰۰ ابن خلکان نے وفیات الاعیان میں ابوعبداللہ محمد بن یزید بن ماجہ القزوینی کے بارے میں لکھا ہے کہ کان اماماً فی الحدیث کہ ابن ماجہ حدیث میں امام تھا اور عبدالحق نے رجال مشکوٰۃ میں اور شاہ عبدالعزیز نے بستان المحدثین میں بھی صحیح کو صحاح ستہ میں شمار کیا ہے مگر افسوس کہ اہل سنت نے اپنے اس اتنے بڑے امام کی بھی خوب مٹی پلید کی ہے کتاب الوافی بالوفیات میں صلاح الدین صفدی نے ذکر محمد بن یزید ابن ماجہ میں لکھا ہے قال الشیخ شمس الدین انما غض من رتبۃ کتاب ابن ماجہ بروایتہ احادیث منکرہ وغیرہ کہ سنن ابن ماجہ کے رتبہ کو مؤلف نے جھوٹی حدیثیں درج کرکے گھٹا دیا ہے۔ اور میزان الاعتدال میں ذکر داؤد بن المحبر میں قدرے لکھا ہے کہ حدیث ہے کہ ایک شہر قزوین ابھی فتح ہوگا اور جو شخص چالیس راتیں اس میں رباط کرے گا اس کو جنت میں محل ملے گا اس کے بعد لکھا ہے عقد شان ابن ماجہ بادخال ہذا الحدیث الموضوع فیہا اور ابن ماجہ نے اپنی سنن میں یہ حدیث درج کرکے سنن کو عیب دار کر دیا ہے کیونکہ یہ حدیث جھوٹی ہے۔ نوٹ: اور جس مذہب کی بنیاد غلط احادیث پر ہوگی وہ مذہب اور اس کی فقہ بھی جھوٹی ہوگی فقہ دیوبندیہ کی بنیاد صحاح ستہ ہے پس فقہ دیوبندیہ بھی جھوٹی ہے۔

احادیث کتب شیعہ کے راوی جنکی صداقت و سچائی کے علماء

اہل سنت نے گیت گائے ہیں

ارباب انصاف اب ہم نمونہ کے طور پر آپکے سامنے ان راویوں کا ذکر کرتے ہیں کہ جنکے شیعہ ہونے میں کوئی شک و شبہ نہیں ہے اور سنی علماء نے انکی سچائی کی گواہی دی ہے اور انکی احادیث کو قبول کیا ہے۔

پہ ہے الفضل ما شہدت بہ الاعداء

فضیلت وہ ہے جسکی گواہی دشمن دیتے ہوں اختصار کی مجبوری ہے اس لئے ہم انکی فہرست پیش کرتے ہیں۔

۱- ابان بن تغلب الکوفی شیعہ تھا اور احمد بن حنبل نے انکی توثیق کی ہے میزان اعتدال ص۵ ملاحظہ ہو۔

۲- ابراہیم بن یزید بن عمرو الکوفی بخاری اور مسلم نے اس سے حدیث لی ہے اور ابن قتیبہ نے المعارف میں انکے شیعہ ہونے کی گواہی دی ہے اور المعارف ص۲۰۶ ذکر رجال شیعہ۔

(۳) احمد بن المفضل الحفری شیعہ تھا اور ابو داؤد و نسائی نے اس سے حدیث لی ہے میزان ص۱۵۰ (۴) اسماعیل بن ابان الازدی بخاری استاد کہ سے حدیث لی اہل سنی علماء کے شیعہ بھی تھا اور سچا بھی میزان ص۲۱۳

(۵) اسماعیل بن خلیفہ الملائی شیعہ تھا عثمان پر تنقید کرتا تھا ترمذی نے اس سے حدیث لی ہے میزان ص۲۳۶ المعارف ص ذکر رجال شیعہ۔

(۶) اسماعیل بن زکریا الاسدی مسلم اور بخاری نے اس سے حدیث لی ہے
شیعہ بھی اور سچا بھی تھا میزان ص ۲۴۰/۱

(۷) اسماعیل بن عباد المعروف بالصاحب عباد الطالقانی ابو داؤد اور
ترمذی نے اس سے حدیث لی ہے میزان ص ۲۳۲/۱

(۸) اسماعیل بن عبدالرحمٰن المعروف بالسدی شیعہ تھا اور ثوری۔ اور مسلم نے
اس سے حدیث لی ہے میزان ص ۱۳۶/۱

(۹) اسماعیل بن موسیٰ الفزاری شیعہ تھا ابو داؤد اور ترمذی نے اس سے حدیث
لی ہے نسائی نے بھی اس کی توثیق کی ہے میزان ص ۲۵۱/۱

(۱۰) تلید بن سلیمان الاعرج شیعہ تھا اور ترمذی نے اس سے ص ۲۵۰/۱ حدیث
لی ہے۔ اور احمد اور ابن نمیر نے بھی اس کی حدیث لی ہے میزان۔

(۱۱) ثابت بن دینار المعروف ابی حمزۃ الثمالی معروف شیعہ تھا۔ ترمذی
نے اس سے حدیث لی ہے میزان الاعتدال ص ۳۶۳/۱

(۱۲) جابر بن یزید الجعفی کوفی شیعہ تھا اور ابو داؤد اور ترمذی نے اس سے
حدیث لی ہے ص ۳۷۹/۱

(۱۳) ثویر بن ابی فاختہ الجہم مولی ام ھانی بنت ابی طالب شیعہ اور صدوق
تھا ترمذی نے اس سے روایت کو لیا ہے میزان ص ۳۷۵/۱

(۱۴) جریر بن عبدالحمید الضبی ابن قتیبہ نے انکو رجال شیعہ سے
شمار کیا ہے بقول ذہبی صدوق ہے میزان الخ ص ۳۹۴/۱

(۱۵) جعفر بن زیاد الاحمر شیعہ ترمذی اور نسائی نے اسکی
احادیث سے احتجاج کیا ہے ... نے اسکی توثیق
کی ہے میزان الخ۔

(۳۶) سلیمان بن صرد الخزاعی امیر التوابین جن کی شیعہ خون امام حسینؑ کا بدلہ لیا اور شہید ہو گئے مسلم اور بخاری کے رواۃ سے ہے طبقات ابن سعد

(۳۷) سلیمان بن طرخان شیعہ تھا مسلم کا راوی ہے معارف لابن قتیبہ

(۳۸) سلیمان بن قرم الضبی شیعہ تھا مسلم کا راوی میزان ص ۲

(۳۹) سلیمان بن مہران الاعمش شیعہ تھا ثقہ تھا میزان ص ۲/۲۶

(۴۰) شریک بن عبداللہ صدوق ثقہ میزان ص ۲۷۰/۲۶

(۴۱) شعبہ بن حجاج مسلم اور بخاری کے روات سے ہے المعارف ص

(۴۲) صعصعہ بن صوحان ثقہ معروف میزان ۔ اصابہ

(۴۳) طاؤس بن کیسان شیعہ تھا مسلم و بخاری کے رواۃ سے ہے المعارف

(۴۴) ظالم بن عمرو ابو الاسود الدؤلی ثقہ شیعہ الاصابہ ص

(۴۵) عامر بن واثلہ ابو الطفیل شیعہ تھا ثقہ تھا الاستیعاب

(۴۶) عباد بن یعقوب الاسدی صادق فی الحدیث میزان ص

(۴۷) عبداللہ بن داؤد الہمدانی شیعہ رواۃ بخاری سے ہے المعارف

(۴۸) عبداللہ بن شداد ہمدانی ثقہ متشیعا ۔ الطبقات لابن سعد ص ۸۶

(۴۹) عبداللہ بن عمر بن ابان صدوق فی الحدیث میزان ص ۲

(۵۰) عبداللہ بن میمون القداح شیعہ تھا ترمذی کے رواۃ سے ہے میزان ص ۵۱۳/۲

(۵۱) عبداللہ بن لھیعہ قاضی مصر شیعہ تھا رواۃ مسلم سے ہے میزان ص ۳۷۵/۲

(۵۲) عبدالرحمن بن صالح الازدی شیعہ تھا رواۃ نسائی سے ہے میزان ص ۵۷۹/۲

(۵۳) عبدالرزاق بن ہمام من الاعلام الثقات اور شیعہ تھا میزان ص ۶۴/۲

(۵۴) عبدالملک بن اعین شیعہ تھا اور صالح الحدیث تھا میزان ص ۶۵۱/۲ ۔

(۵۵) عبید اللہ بن موسیٰ العبسی شیخ البخاری ثقہ تھے میزان ص ۱۶۱/۲

(۵۶) عثمان بن عمیر رواۃ ابو داؤد سے ہے اور ترمذی سے میزان ص ۲/...

(۵۷) عدی بن ثابت الکوفی رواۃ مسلم و بخاری سے ہے اور شیعہ بھی تھا میزان ص ۲/...

(۵۸) عطیہ بن سعد رواۃ ابو داؤد و ترمذی کا سے ہے اور شیعہ ہے میزان

(۵۹) العلاء بن صالح رواۃ ترمذی سے ہے اور شیعہ سے تھا میزان ص ۱۹۱/۲

(۶۰) علقمہ بن قیس رواۃ مسلم اور بخاری سے ہے اور شیعہ سے تھا طبقات ص ۵۷/۶

(۶۱) علی بن بذیمہ شیعہ تھا اور ثقہ تھا میزان ص

(۶۲) علی بن الجعد شیخ البخاری شیعہ اور ثقہ تھا المعارف میزان

(۶۳) علی بن زید بن عبد اللہ شیعہ اور ثقہ تھا میزان ص ۲۳۷/۲

(۶۴) علی بن صالح اخو حسن بن صالح شیعہ تھا مسلم کے رواۃ سے تھا میزان ص ۲۳۲/۲

(۶۵) علی بن غراب ابو یحییٰ الفزاری صدوق عند ابو زرعہ اور شیعہ تھا میزان

(۶۶) علی بن قادم ابو الحسن صدوق ثقہ و شیعہ میزان ص ۲۵۴/۲

(۶۷) علی بن المنذر الکوفی شیخ ترمذی و نسائی شیعہ صدوق میزان ص ۲۵۷/۲

(۶۸) علی بن ہاشم بن البرید ثبت شیعہ میزان ص ۲۶۲/۲۴۰

(۶۹) عمار بن زریق سے شیعہ اور مسلم و نسائی و ابو داؤد کے رواۃ سے تھا میزان۔

(۷۰) عمار بن معاویہ الدہنی ثقہ احمد اور شیعہ بھی تھا میزان ص ۱۶۲/۲

(۷۱) عمرو بن عبد اللہ ہمدانی ثقہ اور شیعہ تھا المعارف ص میزان

(۷۲) عوف بن ابی جمیلہ ۔ شیعہ اور صدوق میزان ص

(۷۳) الفضل بن دکین شیعہ اور ثقہ تھا میزان ص ۳۵۰/۲

(۷۴) فضیل بن مرزوق الاغر شیعہ اور ثقہ تھا میزان ص ۲۹۲/۲۴۰

(۷۵) مخول بن خلیفہ الخیاط شیعہ اور ثقہ عالم الحدیث تھا میزان

(۷۶) مالک بن اسماعیل النہدی شیخ البخاری شیعہ تھا میزان ص ۴۲۳/۳

(۷۷) محمد بن حازم الضریر شیعہ اور ثقہ تھا میزان ص ۴۳۳/۳

(۷۸) محمد بن عبد اللہ الضبی النیشاپوری - ابو عبد اللہ الحاکم امام الحفاظ والمورخین امام صدوق شیعی تھا مشہور میزان ص ۶۳/۳

(۷۹) محمد بن عبید اللہ المدنی شیعہ اور ثقہ تھا میزان ص ۶۳۳/۳

(۸۰) محمد بن فضیل بن غزوان - شیعہ اور صدوق تھا مشہور میزان ص ۹/۴

(۸۱) محمد بن مسلم بن الطائفی مشہور شیعہ تھا - ابن معین نے اسکی توثیق کی ہے مسلم کی کتاب وضو میں اسکی حدیث موجود ہے میزان ص ۴۰/۴

(۸۲) محمد بن موسیٰ الفطری شیعہ اور رواۃ مسلم اور ترمذی سے تھا میزان

(۸۳) معاویہ بن عمار الدہنی مشہور شیعہ تھا اور مسلم اور نسائی نے اسکی حدیث کو لیا ہے مسلم کتاب الحج ملاحظہ ہو۔

(۸۴) معروف بن خربوذ المکی - صدوق شیعی میزان ص ۱۴۳/۴

(۸۵) منصور بن المعتمر السلمی شیعہ عابد زاہد صدوق تھے الطبقات ص ۲۳۵/۶

(۸۶) المنہال بن عمرو شیعہ تھا اور رواۃ بخاری سے ہے میزان ص ۱۹۲/۴

(۸۷) موسیٰ بن قیس الحضرمی شیعہ اور ثقہ تھا میزان ص ۲۱۸/۴

(۸۸) نفیع بن الحارث ہمدانی شیعہ تھا رواۃ ترمذی سے ہے میزان ص ۲۷۲/۴

(۸۹) نوح بن قیس الحدانی شیعہ اور عالم الحدیث تھا میزان ص ۲۷۹/۴

(۹۰) ہارون بن سعید العجلی شیعہ تھا اور ثقہ تھا میزان ص ۲۸۴/۴

(۹۱) ہاشم بن البرید بن زید شیعہ اور ثقہ تھا میزان ص ۲۸۸/۴

(۹۲) ہبیرہ بن یریم الحمیری شیعہ اور ثقہ تھا میزان ص ۲۹۳/۳

(۹۳) ہشام بن زیاد ابو المقدام البصری شیعہ اور ثقہ تھا میزان ص ۲۹۸/۳

(۹۴) ہشام بن عمار شیخ البخاری شیعہ اور ثقہ تھا میزان ص ۳۰۲/۳

(۹۵) ہشیم بن بشیر ابو معاویہ سلمی مسلم و بخاری کے راوی ثقہ تھا شیعہ تھا میزان

(۹۶) وکیع بن الجراح رافضی اور رواۃ بخاری میں سے ہے میزان ص ۳۳۵/۳

(۹۷) یحییٰ بن الجزار العرنی شیعہ ثقہ اور صدوق تھا میزان ص ۳۲۶/۳

(۹۸) یحییٰ بن سعید القطان شیعہ اور ثقہ تھا۔ المعارف ص

(۹۹) یزید بن ابی زیادہ الکوفی شیعہ اور ثقہ تھا میزان ص ۳۳۳/۳

(۱۰۰) ابو عبد اللہ الجدلی شیعہ اور ثقہ تھا طبقات ص ۱۵۹/۶

علماء اسلام کو دعوت فکر دیانت اور انصاف کی رو سے

ارباب انصاف جتنے علماء اہل سنت کو فسق و فجور کی سے ذکر کیا ہے ان کی تفصیل کے لئے کتاب استقصاء الافحام در جواب منتہی الکلام مؤلف علامہ میر سید حامد حسین رحمۃ اللہ ملاحظہ کریں ہمارے اس عالم نے یہ کتاب لکھ کر ناصبیت کے تابوت میں آخری میخ ٹھونک دی ہے اور جتنے علماء شیعہ کی کتب نے تعدیل اور توثیق ذکر کی ہے ان کی تفصیل کے لئے کتاب المراجعات مؤلف سید عبد الحسین شرف الدین موسوی ملاحظہ کریں یہ کتاب بھی ناصبیت کی شکست کی منہ بولتی ہے۔ راوۃ شیعہ کی توثیق اور تعدیل کے لئے آپ میزان الاعتدال اور کتاب المعارف اور طبقات الحجری و اصابہ و استیعاب کتب اہل سنت کی طرف رجوع فرمائیں ہماری یہ مختصر سی کتاب طلباء علم مناظرہ کے لئے بعض الدراستہ کا صرف نشان راہی کا کام دیے گی۔

حضرت زرارہ بن اعین احادیث کتب شیعہ کے راوی کی توثیق

مولوی محمد علی بلال نعمی نے اپنے مذہب اور اپنے خلفاء کے سہارا کھڑا نہ ہو
ہم پر پردہ ڈالنے کے لئے ایک عجیب سہارا لیا ہے کہ ایک راوی کی احادیث کتب
شیعہ جناب زرارہ بن اعین پر جرح اور تنقید کر کے شیعہ مذہب کو باطل
ثابت کرنے کی ناکام کوشش کی ہے۔ اور ہم یہ سمجھتے ہیں کہ ڈوبتے
ہوئے کو تنکے کا سہارا۔ یعنی جناب زرارہ پر جھوٹے الزامات لگانے سے
حدیث کی گرتی ہوئی دیوار کو سہارا نہیں مل سکتا۔ اور
اب ہم جناب زرارہ کی صفائی پیش کرتے ہیں اور دیوبندی احباب
کو ہم یہ دعوت دیتے ہیں کہ شمر کی صفائی پیش کریں۔ شیعوں کی کتاب
معجم رجال الحدیث صفحہ ۲۲۴ باب الزاء ذکر زرارہ
مؤلف آیت اللہ سید ابوالقاسم خوئی دام ظلہ میں لکھا ہے۔ اختصار کے
مد نظر ترجمہ ہی پیش خدمت ہے کہ عبداللہ بن زرارہ سے امام جعفر
صادق نے فرمایا کہ اقرأ منی علی والدک السلام کہ اپنے والد کو ہماری
طرف سے سلام پہنچانا اور کہنا کہ انی انما اعیبک دفاعا منی
منک کہ ہم تیری حفاظت کی خاطر تم پر عیب لگاتے ہیں۔ ہم
اُس شخص جسکو اپنے قریب کرتے ہیں اور جسکی تعریف
کرتے ہیں لوگ اسکو اذیت دیتے ہیں اور ہم جس کی مذمت کرتے
ہیں لوگ اسکی تعریف کرتے ہیں اور تو اے زرارہ ہم آل
محمد کی محبت رکھنے میں مشہور ہے اس لیے لوگوں کو تجھ سے
نفرت ہے اور وہ تیری مذمت کرتے ہیں۔

فاردت ان اعیبها یحمدوا امرک فی الدین
یعنی میں نے تم کو عیب دار بنانا پسند کیا تاکہ لوگ تیری تعریف کریں
اور اس حیلہ سے ہم تجھکو لوگوں کے شر سے بچا رہے ہیں۔

کسی شی کی حفاظت کی خاطر اسکو عیب دار کرنا جائز ہے

رب تعالیٰ نے قرآن پاک میں جناب موسیٰ اور حضرت خضر نبی کے قصہ
میں فرمایا ہے کہ حضرت خضر نبی نے غریب ملاحوں کی جو مسلم
کشتی میں سوراخ کرکے اسکو عیب دار کر دیا بعد میں جب حضرت موسیٰ
نے وجہ پوچھی تو جناب خضر نے فرمایا کہ ایک بادشاہ جو کشتیاں چھین
وظالم تھا انکو غصب کرتے ہوئے آرہا تھا اس لئے انہیں غریب
اور مساکین ملاحوں کی کشتی میں سوراخ کرکے اسکو عیب دار
کر دیا تاکہ اس کشتی کو عیب دار سمجھ کر وہ بادشاہ اسکو غصب نہ کرے
اور چھوڑ دے اور یہ قصہ اس آیت میں موجود ہے۔

اما السفینۃ فکانت لمساکین یعملون فی البحر
فاردت ان اعیبھا وکان وراءھم ملک یاخذ کل
سفینۃ غصبا۔

پس جس طرح اس کشتی کو ایک نبی نے عیب دار کیا تاکہ وہ غصب
ہونے سے بچ جائے اسی طرح زرارہ کو مذمت کے عیب سے
عیب دار کیا گیا تاکہ وہ نواصب اشرار کی اذیت سے بچ جائے۔

مذمت ضلالت و بدعیات فقہاء اہل سنت سنی علماء کی زبانی

۱- اہل سنت کی معتبر کتاب میزان الکبریٰ ص ۵۵ ج ۱ م عبدالوہاب شعرانی

۲- اہل سنت کی معتبر کتاب حجۃ البالغہ ص ۱۲۵ ما صدیقی م شاہ ولی اللہ

۳- اہل سنت کی معتبر کتاب ناظورۃ الحق ص م علامہ مرجانی منقول از حقیقۃ الفقہ ص ۸۰ مؤلف محمد یوسف جے پوری

۴- اہل سنت کی معتبر کتاب ملفوظات مرزا مظہر جان جاناں مطبع العلوم ص ۸۴

۵- اہل سنت کی معتبر کتاب رسالہ عمل بالحدیث م مولوی ولایت علی خاں ص ۱۶

۶- اہل سنت کی معتبر کتاب انصاف علی سبب الاختلاف م محمد حیات سندھی

۷- اہل سنت کی معتبر کتاب دراسات اللبیب ط لاہور م ملا معین ص ۱۸۳

۸- اہل سنت کی معتبر کتاب تذکرۃ الحفاظ و دائرۃ المعارف نظامیہ ص ۴۴

۹- اہل سنت کی معتبر کتاب رسالہ انصاف ط مجتبائی دہلی ص ۹۸ م شاہ ولی اللہ

۱۰- اہل سنت کی معتبر کتاب المؤمل ص علامہ عبدالرحمٰن ابو شامہ

۱۱- اہل سنت کی معتبر کتاب فتوحات مکیہ ص ۲۱۸ م محی الدین عربی

۱۲- اہل سنت کی معتبر کتاب احیاء العلوم ص ۲۱۳ ج ۳ ط نولکشور م امام غزالی

۱۳- اہل سنت کی معتبر کتاب نافع کبیر فاضل لکھنوی صحیفہ ص ۱۰۰

نوٹ:

مذکورہ ۱۳ عدد کتب کے حوالہ جات میں ہم نے کتاب حقیقۃ الفقہ
از محمد یوسف جے پوری پر اعتماد کیا ہے یہ علامہ سنی اہل حدیث ہے اور اس نے
بڑی محنت سے سنی علماء کی مٹی پلید کی ہے کہ قیامت تک یا ایک نہیں ہو سکتی
اس نے حزب الاحناف کے منہ پر وہ جوتے مارے ہیں کہ جن کی سوزش [illegible]

باقی رہے گی اور اب ہم مذکورہ کتب کی عبارات نقل کر کے سنی بھائیوں کو دعوتِ انصاف دیتے ہیں

فتوحاتِ مکیہ کی عبارت | سنی ملاں درباری بن کر سلاطین کے ہاتھوں بک گئے

و اعلم انہ لما غلبت الاھواء علی النفوس و طلبت العلماء المراتب عند الملوک ترکوا المحجۃ البیضاء و جنحوا الی التاویلات البعیدۃ لیمشوا اغراض الملوک فیما لھم ھوی نفس لیستندوا فی ذالک الی امر شرعی مع کون الفقیہ ربما لا یعتقد ذالک و یفتی بہ وقد رأینا منھم جماعۃ علی ھذا من قضاتھم و فقھائھم۔

ترجمہ: جان تو کہ جب خواہشات بدطبیعتوں پر غالب آگئیں اور سنی علماء نے بادشاہوں کے دربار میں عہدے طلب کئے تو انھوں نے دینِ حق کا روشن راستہ چھوڑ دیا اور تاویلات کی پٹاریاں کھول دیں تاکہ بادشاہوں کی غرضیں پوری اور ان چیزوں کو انھوں نے شریعت ٹھہرایا باوجودیکہ وہ علماء خود ان کے شریعت ہونے کا عقیدہ نہ رکھتے تھے اور نہ ہی ان پر فتویٰ دیتے تھے اور ان کے قاضی اور مفتیوں کی ایک جماعت کو ہم نے خود اس بزدلی حالت اور بددیانتی پر دیکھا ہے۔

نوٹ: ارباب انصاف سنی علماء اور فقہاء کے بددیانت ہونے کے بارے میں یہ نظریہ ابن محی الدین عربی کا ہے کہ جس کے بارے شرح مسلم الثبوت میں بحر العلوم نے لکھا ہے اس پر ولایت کا خاتمہ ہے اور مذکورہ عبارت اس بات کا واضح ثبوت ہے کہ سنی ملاں درباری چمچے بن گئے اور عہدوں کی خاطر دین بیچ ڈالا اور جھوٹے فتوے دیئے اور جب فقہ حنفیہ کے راہبوں کا یہ حال ہے تو ان کی فقہ کا بھی برا حال ہے

احیاء العلوم کی عبادۃ } بقول غزالی سنی فقہاء و علماء حرام خور اور بدکردار بن گئے

فمنهم فرقة اقتصروا على علم الفتاوى وخصصوا اسم الفقه بها ودبما فصيعوا مع ذالك الاعمال الظاهرة والباطنة ولم يحفظوا اللسان عن الغيبة ولا البطن عن الحرام ولا الرجل عن المشي الى السلاطين ولم يحرسوا قلوبهم عن الكبر والحسد والرياء آخره

ترجمہ: امام اہل سنت غزالی ایرانی مجوسی فرماتے ہیں کہ اہل سنت علماء میں ایک گروہ ایسا ہے جس نے فتاوی کو علم الفقہ سمجھ لیا اور اس کے ساتھ اپنے ظاہری اور باطنی اعمال کو برباد کر لیا اور انہوں نے اپنی زبان کو برائی اور غیبت کرنے سے نہیں روکا اور اپنے پیٹوں کو حرام کھانے سے منع نہیں کیا اور اپنے پاؤں کو بادشاہوں کی طرف جانے سے اور اپنے دلوں کو تکبر، غرور، حسد و کینہ اور ریاکاری سے نہیں روکا ہم ان لوگوں نے علم اور عمل دونوں طرح سے دھوکہ کھایا۔ علم کے لحاظ سے یوں کہ انھوں نے فتاوی کو علم سمجھا اور قرآن و حدیث کو چھوڑ دیا اور محدثین کو گدھا سمجھا۔

نوٹ: ارباب انصاف سنی فقہاء کی مذمت کا امام اہل سنت امام غزالی نے حق ادا کر دیا ہے یہ وہ غزالی ہے جو یزید کو اچھا سمجھتا ہے مگر اہل سنت فقہاء اس کے نزدیک یزید کمینہ سے بھی زیادہ برے ہیں اور شیعان علی سنی فقہا کی اس مذمت اور ٹھکائی پر جو غزالی کے ہاتھوں ہوئی ہے بہت خوش ہیں کیونکہ یہ فقہاء اہل سنت دشمنان خاندان نبوت تھے خدا نے ان کو اسی دنیا میں ذلیل کیا ہے اور ایک دوسرے کے ہاتھوں ان کو جوتے مروائے ہیں۔ خلاصہ یہ ہیں کہ فقہا جو جوتوں میں دال بانٹ رہے ہیں۔ فقہ حنفیہ جلے بجے۔

نافع کبیر کی عبادت } سنی فقہاء نعمان کی خاطر قرآن و حدیث کی مخالفت کرتے ہیں

فطائفۃ قد تعصبوا فی الحنفیۃ تعصبا شدیدا ان وجدوا حدیثا صحیحا علی خلاف مذہبہ افترکہ۔

ترجمہ: فاضل لکھنوی فرماتے ہیں کہ ایک گروہ فقہاء اہل سنت کا ایسا ہے کہ جو اپنی حنفیت میں سخت تعصب کرتے ہیں حتیٰ کہ اگر ان کے مذہب کے خلاف حدیث صحیح ہو تو اس کو اس لئے نہیں مانتے کہ چونکہ نعمان نے اس حدیث کو نہیں مانا۔

نوٹ: مذکورہ عبارت اس بات کا ٹھوس ثبوت ہے کہ سنی فقہاء اپنی حنفیت کی خاطر فرمان رسول اللہ کی مخالفت کرکے گستاخ رسالت ہیں۔

سنی فقہاء فتاوی میں امام اعظم کے خلاف جھوٹ بولتے ہیں

میزان الکبری کی عبارت } فان مذہب الامام حقیقۃ ہو ما قال بہ ولم یرجع عنہ الی ان مات لا ما فہمہ اصحابہ من کلامہ فقد لا یرضی الامام ذالک الامر الذی فہموہ من کلامہ ولا یقول بہ لو عرضوہ علیہ

ترجمہ: سنی فقہاء اپنے نعمان کے اصحاب سے ایک مسئلہ لے کر اس کو نعمان کا مذہب بنا لیتے ہیں اور یہ ہٹ دھرمی ہے۔ امام اعظم کا مذہب وہ قول ہے جو اس نے اختیار کیا ہو اور اپنی موت تک اس قول سے رجوع بھی نہ کیا ہو۔ اور امام کا مذہب وہ قول نہیں ہے جو اس کے اصحاب نے اس کے کلام سے سمجھا ہو اور خود امام نے نہ کہا ہو۔ بعض دفعہ ایسے قول کو اگر وہ امام کی خدمت میں پیش کرتے تو امام اس کو قبول نہ کرتا۔ پس معلوم ہو گیا جو کہ ایسے قول کی امام

کی طرف نسبت دے جو امام کے کلام سے سمجھا گیا ہو وہ سنی مذہب سے جاہل ہے بلکہ ابوجہل ہے۔

حجۃ اللہ البالغہ ۔ انی وجدت بعضہم یزعم ان جمیع ما یوجد فی هذه الکتب الفتاوی الضخمۃ فهو قول ابی حنیفہ وصاحبیہ ولا یفرق بین القول المخرج وبین ما هو قول فی الحقیقۃ

ترجمہ: شاہ ولی اللہ لکھتا ہے کہ میں نے بعض لوگوں کو دیکھا کہ وہ خیال کرتے ہیں کہ ان بڑی بڑی کتب فتاوی میں جو کچھ لکھا ہے وہ سب امام ابوحنیفہ اور صاحبین کا قول ہے اور ان کے اصلی قول اور قول مخرج کے درمیان فرق نہیں کرتے اور ایسی چیزوں کو ابوحنیفہ سے روایت صحیح سمجھتے ہیں

نوٹ: مذکورہ عبارات اس امر کا ٹھوس ثبوت ہیں کہ فقہاء اہل سنت ابوحنیفہ کی طرف اقوال کی نسبت دینے میں خائن اور بد دیانت ہیں۔

سنی فقہاء متقی بننے کی خاطر جھوٹی باتیں امام اعظم کی طرف منسوب کرتے ہیں

رسالہ العمل بالحدیث — ترجمہ: از حقیقۃ الفقہ ملاحظہ کریں کہ بعض ملاں غلط اور جھوٹ باتیں اس لئے امام اعظم کی طرف منسوب کرتے ہیں کہ لوگ ان کو کمال درجہ کا متقی خیال کریں۔

نوٹ: ارباب انصاف فقہ حنفیہ وہ فقہ ہے جو خود علماء اہل سنت کی نگاہ میں مشکوک اور مذموم ہے بلکہ جھوٹ اور اغلاط کا پلندہ ہے۔ پس جس فقہ کو خود علماء اہل سنت نے رد کر دیا ہے اس کو شیعان علیؑ کس طرح قبول کر سکتے ہیں۔ پس جو حنفی ملاں باقیں ٹھہریں کے کہتے ہیں کہ ہم احناف ہیں مذکورہ عبارات ان کے منہ پر جوتا ہے۔

سنی فقہا کی مذمت میں ایک حملہ اور حنفیت کی گرتی ہوئی دیوار کو ایک دھکا اور

۱- اہل سنت کی معتبر کتاب تلبیس ابلیس ص ـ از استقصاء الافحام جلد ۹۳

۲- اہل سنت کی معتبر کتاب فتوحات مکیہ ص از استقصاء الافحام

۳- اہل سنت کی معتبر کتاب انصاف فی بیان سبب الاختلاف ص از استقصا

۴- اہل سنت کی معتبر کتاب عقد الجید فی احکام الاجتہاد و التقلید ص

۵- اہل سنت کی معتبر کتاب شرح اسماء النبی ص از استقصاء الافحام

۶- اہل سنت کی معتبر کتاب احیاء العلوم ص کتاب العلم از

نوٹ: مذکورہ چھ عدد کتب کے حوالہ جات میں ہم نے کتاب استقصاء الافحام پر بھروسہ کیا ہے۔ علامہ میر سید حامد حسین رحمۃ اللہ علیہ نے کتاب استقصا لکھ کر سنیت اور حنفیت کے تابوت میں آخری کیل ٹھونک دی ہے

کتاب تلبیس ابلیس کی عبارت

ابن جوزی نے سنی علماء کی عظمت کا جنازہ نکال دیا

صار احدهم يحتج بآية لا يعرف معناها وبحديث لا يدري أصحيح هو أم لا وربما اعتمد على قياس يعارضه حديث صحيح ولا يعلم۔

ترجمہ: ابو احمد عبد الرحمن بن علی جوزی نے مذکورہ کتاب میں لکھا ہے کہ سنی فقہاء کی حالت یہ ہے کہ آیت قرآن سے دلیل لاتے ہیں اور اس کے معنی نہیں جانتے اور حدیث سے دلیل لاتے ہیں اور ان کو پتہ نہیں ہوتا کہ یہ حدیث ضعیف ہے یا صحیح ہے۔

ویجعل الجواب عن حدیث قد احتج بہ خصمہ ان ھذا الحدیث لا یعرف وھذا لعمری خیانۃ علی الاسلام

سنی فقہاء اسلام میں خیانت کرتے ہیں

ابن جوزی کہتا ہے کہ سنی فقہاء اپنے مخالف کی پیش کردہ حدیث صحیح کے جواب میں یہ بھی کہتے ہیں کہ اس حدیث کو علماء نہیں جانتے اور یہ چیز اسلام میں خیانت ہے۔

سنی فقہاء شیطان کے جال میں پھنس کر مقصرین بن گئے ہیں

ومن تلبیس ابلیس علی الفقہاء ان جل اعتمادھم علی تحصیل علم الجدل آخر تک۔ ابن جوزی کہتا ہے کہ ابلیس کا ایک جال سنی فقہا کے پھنسانے کے لئے یہ ہے کہ وہ تمام بھروسہ علم جدل اور مناظرہ پر کرتے ہیں اور ان کا مقصد لوگوں میں اپنی شان کو بڑھانا ہوتا ہے۔ ومعلوم ان القلوب لا تخشع بتکرار ازالۃ النجاسۃ والماء المتغیر وھی محتاجۃ الی التذکار والمواعظ۔ اور یہ بات واضح ہے کہ ازالہ نجاست اور آب متغیر کی گردان کرنے سے دلوں میں خشوع پیدا نہیں ہوتا۔ نصیحت اور مواعظ کی طرف احتیاج ضروری ہے۔ فتری الفقیہ المفتی یسال عن آیۃ او حدیث لا یدری وھذا عین التقصیر۔ اور سنی فقیہ سے جب کسی آیت اور حدیث کے بارے میں سوال کیا جائے تو وہ نہیں جانتا اور یہ چیز سنی فقہا کی کوتاہی اور تقصیر ہے

نوٹ: ابن جوزی نے سنی فقہاء کی مذمت کا حق ادا کر دیا ہے

سنی فقہاء اور علماء بدتمیز ہیں گالی گلوچ پر اتر آتے ہیں

وان رای خصمه قد استطال علیه بلفظه ظهرت حمیته الکبر فقابل ذلک بالسب۔

ابن جوزی فرماتے ہیں کہ اگر کسی سنی مولانا پر اس کا مد مقابل غالب آجائے تو اس سنی میں تکبیر کی علامت ظاہر ہوتی ہے اور گالیاں دیتا ہے۔

سنی فقہاء کا شیطانی نظریہ کہ فقہ ہی صرف علم شریعت ہے

ان ابلیس لبس علیهم بان الفقه هو وحده علم الشریعة لیس ثم غیره فان ذکر لهم محدث قالوا ذاک لا یفهم شیئا

ابن جوزی فرماتے ہیں کہ ابلیس سنی فقہاء پر یہ شبہ بھی ڈالتا ہے کہ علم فقہ ہی صرف علم شریعت ہے۔ اس کے علاوہ اور کوئی علم شریعت نہیں اور اگر سنی فقہاء سے کہا جائے کہ فلاں شخص علم حدیث کا عالم ہے تو کہتے ہیں کہ وہ تو کچھ سمجھتا ہی نہیں ہے (ابو جہل ہے)۔

سنی فقہاء کا کار شیطانی۔ بادشاہوں سے حکمرانوں کی برائی پر خاموشی

ومن تلبیس ابلیس علی الفقهاء مخالطتهم الامراء والسلاطین ومداهنتهم وترک الانکار علیهم مع القدرة علیهم علی ذلک وربما رخصوا لهم ما لا رخصة فیه لینالوا من دنیاهم عرضا فیقع بذلک الفساد لثلاثة الاول الامیر

ترجمہ: اور ابلیس کی ایک چال سنی فقہاء پر یہ ہے کہ وہ بادشاہوں

سے میل جول رکھتے ہیں اور ان کے ساتھ منافقت کرتے ہیں اور بادشاہوں کو برائی سے روکنے کی قدرت کے باوجود وہ نہیں روکتے اور بعض دفعہ سنی فقہاء بادشاہوں کو کچھ برائیوں کی اجازت عنایت کرتے ہیں تاکہ وہ سلاطین کی دنیا سے کچھ حاصل کر سکیں اور اس کی وجہ سے تین شخص فاسد اور برباد ہو جاتے ہیں۔ پہلا امیر بادشاہ ہے وہ کہتا ہے کہ اگر میں غلطی پر ہوتا تو یہ عالم اور فقیہ مجھے منع کرتا اور میں کیسے غلطی پر ہو سکتا ہوں جب کہ یہ عالم میرے مال سے کھاتا ہے دوسرا عام آدمی۔ وہ یہ سمجھتا ہے کہ اگر یہ بادشاہ غلط کار ہوتا تو فلاں فقیہ اس کے پاس نہ رہتا اور اس کے مال سے نہ کھاتا اور تیسرا فقیہ وہ اپنے دین کو برباد کرتا ہے۔

بعض سنی فقہاء غیبت کی برائی میں مبتلا ہیں

ومن العلماء قد لبس ابلیس علیهم فیقطعون عن السلطان اقبالا علی التعبد والدین فیزین لهم غیبة من یدخل علی السلطان

ترجمہ: بعض فقہاء اہل سنت پر ابلیس اور حملہ کرتا ہے کہ وہ بادشاہوں سے دور رہتے ہیں اپنے دین کی حفاظت کی خاطر اور جو درباری سنی علماء ہوتے ہیں فقہاء ان کی مذمت کو اور غیبت کو حلال جانتے ہیں حالانکہ ان میں دو برائیاں جمع ہو جاتی ہیں، غیبت اور مدح النفس اور کچھ فقہاء اہل سنت کو ابلیس یوں دھوکہ دیتا ہے کہ تو عالم ہے اور مفتی اور فقیہ ہے اور علماء سے علم ہر برائی کو دور کرتا ہے۔

نوٹ: ارباب انصاف ہمیں رسالہ کے اختصار کی مجبوری ہے اور ابن جوزی نے فقہاء اہل سنت کی مذمت کا صحیح حق ادا کر دیا ہے۔

امام اہل سنت محی الدین عربی فقہاء اہل سنت پر لعنت فرماتے ہیں کیونکہ وہ فقہاء درباری پیچھے بن کر غلط فتوے دیتے ہیں

فتوحات مکیہ کی عبارت ب ۲۰۶: ولقد اخبرنا الملك صلاح الدين يوسف بن ايوب يا سيدى ما منه الا يفتينا به فقيه وخطه بيده بجواز ذالك فعليهم لعنة الله آخر تک

ترجمہ: اختصار کی مجبوری کے باعث صرف ترجمہ پیش خدمت ہے محی الدین عربی سنی جس پر ولایت کا خاتمہ ہے فقہاء اہل سنت کی مذمت کرتے یہ حکایت نقل کرتے ہیں کہ بادشاہ یوسف بن ایوب سے میری اسی موضوع پر بات چیت ہوئی تو اس نے کہا کہ یا سیدی میری حکومت میں جو برائی بھی آپ کو نظر آ رہی ہے اس کے حلال ہونے کا ہمیں فقیہ نے فتویٰ دیا ہے اور ان برائیوں کے جواز کا حکم اس نے اپنے ہاتھ سے لکھ کر دیا ہے اور ان فقہاء پر خدا کی لعنت اور پھر بادشاہ نے مجھے ایک فقیہ کا نام بتایا کہ اس لعنتی ملاں نے مجھے یہ فتویٰ دیا ہے کہ مجھ پر صرف ایک ماہ کے روزے فرض ہیں اور اس مہینہ کو معین کرنا تمہاری مرضی پر ہے

سنی فقہاء پر شیطان کا گمان سچ ہو گیا

انصاف فی بیان سبب الاختلاف ص ۱۲: للفقهاء وقد دون لهم الشيطان حيلة لطيفة فصدق عليهم ابليس ظنه و اطاعه كثير منهم واتبعوه الا فريقا من المعني

امام اہل سنت شاہ ولی اللہ دہلوی فرماتے ہیں کہ اہل سنت فقہاء اور
علماء پر شیطان نے اپنا ایک لطیف حیلہ آزمایا اور کامیاب پایا اور ان فقہاء
پر ابلیس کا گمان صحیح ہوگا اور زیادہ فقہاء نے شیطان کی پیروی کی ہے

شاہ ولی اللہ نے نفاق خفی اور حماقت جلی کا گلو بند
فقہاء اہل سنت کے گلے میں ان کی بدیانتی کے باعث کیا ہے

عقد الجید فی احکام الاجتہاد و التقلید — تحیث ذلک بسبب لمخالفة حدیث النبی الا النفاق خفی او حمق جلی وھذا ھو الذی
اشار الیه الشیخ عز الدین بن عبد السلام حیث قال آخر تک

شاہ ولی اللہ محدث دہلوی مذکورہ کتاب میں فقہاء اہل سنت کی
مذمت کرتے کرتے اس حد تک پہنچ گئے ہیں کہ یہ سنی فقہاء جو حدیث نبی
کی مخالفت کرتے ہیں اس مخالفت کا سبب صرف ان فقہاء کا نفاق
اور بدیانتی کی خاطر
خفی اور ان کی حماقت اس منافقت اور حماقت
اور ان کی اسی منافقت اور شیخ عز الدین عبد السلام نے ارشاد
فرمایا ہے اور کہا کہ تعجب ہے کہ یہ فقہاء مقلدین اپنے امام کے اجتہاد
کے غلط ہونے پر آگاہ ہوتے ہیں پھر بھی اسی غلط اجتہاد کی تقلید کرتے
ہیں اور تاویلات کی بنا پر فضول کر قرآن اور احادیث رسول اللہ کی
مخالفت کرتے ہیں۔

فقہ حنفیہ بلبلہ

سنی فقہاء وظائف کے بند ہونے کے خطرات کے باعث ابوحنیفہ کی جھوٹی تقلید پر ڈٹے رہے اور دین میں خیانت ہے

الانصاف فی بیان سبب الاختلاف } فقلت فما عندی ان الامتناع من ذالک الوظائف التی قدرت للفقہاء علی المذاہب الاربعة وان من خرج من ذالک واجتہد لم ینلہ شئی من ذالک وحرم ولایة القضاء وامتنع الناس من استفتائہ ونسب للبدعة فتبسم ووافقنی علی ذالک۔

ترجمہ: امام اہل سنت شاہ ولی اللہ دہلوی فرماتے ہیں کہ محدث کبیر ابوزرعہ رازی نے اپنے استاد البلقینی سے اس موضوع پر بات چیت کی کہ اہل سنت میں بڑے بڑے قابل لوگ ہیں اور وہ اجتہاد کا دعویٰ نہیں کرتے بلقینی چپ ہو گیا اور کوئی جواب نہ دیا۔

پھر میں نے عرض کی جناب دعویٰ اجتہاد کرنے کا میرے نزدیک یہ سبب ہے کہ وہ وظائف جو مذاہب اربعہ کے فقہاء کے لئے مقرر ہوتے ہیں اگر کوئی سنی اب دعویٰ اجتہاد کرے گا تو اس کو ان وظائف سے حصہ نہ ملے گا اور کوئی عہدہ قضاوت بھی نہ ملے گا اور لوگ اس سے فتویٰ بھی نہ لیں گے اور اس کو بدعتی کہا جائے گا۔ میرا یہ نظریہ سن کر استاد ہنس پڑا اور میری موافقت کی۔

نوٹ: یہ عبارت اس بات کا ٹھوس ثبوت ہے کہ سنی فقہاء لالچی اور دنیا پرست ہیں اور وظیفوں کی خاطر حق کو چھپاتے ہیں

کتاب شرح السمار ؟ وکون اللہ کرہ تبعا سنۃ منھم التختم فی الیمین
الیمنی کی عبارت: انما تختمت الروافض فی الیمین وجعل لیس بعض
لاشعار للسنۃ علامۃ صحۃ ذو النسبین محمد الدین
عصر بن حسین. فرماتے ہیں کہ اہل سنت فقہاء نے انگوٹھی دائیں ہاتھ
میں پہننا مکروہ قرار دیا ہے کیونکہ دائیں ہاتھ میں انگوٹھی روافض پہنتے ہیں

یہ قرار دینا اہل سنت فقہاء کی کچھ نہیں اور برعکس ہے کیونکہ اس میں بد ...

نوٹ: اس مذکورہ عبارت میں بھی فقہاء اہل سنت کی بد دیانتی کا ٹھوس
ثبوت موجود ہے کیونکہ وہ صرف روافض کی مخالفت کی خاطر سنت نبوی
کو ٹھکراتے ہیں اور فرمان نبی کی نافرمانی کرتے ہیں۔

احیاء العلوم: فلما افضت الخلافۃ بعدھم الی اقوام تولوھا بغیر
کی عبارت: استحقاق ولا استقلال بعلم الفتاوی والاحکام
اضطروا الی الاستعانۃ بالفقہاء... وعرضوا الی الفقہاء انفسھم فی
الولایۃ وطلبوا الولایا تہم و الصلات منھم فمنھم من حرم ومنھم من
انجح والمنجح لم یخل من ذل الطلب ومھانۃ الابتذال

ترجمہ: اہل سنت والجماعت کا امام غزالی فرماتا ہے کہ پڑھے لکھے خلفاء
کے بعد جب خلافت ان لوگوں کو پہنچی جو خلافت کا حق نہ رکھتے تھے باوجود
خلیفہ بن بیٹھے اور احکام شریعت اور فتاویٰ سے بھی وہ پوری طرح واقف
نہ تھے تو وہ فقہاء کی امداد لینے کی طرف محتاج ہوئے اور فقہاء نے بھی
اپنے آپ کو ان غلط خلفاء کی خدمت میں پیش کیا اور ان سے عہدے اور
انعامات بھی طلب کئے کچھ تو محروم رہ گئے انعامات اور عہدوں سے اور
کچھ کامیاب ہو گئے اور جو کامیاب ہو گئے وہ ذلت طلب سے ذلیل ہوئے

شیخ الحدیث مولوی محمد علی بریلوی کو دعوت انصاف

اعلیٰ حضرت کو دیانت و انصاف کی رو سے ہم دعوت فکر دیتے ہیں کہ جس فقہ حنفیہ پر آپ کو ناز ہے اور جس کی آپ وکالت فرماتے ہیں۔ اس فقہ کی مذمت کرنے کا خود علماء اہل سنت نے حق ادا کر دیا ہے اور اس فقہ کی بنا رکھنے والے اور اس کو ترقی دینے والے فقہا رکو علماء سنت نے دنیا پرست مکار، خیانت کار، فریب کار، بد عمل پہلے نمبر کے جھوٹے، اور درباری ٹچھے قرار دیا ہے۔

کہاوت مشہور ہے کہ گنجی نہا دے گی اور نچوڑے گی۔

فقہ حنفیہ کے پلے رکھا ہی کیا ہے جس فقہ کو خود علماء اہل سنت نہیں مانتے اور جس کو وہ جھوٹ کا پلندہ سمجھتے ہیں وہ جھوٹی فقہ اس قابل نہیں ہے کہ تم اس کی سچائی شیعان حیدر کرار کے سامنے ثابت کر سکو اور یہ عذر کہ جن لوگوں نے فقہ حنفیہ کی مذمت کی ہے وہ اہل حدیث ہیں اور یا وہ مالکی و شافعی اور یا حنبلی ہیں۔ اس عذر کی ایک ٹکہ بھی قیمت نہیں ہے کیونکہ مذکورہ مذاہب کے لوگ بھی اپنے آپ کو اہل سنت ظاہر کرتے ہیں اور جب تم اہل سنت خود جوتوں میں دال بانٹتے ہو۔ تو تمہیں شیعان حیدر کرار کے خلاف عوعو کرنے سے شرم کرنی چاہیئے۔

خلاصہ۔ بقول علماء اہل سنت فقہ حنفیہ کے بانی فقہاء بے ایمان تھے اور ہم شیعان علیؑ ایسے بے ایمان لوگوں کی بنائی ہوئی فقہ سے بیزاری اختیار کرتے ہیں اور جو احناف ناک چڑھا کر اور یا کھچیں نکھوڑیں کر کے اور گز بھر کی زبان نکال کر کہتے ہیں ہم احناف ہیں۔ ہمارے پیش کردہ حوالہ جات ان کے لئے باعث عبرت ہیں

سنی فقہاء کی بد یانتی کی انتہاء خلیفہ ہارون رشید کے لئے امام اعظم کے شاگرد ابو یوسف نے اس کی ماں کو حلال کردیا

ثبوت ملاحظہ ہو اہل سنت کی معتبر کتاب تاریخ الخلفاء صفحہ ۲۹۱ ذکر رشید

اخرج السلفی فی الطیوریات بسندہ عن ابن مبارک قال لما افضت الخلافۃ الی الرشید وقعت فی نفسہ جاریۃ من جواری المہدی فراودھا عن نفسھا فقالت لا اصلح لک ان اباک قد طاف بی فشغف بھا فارسل الی ابی یوسف فسألہ أعندک فی ھذا شئ۔ فقال یا امیر المومنین او کلما ادعت أمۃ شیئاً ینبغی أن تصدق لا تصدقھا فانھا لیست بمأمونۃ قال ابن مبارک فلم ادر ممن اعجب۔

ترجمہ:

حافظ سلفی نے طیوریات میں ابن مبارک سے نقل کیا ہے کہ جب خلافت اسلامی کی باگ ڈور عباسی خلیفہ ہارون کے ہاتھ میں آئی تو اس کے باپ مہدی کی ایک کنیز کی محبت خلیفہ ہارون کے دل میں بیٹھ گئی اور خلیفہ نے اس کنیز کو اپنے ساتھ ہم بستری کی دعوت دی۔ کنیز نے کہا کہ خلیفہ جی۔ آپ کے لئے حلال نہیں۔ کیونکہ تیرا باپ مہدی میرے ساتھ ہم بستری کر چکا ہے۔ خلیفہ نے قاضی ابو یوسف شاگرد امام اعظم کو پیغام بھیج کر بلوایا اور پوچھا کہ میرے لئے اس کنیز کو حلال کرنے کے لئے تیرے پاس کوئی شئے ہے امام اعظم کے حلالی بیٹے نے کہا کہ

کہ اے امیر المومنین جو بات بھی یہ کنیز کہہ گئی آپ اس کی تصدیق کریں لگے تم اس کی رپورٹ کی تصدیق ہی نہ کرو یہ دیانت دار نہیں ہے۔

فقہ امام اعظم کے اس فتویٰ کے خلاف عبداللہ بن مبارک کا احتجاج

تاریخ الخلفا صفحہ ۲۹۱ ذکر رشید میں اس خبر کے بعد یہ لکھا ہے

قال ابن مبارک ما ادری ممن اعجب من ھذا الذی قد وضع یدہ فی دماء المسلمین واموالھم یتحرج عن حرمۃ ابیہ۔ او من ھذہ الفقیہ وقاضیھا قال اھتک حرمۃ ابیک واقض شھوتک وصیرہ فی رقبتی۔

ترجمہ: عبداللہ بن مبارک کہتا ہے کہ میں کس چیز پر زیادہ تعجب کروں آیا اس خلیفہ پر جس نے مسلمانوں کے خون میں ہاتھ رنگین کیا ہے اور باپ کی عزت و ناموس کا لحاظ نہیں کیا یا اس کنیز پر زیادہ تعجب کروں کہ جس پر امیر المومنین عاشق ہو گیا ہے اور وہ شریعت کی خاطر اس سے دوری اختیار کرتی ہے اور یا اس فقیہ پر اور قاضی پر کہ جو بادشاہ سے کہتا ہے تو اپنے باپ کی عزت کو چھوڑ دے اور اپنی شہوت کی آگ کو بجھا لے اور اس کا گناہ میری گردن میں ڈال دے۔

نوٹ: ارباب انصاف کتاب تاریخ الخلفاء موجود ہے کتاب بھی اہل سنت کی ہے اور مصنف جلال الدین سیوطی بھی سنی عالم ہے فقہ امام اعظم جس میں ماں کو بیٹے کے لئے حلال کرنے کی گنجائش ہے ایسی فقہ پر حافظ محمد علی جتنا بھی ڈانس کرے اس کو زیبا ہے۔

فقہ ابو حنیفہ کی برکت سے کتنی حرام شرمگاہیں حلال ہوئی ہیں

اہل سنت کی معتبر کتاب المعارف صفحہ ۲۱۷ لابن قتیبہ
ذکروا اصحاب الرائی ۔ فکم من فرج محصنۃ عفیف
احل حرامہ بابی حنیفہ ۔

ترجمہ: اور کتنی شرمگاہیں نیک اور پاکدامن عورتوں کی جو لوگوں پر
حرام تھیں اور وہ امام اعظم کی فقہ کی برکت سے حلال کی گئیں ۔

جناب حافظ محمد علی صاحب اپنی اور فقہاء کی صفائی پیش کریں

ارباب انصاف بندہ نے دیانت اور انصاف سے حنفی مذہب کی
کتابوں کا مطالعہ کیا ہے اور اس کہاوت کی روشنی میں کہ اونٹ کی کوئی بھی
کل سیدھی نہیں ہے میں نے فقہ حنفیہ اور ان کے فقہاء کی کوئی کل بھی سیدھی
نہیں پائی۔ خود سنی علماء امام اعظم اور اس کی فقہ کی مذمت کرتے
کرتے تھکتے نہیں ہیں اب میں مولوی محمد علی سے یہ سوال کرنے کا حق
رکھتا ہوں کہ مولانا صاحب آپ کی کتابیں گواہ ہیں کہ آپ کی فقہ کی کتابیں
اونٹ کا طبلہ ہیں اور آپ کی کتابیں فقہاء بد دیانت ہیں اور جس طرح اونٹ
کے منہ سے لاغرشے کی بو آوے آپ کے دہن مبارک سے صرف شیعوں
کی دشمنی کی بو آتی ہے جن سنی علماء نے تمہاری فقہ اور تمہارے فقہاء کی
مرمت کی ہے ان کو تم نے چوم کر کیوں رکھا ہوا ہے کیا شیعوں نے آپ کی کوئی
ماں بہن توڑی ہے شیعوں سے کوئی آپ کو خاص رنجش ہے

ع سچ بولنا محال ہے جھوٹوں کے عہد میں

مذمت کتب فقہیہ اہل سنت علماء اہل سنت کی زبانی

۱- اہل سنت کی معتبر کتاب حقیقۃ الفقہ صفحہ ۱۰۹ مؤلف محمد یوسف جے پوری

۲- اہل سنت کی معتبر کتاب رسالہ عمل بالحدیث صفحہ م ولایت علی

۳- اہل سنت کی معتبر کتاب دراسات اللبیب صفحہ ۱۵۶ طبع لاہور مولانا معین

۴- اہل سنت کی معتبر کتاب تاریخ کبیر مقدمہ جامع صغیر صفحہ ۱۲ م عبدالحی

۵- اہل سنت کی معتبر کتاب اجوبہ فاضلہ صفحہ عبدالحی لکھنوی۔

۶- اہل سنت کی معتبر کتاب تحفہ اثنا عشریہ صفحہ ۱۵ شاہ ولی اللہ

۷- اہل سنت کی معتبر کتاب مقدمہ عمدۃ الرعایہ صفحہ ۱۳/۱۴

۸- اہل سنت کی معتبر کتاب تنبیہ الوسنان صفحہ م اشرف بن حبیب

۹- اہل سنت کی معتبر کتاب تنقید الہدایہ صفحہ ۹ صفحہ ۲۹ صفحہ ۲۶۵

حقیقۃ الفقہ کی عبارت
علم دین موقوف ہے اسناد پہ خاص کر جب کہ اس علم کی تدوین بانی دین کے بعد ہوئی ہے مثلاً حدیث کی اس کی تدوین رسول مقبول کے بعد ہوئی ہے تو التزام اسناد کا لازمی ہوا اور جرح و تعدیل کی ضرورت محسوس ہوئی علم رجال بنایا گیا۔ اور اس قدر اہتمام کے باوجود احادیث جھوٹے لوگوں کی ہیرا پھیری سے محفوظ نہ رہ سکی ۱- مقام غور ہے جس علم فقہ کی تدوین اس کے بانی کے بعد ہوئی ہے اور اس میں اسناد کا التزام بھی نہ کیا گیا تو اس میں مخالفین کو کس قدر تصرف کا موقع ملا ہوگا

آپ صاف لفظوں میں سنیئے کہ موجود کتب فقہ یعنی ہدایہ شرح وقایہ قدوری منیہ درمختار وغیرہ وغیرہ۔

جو کہ صدیاں بعد امام اعظم کے مدون ہوئی ہیں اور ان میں اسناد کا التزام بھی نہیں کیا گیا تو عقلاً ممکن ہے کہ تصرف سے بچی ہوں اور کوئی تغیر نہ ہوا ہوا ہو یہ ہرگز نہیں۔

نوٹ: ارباب النعمان مذکورہ عبارت میں سنی عالم نے کتب فقہیہ اہل سنت کی مذمت کا حق ادا کر دیا ہے اور ڈنکے کی چوٹ پر اعلان کیا ہے کہ ان کتب پر اعتماد نہ کرنا ان میں جھوٹ ملا ہوا ہے اور اس عالم نے جھوٹی کتاب کے نام سے کر ان کی نشان دہی فرمائی ہے بس کوئی غیرت مند مسلمان ان کتابوں پر عمل نہ کرے۔

رسالہ عمل بالحدیث } بود اقتضان کتب پوشیدہ نیست کہ از امام اعظم کتابے منقول نیست کہ بران بنائے مذہب شا نمود کہ آپ آخر تک۔

ترجمہ: از حقیقۃ الفقۃ سے ملاحظہ ہو: کتابیں پڑھنے والے لوگوں کو معلوم ہے کہ امام اعظم سے کوئی کتاب منقول نہیں ہے جس پر ان کے مذہب کی بنا ہو لیکن چند اقوال کتب مشہورہ مثل کنز و ھدایہ و عالمگیری و قاضی خان وغیرہ میں مسائل جو شمار سے باہر ہیں وہ تمام امام اعظم سے منقول نہیں ہیں بلکہ چند مسائل امام صاحب سے منسوب ہیں اور بلے انتہار مسائل متاخرین صاحب ھدایہ و فتاوی وغیرہ سے منسوب ہیں کہ محض اپنی عقل سے یہ لوگ ان مسائل میں بجوز و لا یجوز جائز اور ناجائز ہے لکھ دیتے ہیں

دراسات اللبیب } ولیس کل ما نیسب الیھم من القیاسات العجیبۃ کی عبارت ملاحظہ } التی تشبہ التشریع الجدید وغیرہ فی کتب مذھبھم ثابت النسبۃ الیھم بل اکثر ذالک او کلہ مما الحقہ

من غلب علیھم الرأی من اتباعھم

ترجمہ : وہ دوسرے قیاسات جو نئی شریعت کے مشابہ اور ید...
ہیں اور امام اعظم وغیرہ کی طرف منسوب ہیں ان کی نسبت نعمان کی طرف
ثابت نہیں ہے اسی طرح جو ان کے مذہب کی کتابوں میں منقول ہے ان
کی نسبت بھی نعمان کی طرف صحیح طریقے سے ثابت نہیں ہے بلکہ زیادہ یا تمام
مسائل ان لوگوں نے بنائے ہیں جو نعمان کے پیروکار تھے اور ان پر قیاس غالب

نوٹ : مذکورہ عبارت اس بات کا ٹھوس ثبوت ہے کہ فقہ حنفیہ کی
کتابوں میں جھوٹ زیادہ ہے مسئلے ان کے علماء خود بناتے ہیں اور نام نعمان کا

نافع کبیر کی [فکم من کتاب معتمد اعتمد علیہ اجلۃ الفقھاء
عبارت] من الاحادیث الموضوعۃ ولا سیما الفتاوی فقد
لنا بتوسیع النظر ان اصحابھم وان کانوا من الکاملین لکنھم فی نقل
الاخبار من المتساھلین ۔

ترجمہ : اور کتنی کتابیں ہیں کہ جن پر احناف کے فقہاء نے اعتماد کیا
ہے اور وہ جھوٹی حدیثوں سے پُر ہیں خصوصاً ان کے فتاوی کی کتابیں تو تحقیق
سے لبریز ہیں وسعت نظر کے باعث ہم پر یہ ظاہر ہوا کہ ان کے فقہاء اگر
(برائے نام) کاملین ہیں اور حدیث نقل کرنے میں تساہل و رعایت کے صفت
کرنے والے اور جھوٹے ہیں)

نوٹ : مذکورہ عبارت بھی اس امر کا ٹھوس ثبوت ہے کہ احناف کی کتابیں
اور ان کے فقہاء قابل اعتبار نہیں ہیں اور ان کا رد یا جرح کرنا ضروری ہے ۔

التوبیۃ والفضۃ فی الاثری ای صاحب الھدایۃ من اجلۃ الحنفیۃ
کی عبارت] والرافعی شارح الوقایۃ من ثقات ...

صح کونہ ما احسن بیشا اذ لیسھما بال فاضل قد ذکرفی تصانیفہما ما لم یوجد لغیرھما عند خبیر بالحدیث

ترجمہ: عبد الحی فرماتے ہیں کہ حنفیوں کی کتابوں پر اعتبار نہیں ہے تم صاحب ھدایہ احناف کے پوپ پال کو نہیں دیکھتے اور رافعی شارح وجیز کو نہیں دیکھتے کہ حدیثوں کی طرف ان کی عظمت اور شان کی وجہ سے اشارے کئے جاتے ہیں اور ان دونوں نے اپنی کتابوں میں ایسی حدیثیں لکھی ہیں جن کا کتب حدیث میں عالم حدیث کے نزدیک نام نشان بھی نہیں ہے۔

نوٹ: مذکورہ عبارت بھی اس بات کا ٹھوس ثبوت ہے کہ حنفی سنیوں کی کتابیں اگرچہ ان کے بلند پایہ علماء نے لکھی ہوں قابل اعتبار نہیں ہے

حنفی سنیوں کی کتابیں ھدایہ سمیت بدعات ہیں قابل اعتبار نہیں

حجۃ البالغہ کی عبارت { قال ابو طالب المکی فی قوت القلوب ان الکتب والمجموعات محدث

شاہ ولی اللہ محدث دہلوی فرماتے ہیں کہ بقول ابو طالب مکی کہ احناف کی فقہ کی کتابیں اور فتاوی کی پوتھیاں بدعات ہیں۔

عمدۃ الرعایہ کی عبارت { مقدمہ عمدۃ الرعایہ میں ہے ثم لا عبرۃ بنقل صاحب النہایہ ولا لبقیۃ شراح الھدایہ فانھم لیسوا من المحدثین ولا اسندوا الحدیث الی احد من المحدثین

صاحب نہایہ اور دیگر شارحین ھدایہ نے جو احادیث نقل کی ہیں وہ قابل اعتبار نہیں ہیں۔ کیونکہ یہ فقہاء احناف محدثین نہیں ہیں نہ ہی انھوں نے احادیث کا اسناد محدث کی طرف دیا ہے۔

حنفیوں کے پوپ صاحب ہدایہ کی سنّی علماء نے خوب مذمت کی ہے

واکثر متاخری فقہا ئنا الحنفیہ من علماء ماوراء النھر والعراق والخرسان لم یسندوا احادیثھم التی یذکرونھا فی کتب الحنفیۃ الی اصل من اصول الحدیث حتی صاحب الھدایۃ التی علیہ مدار دین الحنفیۃ ثم یتیسر لہ عند تخریج احادیث الھدایہ فی اکثر المواضع الظفر بلفظ الحدیث منقول از تنبیہ الرسان م

والشرف حنفی متاخرین فقہاء حنفیہ جو کہ علماء ماوراء النھر اور عراق اور خراسان سے ہیں انھوں نے کتب حنفیہ میں جن احادیث کا ذکر کیا ہے ان کا کتاب احادیث کی طرف اسناد نہیں کیا حتی کہ صاحب ھدایہ کہ جس پر احناف کی چکی کی گردش کا دارومدار ہے اس کی کتب ھدایہ کی احادیث کی تخریج کے وقت الفاظ احادیث کو تلاش کرنے میں کامیابی نہیں ہوئی۔

احناف کی مایہ ناز کتاب ہدایہ کی شرح کی مذمت

مقدمہ عمدۃ الرعایا کی عبارت { ثم لا عبرۃ بنقل صاحب النھایۃ وبقیۃ شراح الھدایہ فانھم لیسو من المحدثین ولا اسندوا الحدیث الی احد من المخرجین۔

ترجمہ: صاحب نہایہ شرح ھدایہ اور دوسرے شارحین ہدایہ نے جو کچھ نقل کیا ہے اس پر اعتبار نہ کرنا کیونکہ وہ محدثین نہ تھے اور نہ

اور نہ ہی انھوں نے حدیث کی نسبت کسی ماہر حدیث کی طرف دی ہے

نوٹ :۔ یہ مذمت، اشتہیر و جات ھدایہ کی ملاں علی قاری حنفی کی زبانی، مولانا عبدالحی لکھنوی نے نقل کی ہے

حنفیوں کی ہدایہ شریف کی مزید مذمت ملاحظہ ہو

تنقید الہدایہ کی عبادت | ص ۹ یہ حدیث من کان یؤمن باللہ والیوم الاخر فلا یسقین ماءہ فی رحم اختین

کہ جو شخص اللہ اور قیامت پر ایمان رکھتا ہے وہ اپنے پانی کو دو بہنوں کے رحم میں جمع نہ کرے ۔ یہ حدیث کی کسی کتاب میں موجود نہیں ۔

نوٹ : مولانا محمد یوسف سنی نے کتاب ھدایہ کی مذمت کا اپنی کتاب حقیقتہ الفقہ میں حق ادا کر دیا ہے اور ہم شیعہ اس بات پر بہت خوش ہیں کہ قوم معاویہ کے علماء خوب جوتوں میں دال بانٹ رہے ہیں ۔

قدوری ، ہدایہ ، منیتہ المصلی ، کنز الدقائق ، شرح وقایہ درمختار، فتاوی ، عالمگیری مالابد منہ اور بہشتی زیور کی سنی علماء کی زبانی مذمت

حقیقتہ الفقہ کی عبادت | ص ۱۱ شریعت اور دین کا دارومدار قرآن حدیث پر ہے لیکن اس تقلید نے دونوں کو بیکار کر دیا ہے

اب اگر شریعت ڈھونڈیں تو کہاں جواب ملتا ہے قدوری، ھدایہ، منیتہ المصلی کنز الدقائق ، شرح وقایہ ، درمختار، فتاوی، عالمگیری، مالابد منہ بہشتی زیور

وغیرہ یہ اس لئے کہ امام ابو حنیفہ کے مذہب کا دارومدار انہیں کتب پر ہے جب ان کی اوراق گردانی کی جاتی ہے تو کہیں ملتا ہے

قال ابو حنیفہ: کہ ابو حنیفہ نے کہا اس سے خیال ہوتا ہے کہ امام ابو حنیفہ کا قول بیان کیا جاتا ہے جب ان کے مؤلفین اور تالیف کی طرف نظر کی جاتی ہے تو نقشہ مندرجہ ذیل نظر آتا ہے:

نام کتاب	نام مؤلفین	سنہ وفات یا سنہ تالیف	کس صدی میں تالیف ہوئی	کس حوالہ سے لکھا
قدوری	احمد بن محمد بن قدوری	۴۲۸ھ	پانچویں صدی	تراجم حنفیہ صفحہ ۲۵
ہدایہ	برہان الدین مرغینانی	۵۹۳ھ	چھٹی صدی	کشف الظنون جلد ۲ صفحہ ۲
منیۃ المصلی	بدر الدین کاشغری		تقریباً ساتویں صدی	
کنز الدقائق	ابو البرکات نسفی	۷۱۰ھ	آٹھویں صدی	صفحہ ۲۳ جلد ۲
شرح وقایہ	محمد علاء الدین	۱۰۸۱ھ	گیارہویں صدی	در مختار صفحہ ۳
فتاویٰ عالمگیری	با نظام عالمگیر اورنگ زیب	۱۰۱۸ھ	تقریباً بارہویں صدی	مرآۃ الانساب
مالابدمنہ	قاضی ثناء اللہ پانی پتی	۱۲۲۵ھ	تیرھویں صدی	الروض المعطر
بہشتی زیور	اشرف علی تھانوی		چودھویں صدی	

جب اسناد کی طرف نظر پڑتی ہے تو ان کتابوں میں سے کسی کی بھی سند باقاعدہ صاحب کتاب سے امام ابو حنیفہ تک نہیں پہنچتی رفع الاشتباہ کے لئے فتوے طلب کئے گئے تو جوابات شائع نہیں ہوئے لیکن اس عبارت سے فقہ حنیفہ کی دھجیاں اڑ گئی ہیں۔

مذمت تقلید امام اعظم سنی علماء کی زبانی

۱۔ اہل سنت کی معتبر کتاب حجۃ البالغہ صـ ۱۵۴

۲۔ اہل سنت کی معتبر کتاب اعلام الموقعین صـ ۲۲۲

۳۔ اہل سنت کی معتبر کتاب حقیقۃ الفقہ صـ ۳۲ از محمد یوسف

۴۔ اہل سنت کی معتبر کتاب میزان الکبریٰ صـ ۲۵/۱ شعرانی

۵۔ اہل سنت کی معتبر کتاب فتاویٰ ابن تیمیہ صـ ۲۰۷

۶۔ اہل سنت کی معتبر کتاب عقد الجید صـ ۴۲

۷۔ اہل سنت کی معتبر کتاب الرد علی من اخلد الی الارض صـ

۸۔ اہل سنت کی معتبر کتاب مقدمہ ہدایہ صـ ۴۳/۱

۹۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تحفۃ الاخیار فی بیان سنۃ سید الابرار صـ ۶

۱۰۔ اہل سنت کی معتبر کتاب فتوحات مکیہ صـ ۹۲

۱۱۔ اہل سنت کی معتبر کتاب فتح القدیر شرح صـ ۳۳۶/۲

۱۲۔ اہل سنت کی معتبر کتاب شرح عین العلم صـ ۳۲۶

۱۳۔ اہل سنت کی معتبر کتاب القول السدید صـ ۴

۱۴۔ اہل سنت کی معتبر کتاب مبسوط سرخسی صـ

۱۵۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تنویر العینین صـ ۳۹

۱۶۔ اہل سنت کی معتبر کتاب رد المحتار شرح درمختار صـ ۵۲

۱۷۔ اہل سنت کی معتبر کتاب طوالع الانوار حاشیہ درمختار صـ

۱۸۔ اہل سنت کی معتبر کتاب شرح مسلم الثبوت صـ ۶۲۴

۱۹۔ اہل سنت کی معتبر کتاب رسالہ شیخ کردی۔

۲۰- اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر احمدی ملاں جیون صہ

۲۱- اہل سنت کی معتبر کتاب التحریر مع شرح التقریر والتحبیر صہ

۲۲- اہل سنت کی معتبر کتاب ابطال التقلید صہ ابن حزم

۲۳- اہل سنت کی معتبر کتاب تقریب الاصول صہ ملاں اکمل

۲۴- اہل سنت کی معتبر کتاب سفر السعادت صہ الفیروز آبادی

۲۵- اہل سنت کی معتبر کتاب دراسات اللبیب صہ ۹۹

۲۶- اہل سنت کی معتبر کتاب صراط مستقیم صہ ۴۹

۲۷- اہل سنت معتبر کتاب مشارق الانوار صہ شعرانی

۲۸- اہل سنت کی معتبر کتاب فتوح الغیب صہ ۹۷

۲۹- اہل سنت کی معتبر کتاب مواہب ... لدنیہ صہ

۳۰- اہل سنت کی معتبر کتاب مختصر الاصول صہ حبیب اللہ قندھاری

۳۱- اہل سنت کی معتبر کتاب شرح تحریر صہ عبد العلی بحر العلوم

۳۲- اہل سنت کی معتبر کتاب رسالہ عمل با لحدیث قاضی ثناء اللہ

۳۳- اہل سنت کی معتبر کتاب فوز الکبیر صہ شاہ ولی اللہ

۳۴- اہل سنت کی معتبر کتاب مفاتیح الاسرار التراویح

۳۵- اہل سنت کی معتبر کتاب مجالس الابرار صہ ۲

۳۶- اہل سنت کی معتبر کتاب مسلم الثبوت صہ فاضل بہاری

۳۷- اہل سنت کی معتبر کتاب مکتوبات امام ربانی صہ ج ۲

۳۸- اہل سنت کی معتبر کتاب ناظورۃ الحق صہ ۳۶ علامہ مرجانی

۳۹- اہل سنت کی معتبر کتاب الغزالی صہ ۱۹۹

۴۰- اہل سنت کی معتبر کتاب مستصفیٰ صہ ۳۰۶ ج ۲

۴۱- اہل سنت کی معتبر کتاب الطوالع الذھب صہ ۴۰ علامہ ذہشری

۴۲۔ اہل سنت کی معتبر کتاب معیار الحق صفحہ ۲۵۲
۴۳۔ اہل سنت کی معتبر کتاب بوستان صفحہ ۱۱ شیخ سعدی
۴۴۔ اہل سنت کی معتبر کتاب مثنوی دوم صفحہ ۱۱

نوٹ: ان ۴۴ حوالہ جات میں ہم نے اپنا وقت بچانے کی خاطر کتاب حقیقۃ الفقہ مؤلفہ حافظ محمد یوسف جے پوری پر بھروسہ کیا ہے یہ عالم سنی اہل حدیث ہے اور اس نے ۱۰۸ کتابوں کے حوالہ جات دیے کہ امام اعظم اور ان کی فقہ کا بیڑا غرق کیا ہے کتاب حقیقۃ الفقہ حزب الاحناف کے خلاف نہایت اچھی کتاب ہے مناظرین کو اس کتاب کے مطالعہ کی تاکید کی جاتی ہے

بقول شاہ ولی اللہ امام اعظم وغیرہ کی تقلید ایک بدعت ہے

اعلام الموقعین کی عبارت	انما حدثت ھذہ البدعۃ فی القرن الرابع تقلید والی بدعت چوتھی صدی میں شروع ہوئی۔
حقیقۃ الفقہ کی عبارت	التقلید وھو فی نفسہ بدعۃ محدثۃ لانا نعلم بالقطع ان الصحابۃ لم یکن فی زمانھم مذھب

ترجمہ: امام اعظم النعمان وغیرہ کی تقلید کرنا ایک بدعت ہے کیونکہ ہم یقینی طور پر جانتے ہیں کہ صحابہ کے زمانہ میں کوئی خاص مذہب نہ تھا کہ جس کا درس دیا جاتا ہو یا اس کی تقلید کی جاتی ہو۔

میزان شعرانی کی عبارت	ابن مسعود یقول لا یقلدن رجل رجلا فی دینہ کہ ابن مسعود صحابی فرماتا ہے کہ دین کے معاملہ

میں کوئی مرد کسی مرد کی تقلید نہ کرے

نوٹ: ثابت ہو گیا کہ امام اعظم کی تقلید کرنا بدعت ہے۔

بیچارے چاروں امام سنیوں کے اپنی تقلید سے منع کرتے کرتے مر گئے

فتاوی ابن تیمیہ ج ۲ — قد ثبت عن الفقہاء الاربعۃ انہم نہوا الناس عن تقلیدہم۔

اہل سنت کی چاروں فقہ کے امام لوگوں کو اپنی تقلید سے منع کرتے تھے اور یہ منع ثابت ہے۔

نوٹ: ابن تیمیہ بھی ایک امام ہے اہل سنت کا اگر مذکورہ دعویٰ میں یہ لغتی سچا ہے تو امام اعظم وغیرہ کی تقلید باطل ہے اور عقد الجید میں شاہ ولی اللہ نے بھی یہ دعویٰ [illegible] ہوا ہے۔

جلال الدین سیوطی کی گواہی کہ امام اعظم نے بھی اپنی تقلید سے منع کیا ہے

کتاب الرد علی من اخلد الی الارض کی — هل اباح مالک وابوحنیفۃ والشافعی قط لاحد تقلیدہم حاشا للہ۔ بل انہم قد نہوا عن ذالک۔ مالک اور شافعی اور امام اعظم نے ہرگز کسی کو اپنی تقلید کی اجازت نہیں دی بلکہ وہ بیچارے تو منع کرتے رہے۔

نوٹ: اگر امام اہل سنت سیوطی جھوٹ نہیں کہہ رہا بلکہ سچ بول رہا ہے تو امام اعظم صاحب کی تقلید واللہ ولا پھندا باطل ہو گیا۔

بقول ہدایہ امام اعظم نے اپنی تقلید سے منع کیا ہے

مقدمہ ہدایہ ص ۹۳ کی عبارت — قال نعمان لا یحل لاحد ان یاخذ بقولی ونہی عن التقلید۔ نعمان صاحب نے فرمایا کہ کسی سنی کے لئے میرا فتویٰ کا لینا حلال نہیں ہے اور نعمان نے تقلید سے منع کیا ہے [illegible]

امام اعظم نے اپنی اور امام مالک دونوں کی تقلید سے منع کیا ہے

تحفۃ الاخیار فی سنۃ سید الابرار } ص قال امام ابو حنیفۃ لا تقلدنی ولا تقلدن مالکا ولا غیرہ۔

نعمان بن ثابت کہتا ہے کہ میری اور نہ ہی مالک کی اور نہ ہی کسی اور کی تقلید کرو۔

حافظ محمد علی کو دعوت فکر کہ آپ بھی عجیب نادان ہیں

حافظ حاجی شیعوں کو چھیڑ کر آپ نے پنگا تو لے لیا ہے مگر یہ تو فرمائیے کہ نعمان صاحب نے فتویٰ دیا ہے کہ میری تقلید جائز نہیں ہے اس فتویٰ امام اعظم کو اگر آپ نہیں مانتے تو پھر آپ امام اعظم کے مقلد نہیں ہیں اور اگر مانتے ہیں تو امام اعظم کی تقلید آپ کے لئے جائز نہیں ہے کیونکہ اس تقلید کو تمہارے امام نے صیغہ نہی سے حرام قرار دیا ہے

اہل سنت کا ایک اور ولی محی الدین عربی بھی تقلید کا رد کرتا ہے

فتوحات مکیہ کی عبارت } وصیۃ التری اوصیک بحرام علیک وبحرم علیک تقلید غیرک

اگر تو عالم ہے تو میری یہ وصیت ہے تجھ کو کہ جب خدا نے تجھے علم دیا تو غیر کی تقلید تم پر حرام ہے خواہ وہ غیر نعمان بن ثابت ہو یا کوئی غیر ہو۔

نوٹ: جناب معاصر حافظ محمد علی صاحب آنکھیں کھول کر حوالہ جات پڑھیں، شیعوں کے خلاف کتاب لکھ کر آپ نے پنگا تو لے لیا ہے مگر تمہارے مذہب میں جو گند بھرا ہے اب اس کی صفائی دینا تمہارا فرض بنتا ہے

ملا علی قاری حنفی کا اعلان کہ امام اعظم وغیرہ کی تقلید سے خدا راضی نہیں ہے

ومن المعلوم ان اللہ ما کلف احدا ان یکون حنفیا او مالکیا او شافعیا او حنبلیا۔

ترجمہ: یہ معلوم ہے کہ اللہ پاک نے کسی کو حنفی ہونے کا مکلف نہیں کیا یعنی اللہ پاک کسی کے حنفی وغیرہ ہونے پر راضی نہیں ہے۔

نقشبندی علماء ہمیشہ تقلید کے مخالف رہے ہیں

وطریقۃ الاکابر النقشبندیہ خصوصا اتباع السنۃ النبویہ وعدم التقلید بمذہب معین۔

مشائخ نقشبندیہ کا طریقہ یہ رہا ہے کہ وہ سنت نبویہ پر عمل کرتے تھے کسی سنی امام اعظم وغیرہ کی تقلید نہیں کرتے تھے منقول از رسالہ شیخ کردی۔

ابن حزم سنی کا اعلان کہ تقلید اگر کرنی ہے تو امام اعظم اور شافعی وغیرہ کو چھوڑ کر حضرت ابوبکر اور عمر کی جائے

ابطال التقلید فما الذی خص ابا حنیفۃ ومالکا بان یقلد دون ابی بکر وعمر

ترجمہ: کس چیز نے ابوحنیفہ اور مالک کو تقلید کے لئے خاص کیا ہے اور ابوبکر وعمر کو یہ تحفہ نہیں ملا۔

امام اعظم کی پیروی کا خدا اور رسولؐ نے حکم نہیں دیا

دراسات اللبیب ص
کی عبارت { والامام لیس بمعصوم حتی یاول لہ کلمات الشریعۃ ولم یاذن اللہ لاحد بعد النصرۃ لاحد وما امرنا باتباع مذہب من المذاہب

ترجمہ: امام معصوم نہیں ہے کہ اس کی خاطر شریعت کے کلمات کی تاویل کی جائے اور اللہ پاک نے ہمیں کسی امام کی اس بات کی اجازت نہیں دی اور ہمیں کسی مذہب کی پیروی کا حکم ہی نہیں دیا۔

تقلید اور فقہ اور باتیں گھڑیں کرنے والوں سے جان چھڑاؤ

حجۃ اللہ البالغہ
کی عبارت { قبروں علی التقلید الصرف لا یمیزون الحق من الباطل فالفقیہ یومئذ ہو الثرثار المتشدق

ترجمہ: ہمارے یہاں محض تقلید پر گزر کی حق و باطل کی تمیز نہیں فقیہ وہ ہے جو بہت زور شور سے باتیں گھڑیں کرے۔

بقول امام طحاوی سنی، تقلید کرنے والا احمق ہے

منفاتیح الاسرار
الست ابو یحییٰ کی جلد { ادکل ما قال بہ ابو حنیفۃ اقول بہ فقال لا یقلد الا عصبی او غبی کیا جو کچھ ابو حنیفہ نے کہا ہے وہ میں بھی کہوں گا اور سوائے متعصب اور احمق کے اور کوئی شخص تقلید نہ کرے گا۔

نوٹ: احناف کی مخالفت میں علماء اہل سنت نے حد کر دی ہے جب کہ حماقت کا تاج ان کے سر پہ رکھ دیا ہے۔

بقول شاہ ولی اللہ سنی مقلدین یہودیوں کا نمونہ ہیں

فوز الکبیر کی عبارت { ترجمہ: اگر یہودیوں کا نمونہ تو دیکھنا چاہے تو برے علماء کو دیکھ جو طالب دنیا اور اگلوں کے مقلد ہیں

بقول قاضی ثناء اللہ امام اعظم کا پیروکار جاہل اور گمراہ ہے

رسالہ عمل بالحدیث کی عبارت { من تعصب بواحد معین دون الائمۃ الآخرین فھو ضال جاھل

ترجمہ: جو حنفی صرف امام اعظم کی خاطر تعصب کرتا ہے وہ جاہل و گمراہ ہے

بقول ملا معین امام اعظم کے پیروکار کافر اور واجب القتل ہیں

دراسات اللبیب کی عبارت { من تعصب لواحد معین فھو ضال جاھل بل قد یکون کافرا لیستتاب فان تاب والا قتل لانہ جعلہ بمنزلۃ النبی وان ذالک کفر

جو حنفی صرف امام اعظم کے لئے تعصب کرتا ہے وہ جاہل اور گمراہ ہے بلکہ وہ کبھی کافر بھی ہو جاتا ہے اور اس کو توبہ کروائی جائے اگر توبہ سے انکار کرے تو اس کو قتل کر دیا جائے کیونکہ اس نے وجوب اتباع میں امام اعظم کو مثل نبی بنا لیا ہے اور یہ کفر ہے۔

امام اعظم کی تقلید تمام برائیوں کی ماں ہے

الطوائف المذھب کی عبارت { ان کان للضلال ام فالتقلید امہ

اگر گمراہی کے لئے کوئی ماں ہے تو تقلید ہی اس کی ماں ہے۔

امام اعظم کی تقلید گمراہی اور ہلاکت ہے

معیار الحق کی عبارت } فاهرب عن التقليد فهو ضلالة ان المقلد في سبيل الهالك -

ترجمہ: تقلید سے دور بھاگ وہ گمراہی ہے اور مقلد ہلاکت کی راہ میں ہے

شیخ سعدی کا اعلان کہ امام اعظم کی تقلید گمراہی ہے

بوستان کی عبارت } عبادت بتقلید گمراہیست
خنک رہروی کہ آگاہیست

ترجمہ: تقلید کے ساتھ عبادت گمراہی ہے وہی سالک اچھا ہے جس کو آگاہی ہے

مولانا روم بھی تقلید کی مذمت کرتے کرتے مرگئے

مثنوی روم کی عبارت } مر مرا تقلید شان بر باد داد
کہ دو صد لعنت بران تقلید باد

ترجمہ: یہ تو ہے کہ خاص کر مجھ کو تقلید نے برباد کیا ہے دو سو لعنت ایسی تقلید

سنی علماء کا اعلان کہ تقلید جہالت اور ضلالت ہے

مستصفی کی عبارت } ص ۳۸۸ اذا وجبت المعرفة كان التقليد جهل
ج ۲ وضلال جب معرفت واجب ہے تو تقلید جہالت

اور گمراہی ہے۔ نوٹ: حافظ محمد یوسف جے پوری سنی اہل حدیث نے

مذمت تقلید کی تمام حد ... لو ... میں پہلے نہیں دیکھی ... کرد ... جلد

احناف کے امام اعظم کی تقلید کی گرتی ہوئی دیوار کو ایک دھکا

اہل سنت کی معتبر کتاب الروضہ الندیہ ص۲۳۳

واما المقلد فھو یحکم بما قال امامہ ولا یدری اَحق ھو ام باطل وھو احد قاضی النار۔

بچارا مقلد امام اعظم کے قول کے مطابق حکم بتاتا ہے اور یہ نہیں جانتا کہ یہ حکم غلط ہے یا صحیح بچارا حنفی عالم مقلد جہنم کے قاضیوں میں سے ایک ہے۔

سنی علماء کا فیصلہ کہ امام اعظم بچارا کیا چیز ہے

ابوبکر و عمر و عثمان جیسے صحابہ کی تقلید کرنا حرام اور گناہ ہے

نیل الاوطار } وقد تقرر عند ائمۃ الاصول وغیرھم عدم حجیۃ اقوال الصحابۃ

کی عبارت ص۸ } کہ علماء اصول کے نزدیک یہ ثابت ہے کہ صحابہ کے ذاتی فرامین کی کوئی حیثیت نہیں ہے۔

تفسیر فتح البیان ۔ ص۱۲۶ } اقوال الصحابۃ لا تقوم بھا الحجۃ

کی عبارت } فضلا عن اقوال من بعدھم

ترجمہ: صحابہ کرام کے فرمان کی کوئی حیثیت نہیں ہے اور ان کے علاوہ امام اعظم وغیرہ کی تو شریعت میں کچھ بھی وقعت نہیں ہے

نوٹ:

سنی مولانا محمد یوسف حقیقۃ الفقہ میں لکھتے ہیں کہ قرآن اور حدیث اور صحابہ اور تابعین میں سے کسی کے فرمان میں امام اعظم کی تقلید کا کوئی ثبوت نہیں لہٰذا یہ بدعت چوتھی صدی میں شروع ہوئی ہے

امام اعظم کے مقلد حافظ محمد علی کو برادرانہ دعوت فکر

جناب حافظ صاحب آپ کی فقہ حنفیہ اور آپ کے مصنوعی اسلام کی تمام
جہل پہ مبنی تقلید امام اعظم ابو حنیفہ نعمان بن ثابت کے صدقہ میں ہے اور آپ
کا یہ امام نہ نبی اولاد رسول اور نہ ہی اولاد صحابہ سے ہے پتہ نہیں کہاں سے آپ
نے اس کو نکالا ہے۔

کہاوت مشہور ہے کہ خشت اول چوں نہد معمار کج تا ثریا می
رود دیوار کج۔

کہ اگر پہلی اینٹ مستری غلط رکھے تو آسمان تک دیوار ٹیڑھی ہی جائیگی

برادرم حافظ صاحب آپ حنفی ہیں اور آپ کے مذہب کی پہلی اینٹ امام
اعظم کی تقلید کرنا ہی غلط ہے کیونکہ تمام احناف کے علاوہ باقی تمام سنی علماء مالکی
شافعی حنبلی اور اہل حدیث آپ کے امام صاحب کو غلط آدمی سمجھتے ہیں اور کئی
اہل حدیث تو تقلید کے سخت مخالف ہیں اور مذمت تقلید میں کتابیں لکھی ہیں
علاوہ یہ کہ جناب کی فقہ اور تقلید کو خود آپ کے سنی بھائی نہیں مانتے بلکہ آپ کی
مذمت کرتے ہیں اور تمہارے جاہل اور گمراہ بلکہ کافر ہونے کا اعلان کرتے ہیں
اور جناب کا یہ عذر کہ ہم تو مذہب الاحناف ہیں اور وہ اہل حدیث ہیں اور
ہمارے مخالف ہیں اور وہ صحیح سنی نہیں اس کی کوئی قیمت نہیں ہے کیونکہ تمہیں
اور انکا تمغہ لگا ہوا ہے کہ تم صحیح سنی ہو ہمارا موقف یہ ہے کہ تم سب عمر فاروق
کے در کے کتے ہو اور جوتوں میں دال بانٹ رہے ہیں اور جب تمہارا ایک دوسرے
کے خلاف یہ فیصلہ ہے کہ تم گمراہ اور جاہل ہو تو لیں اسی فیصلہ کی ہم بھی تائید کرتے ہیں
کہ سُنی دوڑیا پیٹے ۔ تینوں کھتے کھتے یا پیٹے

فقہ حنفیہ کی بنیاد قیاس کی مذمت سنی علماء کی زبانی

۱۔ اہل سنت کی معتبر کتاب اعلام الموقعین ص۹۴

۲۔ اہل سنت کی معتبر کتاب سنن دارمی ص۶۵

۳۔ اہل سنت کی معتبر کتاب حجۃ البالغہ ص۵۳

۴۔ اہل سنت کی معتبر کتاب میزان شعرانی ص۴۷

۵۔ اہل سنت کی معتبر کتاب عقد الجید ص۵۴

۶۔ اہل سنت کی معتبر کتاب مواہب لدنیہ ص

۷۔ اہل سنت کی معتبر کتاب فتوح الغیب ص۱۹۷

۸۔ اہل سنت کی معتبر کتاب رسالہ ترجیح مذہب شافعی

۹۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر در منثور

۱۰۔ اہل سنت کی معتبر کتاب صحیح بخاری ص

۱۱۔ اہل سنت کی معتبر کتاب الوسائل الی معرفۃ الاوائل

۱۲۔ اہل سنت کی معتبر کتاب سنن ابن ماجہ ص

۱۳۔ اہل سنت کی معتبر کتاب رسالہ مناقب شافعی

نوٹ:

نمبر۱ سے لے کر نمبر۹ تک حوالہ جات میں ہم نے حقیقۃ الفقہ مؤلفہ حافظ محمد یوسف جے پوری پر بھروسہ کیا ہے اور نمبر۱۰ سے لے کر نمبر۱۳ تک باقی حوالہ جات میں ہم نے کتاب استقصاء الافحام در جواب منتہی الکلام پر بھروسہ کیا ہے یہ کتاب شیعہ عالم میر سید حامد حسین رحمۃ اللہ علیہ [illegible] کر حنفیت اور سنیت کے تابوت میں آخری میخ ٹھونک دی ہے

سب سے پہلے قیاس شیطان لعین نے کیا تھا

دارمی کی } عن ابن سیرین قال اول من قاس ابلیس وما
عبادت } عبدت الشمس والقمر الا بالمقائیس۔ پہلا قیاس
کرنے والا شیطان ہے اور شمس و قمر کی عبادت قیاس کی وجہ سے ہوئی ہے

امام اعظم کے چیلے قیاس کرکے حلال کو حرام اور حرام کو حلال کرتے ہیں

اعلام الموقعین } وکان الشعبی یقول لا تجالس اصحاب القیاس
کی عبارت } فتحل حراما او تحرم حلالا۔
شعبی کہتا ہے کہ تو اصحاب قیاس کے پاس نہ بیٹھ ورنہ کسی حرام کو حلال
کرے گا اور یا کسی حلال کو تو حرام کرے گا۔ پہلے نہیں وہ جیسے کر دی اپنے چیلے

امام اعظم قیاس کرتے تھے اور احباب اُس کی مذمت کرتے تھے

رسالہ ترجیع } والعجب ان ابا حنیفہ کان تعویلہ علی القیاس
مذھب شافعی } وخصومہ کانوا ینمونہ بسبب کثرۃ القیاسات
والتی معھم فی القیاس ولم ینقل عنہ ولا عن احد من اصحابہ
صنف فی اثبات القیاس ورقۃ

ترجمہ:
تعجب ہے کہ ابو حنیفہ کا گزارا قیاس پر تھا اور معاصر اس کی مذمت کرتے
اس نے تمام عمر قیاس میں برباد کی اور بحجۃ قیاس میں ایک ورقہ بھی نہ لکھا
کبھی بنانا کی اور بگڑ ناکی۔

نبی کریمؐ کا فرمان کہ پہلا قیاس کرنے والا شیطان ہے

درمنثور کی عبارت { ان رسول اللہ قال اول من قاس امر الدین برأیہ ابلیس ۔

نبی پاک نے فرمایا کہ امر دین میں پہلا قیاس کرنے والا ابلیس ہے

نوٹ: گویا جو مذہب دین میں قیاس کرے وہ ابلیس جیسا ہے۔

مذمت قیاس کا امام بخاری نے اپنی صحیح میں ایک باب بنایا ہے

صحیح بخاری کی عبارت { باب ما یذکر من ذم الرائی و تکلف القیاس
دین میں ذاتی رائے اور قیاس کی مذمت کا باب

سنن ابن ماجہ کی { تعالی بالرائی فضلوا واضلوا
ایک حدیث میں نبی پاک نے فرمایا کہ جن لوگوں نے دین میں ذاتی رائے اور قیاس سے کام لیا وہ خود بھی گمراہ ہیں اور دوسروں کو بھی گمراہ کرتے ہیں۔

امام اہل سنت امام رازی نے مذمت قیاس کا حق ادا کر دیا ہے

رسالہ مناقب شافعی کی عبارۃ { الفصل الرابع فی بیان ان تلقیب الانسان بانہ من اصحاب الرای والقیاس لیس من القاب التشرف والمدح وید ل علیہ القرآن والاخبار والآثار

ترجمہ: کسی انسان کو صاحب الرائے اور قیاس کے ساتھ ملقب کرنا یہ القاب شرف سے نہیں ہے اور اس کی قرآن حدیث میں مذمت آئی ہے

نوٹ: باقی عربی عبارات رسالہ کی آ رہی ہیں۔

بقول حضرت ابن عمر احناف جو قیاس کرتے ہیں وہ واجب القتل ہیں

عن ابن عمر قال رسول اللہ من قال فی دیننا برایہ فاقتلوہ

ابن عمر کہتا ہے کہ نبی کریمؐ نے فرمایا جو شخص ہمارے دین میں ذاتی رائے اور قیاس سے کام لیتا ہے اس کو قتل کر دو۔ نوٹ - اس حدیث کی روشنی میں جب الاحناف جو قیاس پر گزارہ کرتا ہے واجب القتل ہے

بقول عوف بن مالک قیاس والے ایک فتنہ ہیں

عن عوف عن النبیؐ قال فرقۃ اعظمھا فتنۃ علی امتی قوم یقیسون الناس برایھم۔

نبی کریمؐ نے فرمایا کہ میری امت کئی فرقوں پر تقسیم ہوگی اور وہ فرقہ بڑا فتنہ ہوگا جو دین میں قیاس کرے گا۔

بقول ابو ھریرہ قیاس کرنے والے گمراہ ہیں

عن ابی ھریرہ عن النبیؐ قال لیعمل ھذہ الامۃ برھۃ بالرای فاذا فعلوہ ذالک فقد ضلوا

نبی پاکؐ نے فرمایا کہ یہ امت رائے اور قیاس پر عمل کریگی اور وہ گمراہ ہوگی۔

بقول حضرت عمر نعمانی ٹولہ دین کا دشمن ہے

فانھم اعداء الدین قالو برایھم فضلوا وضلوا کثیرا

قیاس کرنے والے نعمانی دین کے دشمن ہیں اور گمراہ کر رہے

بقول ابن مسعود احناف اسلام کو گرا دیتے ہیں

یجیٔ قوم یقیسون الامور برائیہم فیہدم الاسلام۔

ایک قوم ابو حنیفہ کی مرید ہوگی مسائل میں ذاتی رائے اور قیاس کرے گی اور وہ دین اسلام کے قلعہ کو گرائے گی۔

سنیوں کے امام شعبی فرماتے ہیں کہ احناف کی ذاتی رائے کو ٹھکرایا جائے بلکہ اس پر پیشاب کیا جائے

وکان الشعبی یقول ، ما قالوا برائیہم فبل علیہ

کہ ابو حنیفہ کے پیروکار جو ذاتی رائے پیش کریں اس پہ پیشاب کرو۔

حافظ محمد علی کو دیانت اور انصاف کی رو سے دعوت فکر

جناب حافظ صاحب جس امام کے آپ معتقد اور پیروکار ہیں وہ نعمان بن ثابت ہے جو چار ائمہ اولاد رسول اور نہ ہی افلاد صحابہ سے ہے اور دین اسلام کے مسائل میں وہ قیاس پر گزارہ کرتا تھا اور حدیث رسول اللہ گواہ ہے اور علماء اہل سنت کے فرامین گواہ ہیں کہ قیاس کرنا سنت شیطان ہے گویا سنی علماء نے آپ کے امام کو شیطان کا پیروکار ثابت کیا ہے الذکتاب حقیقۃ الفقہ حافظ یوسف کی اس کا ٹھوس گواہ ہے اور آپ کا یہ عقیدہ کہ تم حنفی ہو وہ سنی اہل حدیث ہے مگر ہم کیا کریں تم سنی آپس میں جوتوں میں دال بانٹو۔

علماء اسلام کا فیصلہ کہ اپنے آپ کو حنفی یا مالکی وغیرہ نہ بنایا جائے

۱۔ اہل سنت کی معتبر کتاب الیفاقات الحق الصریح صفحہ ۶۹

۲۔ اہل سنت کی معتبر کتاب رد المختار شرح در مختار صفحہ ۱۹۶ ج ۲

۳۔ اہل سنت کی معتبر کتاب عقد الجید صفحہ ۹۱

۴۔ اہل سنت کی معتبر کتاب عقد الفرید صفحہ ملا حسن حنفی

۵۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تحقیق التعرف صفحہ شاہ عبد الحق

۶۔ اہل سنت کی معتبر کتاب فتوحات مکیہ صفحہ ابن عربی

۷۔ اہل سنت کی معتبر کتاب فتح القدیر صفحہ ۳۲۰ ج ۳

۸۔ اہل سنت کی معتبر کتاب شرح مسلم الثبوت صفحہ ۶۲۹

۹۔ اہل سنت کی معتبر کتاب شرح عین العلم صفحہ ۲۶ ملا علی قاری

۱۰۔ اہل سنت کی معتبر کتاب القول السدید صفحہ ۴

۱۱۔ اہل سنت کی معتبر کتاب میزان شعرانی صفحہ ۴۳

۱۲۔ اہل سنت کی معتبر کتاب مجموعۃ الفتاوی عبد الحی صفحہ ۲۳

۱۳۔ اہل سنت کی معتبر کتاب شرح سفر السعادت صفحہ ۲۱

۱۴۔ اہل سنت کی معتبر کتاب لوامع الانوار حاشیہ در مختار صفحہ

۱۵۔ اہل سنت کی معتبر کتاب رسالہ شیخ کردی

۱۶۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر احمدی ملا جیون۔

۱۷۔ اہل سنت کی معتبر کتاب ابطال التقلید صفحہ ابن حزم

۱۸۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تقریب الاصول صفحہ ملا اکمل

۱۹۔ اہل سنت کی معتبر کتاب دراسات اللبیب صفحہ ۹۸

۲۰- اہل سنت کی معتبر کتاب صراط مستقیم صہ ۹۶

۲۱- اہل سنت کی معتبر کتاب اعلام الموقعین صہ ۲۰۳

۲۲- اہل سنت کی معتبر حجتہ البالغہ صہ ۱۹۲

۲۳- اہل سنت کی معتبر کتاب مواہب لدنیہ صہ

۲۴- اہل سنت کی معتبر کتاب فتوح الغیب صہ

۲۵- اہل سنت کی معتبر کتاب تحریر مع شرح تقریر صہ ۳۵۱

۲۶- اہل سنت کی معتبر کتاب مع شرح تقریر و تحبیر

۲۷- اہل سنت کی معتبر کتاب مختصر الحصول لمب حبیب اللہ

۲۸- اہل سنت کی معتبر کتاب کشف الغمہ صہ ۱۱

۲۹- اہل سنت کی معتبر کتاب مفاتیح الاسرار التراویح صہ ۲۵

۳۰- اہل سنت کی معتبر کتاب تنویر العینین صہ ۳۲

سنی مذہب میں حنفی ہونا رکن دین نہیں ہے

ایضاح الحق کی عبارت: اور مرید ہونا اور مقلد ہونا کسی شخص معین کا مجتہدوں اور مشائخوں سے ارکان دین سے نہیں ہے۔

سنی علماء کا فیصلہ کہ حنفی ہونے سے بچنا چاہیئے

فتوحات مکیہ کی عبارت: ان کنت مقلداً فایاک ان تلتزم مذھبا بعینہ

اگر تو مقلد ہے تو حنفی سے بچ کر رہنا۔ نوٹ: سنی مذہب میں کسی خاص مذہب کو اپنانا درست نہیں ہے۔ گویا آدمی کو لامذہب ہونا چاہیئے

اہل اسلام کا فیصلہ کہ سنیوں کے چار آئمہ میں سے کسی کی اطاعت ضروری نہیں ہے

شرح عین العلم کی عبارۃ { ومن المعلوم ان اللہ ما کلف احداً ان یکون حنفیا او مالکیا او شافعیا او حنبلیا ۔

یہ بات معلوم ہے کہ اللہ نے کسی پہ یہ فرض نہیں کیا کہ وہ حنفی یا شافعی یا مالکی بنے۔ نوٹ: بڑے لوگوں کی اطاعت اللہ فرض نہیں کرتا۔

القول السدید کی عبارت { اعلم ان اللہ لم یکلف اللہ احداً من عبادہ بان یکون حنفیا او مالکیا او شافعیا او حنبلیا بل او جب الایمان بما بعث بہ محمداً آنحضرتؐ

علامہ طحاوی فرماتے ہیں کہ اللہ پاک نے اپنے کسی بندے کو حنفی وغیرہ بننے کا حکم نہیں دیا بلکہ دین محمدؐ کی پیروی کا حکم دیا ہے۔

حافظ محمد علی لاہوری بلال گنجی توجہ فرماویں

جناب حافظ صاحب تم اپنے امام اعظم نعمان کے لئے جو ڈھول بجاتے ہو اور لوگوں کو اس کی اطاعت کی طرف بلاتے ہو تمہاری اس دعوت کا قرآن و حدیث سے کوئی ثبوت نہیں ملتا ہے بلکہ نعمان کی خاطر آپ جو منبر سے بولتے ہیں تمہاری اس حرکت کی علماء اہل سنت نے سخت مذمت کی ہے اور اگر مذمت کرنے والے حنفی نہیں بلکہ اہل حدیث ہیں تو ہم کیا کریں۔ اگر تم مالکی یا حنبلی ہو تو ہمیں دال باتو تو ہم شیعہ تو بہت خوش ہیں۔

علم سکھنی ور لڑیا ہے ۔ علموں کجھے نہ آنے

عائشہ کو چھوڑ کر ابو حنیفہ کی تقلید کرنا جائز نہیں ہے

ابطال التقلید میں ثم الذی خص ابا حنیفہ وما لکا بان یقلدوا

کی عبارت ہے دون ابی بکر و عمر و عثمان و عائشہ

ترجمہ: ابو حنیفہ وغیرہ کو کیا تمغہ لگا ہوا ہے کہ ان کی تقلید کی جائے

اور ابو بکر و عائشہ نے کیا قصور کیا ہے کہ ان کو نظر انداز کیا جائے۔

نوٹ: علماء اہل سنت کو اس کا بہت دکھ ہے کہ امام اعظم کے نام

مذہب کا نام رکھا گیا ہے اور عائشہ کے نام پہ مذہب کا نام نہیں رکھا گیا۔

سنی اصول کا فیصلہ کہ کسی خاص مذہب کی پیروی فرض نہیں

تقریر الاصول میں لا یلزم احد ان یتمذھب احد من الائمۃ

کی عبارت ہے کسی پہ یہ فرض نہیں ہے کہ وہ کسی ایک امام کے مذہب

کا دامن پکڑے۔

حجۃ البالغہ میں ان لا یقتصر علی مذھب

کی عبارت ہے امام شاہ ولی اللہ بیچارہ رو نا روتا ہوا مر گیا کہ ایسا شخص

کہتا ہے کہ جو سنت کا علم حاصل کرے وہ کسی ایک امام کے مذہب کو اپنائے نہیں

بلال حبشی کے پیر گیلانی کا بھی یہ فیصلہ ہے کہ نعمان سے منہ موڑ لیا

فتوح الغیب میں واجعل الکتاب والسنۃ امامک ولا تعتبر بالقال

کی عبارت ہے والقیل والھوس۔ بقول قادری احباب کے مجدد

ثانی فرماتے ہیں پیر گیلانی فرماتے ہیں کہ تو قرآن اور سنت کو اپنا امام بنا اور

اور نعمان وغیرہ کی قیل و قال سے دھوکہ نہ کھا۔

مذمت

امام اعظم نعمان کی سنی علماء کی زبانی

۱- اہل سنت کی معتبر کتاب تاریخ لابن خلکان صفحہ ۳۷ ج ۱

۲- اہل سنت کی معتبر کتاب قیام اللیل صفحہ ۱۲۳

۳- اہل سنت کی معتبر کتاب مناقب الشافعی الرازی صفحہ ۱۴۳

۴- اہل سنت کی معتبر کتاب عمدۃ الرعایۃ صفحہ ۳۷

۵- اہل سنت کی معتبر کتاب الفقہ الاکبر صفحہ ۳۷

۶- اہل سنت کی معتبر کتاب لغات و کلمات صفحہ ۳۵ ج ۱

۷- اہل سنت کی معتبر کتاب سیرۃ النعمان صفحہ ۱۰ از شبلی نعمانی

۸- اہل سنت کی معتبر کتاب تاریخ کبیر جلد ۱۶ عبد الحی

۹- اہل سنت کی معتبر کتاب میزان الاعتدال صفحہ ۲۳۰ ج ۳

۱۰- اہل سنت کی معتبر کتاب تمہید شرح موطا صفحہ ۲۴۳ ج ۲

۱۱- اہل سنت کی معتبر کتاب الفقیہ عراقی محمد فاروقی کے حاشیہ صفحہ ۴۵

۱۲- اہل سنت کی معتبر کتاب تخریج الھدایہ ابن حجر صفحہ ۹۳

۱۳- اہل سنت کی معتبر کتاب الضعفاء و المتروکین نسائی

۱۴- اہل سنت کی معتبر کتاب دراسات اللبیب صفحہ ۳۴۲

۱۵- اہل سنت کی معتبر کتاب تاریخ صغیر صفحہ ۱۵۱ البخاری

۱۶- اہل سنت کی معتبر کتاب مصفی شرح موطا صفحہ ۶

۱۷- اہل سنت کی معتبر کتاب سنن دار قطنی صفحہ ۱۲۴

۱۸- اہل سنت کی معتبر کتاب

۱۹- اہل سنت کی معتبر کتاب

ضروری { مذکورہ ۱۹ عدد حوالہ جات میں ہم نے کتاب حقیقت الفقہ
وضاحت } مولفہ حافظ محمد یوسف جے پوری کی محنت پر بھروسہ کیا ہے

قیام اللیل { کان ابوحنیفہ یتیما فی الحدیث عبداللہ بن مبارک یہ روتا
کی عبادۃ } روتا ہے کہ نعمان حدیث کے فن میں یتیم تھا۔

نوٹ:

ابن خلکان نے اور مناقب شافعی میں رازی نے عمدۃ الرعایا میں مولانا
عبدالحی نے بھی یہیں روتا رویا ہے کہ نعمان فن حدیث سے جاہل تھا۔

طحاوی { جلد ۱ ص ۳۵ میں بھی افسوس کیا گیا ہے کہ امام اعظم نعمان نے تحصیل
کی عبادت } علم کے وقت تمام علوم کا جائزہ لیا تھا اور علم قرآن اور حدیث
کو اس لئے نظر انداز فرمایا کہ ان میں فائدہ کم تھا اور علم فقہ کو اس لئے پسند کیا
کہ اس علم کے باعث ان کو مفتی اور قاضی ہونے کا تحفہ ملے گا۔

سیرت النعمان { ڈکیل نعمان شبلی صاحب فرماتے ہیں جس کا ملخص یہ ہے
کی عبادات } کہ نعمان صاحب عیش پرست آرام طلب تھے۔ طلب
حدیث کے لئے دور کے سفر وہ نہیں کر سکتے تھے۔

میزان الاعتدال { ص ۲۳۴ نعمان۔ ضعفہ النسائی وابن عدی امام
کی عبادت } نسائی نے نعمان کو ضعیف قرار دیا ہے۔

تخریج ہدایہ { ص ۹۳ بقول ابن حجر ابوحنیفہ نعمان مضطرب الحدیث
کی عبادات } فن حدیث نہ تھا

کتاب الضعفاء { جلد ۳ ص ۳ فرنعمان ما نوبذ احمدی، نعمان ابوحنیفہ حدیث
کی عبادت } میں قوی نہ تھا۔

غلطی اور خطا زیادہ کرتا تھا قلیل الروایہ تھا

سنن دار قطنی } نعمان ابو حنیفہ اور حسن بن عمارہ دونوں حدیث میں ضعیف
کی عبارت } ہیں۔
تاریخ صغیر } امام بخاری مجوسی کہتا ہے کہ ابو حنیفہ نعمان کے پاس نہ تو
البخاری } سنت رسول اور نہ ہی سنت صحابہ کا علم تھا۔
مصفی شرح } ط فاروقی ابو حنیفہ وہ شخص ہے کہ بڑے بڑے محدثین
موطا ص ۶ } مثل امام احمد و بخاری و مسلم و ترمذی و نسائی و ابو
داؤد و ابن ماجہ و دارمی نے ان سے ایک حدیث بھی نہیں لی۔

جناب حافظ محمد علی محدث بریلوی کو دعوت انصاف

کہاوت مشہور ہے کہ میں ٹڈیاں نو دی لگ گئے ہیں یہ بریلوی محدث
بھی شیعوں کے خلاف محقق اور مناظر بن بیٹھا، جناب حافظ جی تم نے آپ
کے امام اعظم نعمان بن ثابت کا اپنی کتاب کیا ناصبی مسلمان ہیں در جواب کیا شیعہ
مسلمان ہیں اس طرح ایڈیشن کیا ہے۔ اور اس طرح چیر پھاڑ کی ہے کہ حزب
الاحناف کوئی سر حرمن بھی ان کی اصلاح کے لئے ٹانگے نہیں لگا سکتا۔
جس فقہ حنیفہ پر آپ کو ناز ہے اور تم گردن کو مایہ لگا کر چلتے ہو وہ فقہ
اور اس فقہ کا بانی باللہ در نگاہ اہل سنت ہے۔
ع سکیفی وڈیائیے تینوں گھتے کھتے پائیے
خلاصہ الکلام آپ کے امام اعظم صاحب کی مذمت کے علماء اہل سنت،
نے پل باندھ دیئے ہیں اور بخاری طرف سے آپ کو مبارک ہو اور آپ کا یہ شور
کہ امام اعظم کی مذمت سنی اہل حدیث نے کی ہے تو یہ بھی شیعان علی کی فتح ہے
کہ تم سنی آپس میں جوتوں میں دال بانٹتے ہو۔

امام اعظم کے شاگردوں اور اولاد کی مذمت سنی علماء کی زبانی

۱۔ اہل سنت کی معتبر کتاب میزان الاعتدال ص ۳۲۱ ج ۳، ص ۳۴۲ ج ۳، ص ۲۲۸ ج ۱
۲۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تذکرۃ الحفاظ ص ۲۴۸ ج ۱
۳۔ اہل سنت کی معتبر الضعفاء ص ۳۵ ط انوار احمدی
۴۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تاریخ الخلفاء ص ۔ تذکرہ رشید

اسماعیل، اور حماد، اور امام ابو حنیفہ تینوں ضعیف تھے

میزان الاعتدال کی عبارت } ص ۱۰۵ اسماعیل بن حماد بن النعمان بن ثابت الکوفی۔ قال ابن عدی ثلثتہم ضعفاء

بقول ابن عدی نعمان خود ابو حنیفہ اور ان کا بیٹا حماد اور پوتا اسماعیل یہ تینوں ضعیف ہیں۔ قابل اعتبار نہیں ہیں۔

کتاب الضعفاء کی عبارت } من اصحاب ابی حنیفہ یوسف بن خالد کذاب والحسن بن زیاد اللؤلؤی کذاب خبیث

امام اعظم کے اصحاب میں امام یوسف اور حسن بن زیاد دونوں جھوٹے ہیں

نوٹ: ہم نے ان حوالہ جات میں بھی کتاب حقیقۃ الفقہ حافظ یوسف سنی اہل حدیث پر بھروسہ کیا ہے انہوں نے حافظ نے ابو حنیفہ اور ان کی فقہ کی مذمت کا حق ادا کر دیا ہے۔

امام ابو حنیفہ کے جھوٹے فضائل پر تبصرہ

۱۔ اہل سنت کی معتبر کتاب در مختار صفحہ ۳۳ ج ۱

۲۔ اہل سنت کی معتبر کتاب موضوعات کبیر صفحہ ۲۷

۳۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تحفۃ السعادۃ صفحہ ۹ عبدالحی

موضوعات کبیر کی عبارت } در مختار میں امام اعظم کی یہ فضیلت لکھی ہے کہ نبی پاک نے فرمایا ابو حنیفہ میری امت کا چراغ ہے اور

ملاں علی قاری حنفی اپنی موضوعات میں لکھتا ہے کہ یہ حدیث موضوع باتفاق المحدثین ہے یہ فضیلت امام صاحب کی جھوٹ ہے تمام محدثین کے اتفاق سے

تحفۃ السعادۃ کی عبارت } تعصب مذہبی کی وجہ سے مامون ہروی نے امام ابو حنیفہ کی فضیلت میں حدیثیں بنائی ہیں۔

امام اعظم کے لئے مولا علیؑ کا دعا کرنا بھی

احناف کا بنایا ہوا جھوٹ ہے

در مختار صفحہ ۲۶ ج ۱ میں لکھا ہے کہ حضرت ثابت اپنے بیٹے ابو حنیفہ کو حضرت علیؑ کے پاس لے گئے اور آنجناب سے دعا کروائی۔

نوٹ: ارباب انصاف حضرت علیؑ نے ۴۰ھ میں وفات پائی ہے اور ابو حنیفہ ۸۰ھ میں پیدا ہوا ہے۔ لیکن احناف کی تاریخ دانی بلے بلے ہم نے اپنی کتاب کیا علماء مسلمان ہیں؟ میں علماء اہل سنت کے ان تمام فتوؤں کو جمع کیا ہے جن میں ابو حنیفہ اور احناف کو دین اسلام سے خارج کیا گیا ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

باب ۱: فقہ دیوبند میں خون حیض اور پاخانہ اور کتوں کا گوشت جس پانی میں ملا ہوا ہو اس سے وضو بھی جائز اور اس کا پینا بھی جائز ہے

۱- اہل سنت کی معتبر کتاب سنن ابو داؤد صفحہ ۲۴ ج ۱ ابواب الطہارۃ
۲- اہل سنت کی معتبر کتاب ترمذی شریف صفحہ ۲۲ ج ۱
۳- اہل سنت کی معتبر کتاب مشکوٰۃ شریف صفحہ ۴۶ ج ۱ باب احکام المیاہ فصل ثانی حدیث ۴۴۰
۴- اہل سنت کی معتبر کتاب سنن نسائی صفحہ ۱۰۰ ج ۱ باب ذکر بئر بضاعہ
۵- اہل سنت کی معتبر کتاب کنز العمال صفحہ ۱۲۰ ج ۵ کتاب الطہارۃ من قسم الافعال
۶- اہل سنت کی معتبر کتاب السنن الکبریٰ للبیہقی صفحہ ۴ ج ۱ کتاب الطہارۃ
۷- اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر ابن کثیر صفحہ ۳۲۰ ج ۳ سورۃ فرقان آیت نمبر ۴۸
۸- اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر کبیر صفحہ ۳۵ ج ۹

عن ابی سعید الخدری انہ قیل لرسول اللہ انتوضأ من بئر بضاعۃ وھی بئر یطرح فیھا الحیض ولحم الکلاب والنتن فقال رسول اللہ الماء طھور لا ینجسہ شئ۔

ترجمہ: صحابی رسول ابو سعید خدری کہتا ہے کہ نبی کریم سے پوچھا گیا کہ ہم بضاعہ نامی کنوئیں سے وضو کر سکتے ہیں۔ یہ ایسا کنواں تھا جس میں عورتیں خون حیض سے بھرے ہوئے کپڑے ڈالتی

تھیں اور اس میں کتوں کے مردار ڈالے جاتے تھے اور اس میں پاخانہ جیسی بدبودار چیزیں پھینکی جاتی تھیں۔ نبی پاک نے فرمایا کہ پانی پاک ہے اس کو کوئی چیز نجس نہیں کرتی۔

نوٹ:

جس پانی سے وضو جائز ہے اس پانی کو پینا بھی جائز ہے۔ اہل دیوبند اور اہل حدیث کو ہم مبارک دیتے ہیں کہ ان کے محدثین نے ان کی سہولت کے لئے بڑی محنت فرمائی ہے اور اسلام میں جو پاکیزگی کا معیار ہے اس کا جنازہ نکال دیا ہے۔

ارباب انصاف کہاوت مشہور ہے
کہ گھر میں نہیں دانے
اور اماں چلی بھنانے

اہل دیوبند کے گھر کی حالت یہ ہے کہ خون حیض اور مردار کتا اور پاخانہ جیسی گندی اور غلیظ نجاستیں اگر پانی میں ملی ہوئی ہوں تو بھی فقہ دیوبند بڑے فخر سے اس کے ساتھ وضو کرنے کی اجازت دیتی ہے۔

اور افسوس تو اس بات کا ہے کہ مذکورہ فقہ پر ان کو اتنا ناز ہے کہ دنیا بھر کے اہل اسلام کو یہ نا بھی نفرت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ اگر یہ لوگ مذکورہ قسم کے پانی سے وضو فرمائیں اور کتے کے بال اور پاخانہ کے ذرات اور اس کی خوشبو اور خون حیض کی رنگت ان کی داڑھی مبارک میں ظاہر ہو تو بھی ان کی پاکیزگی میں کوئی فرق نہیں آتا فقہ دیوبند بلے بلے ہاتھوں میں تسبیح اور داڑھی چلے پر

دیوبند کے امام زھری کا فتویٰ کہ لوٹے کے پانی میں اگر پیشاب کیا جائے اور پانی کا رنگ بو، ذائقہ نہ بدلے تو اس کا پینا جائز اور اس سے وضو بھی جائز ہے

۱۔ اہل سنت کی معتبر کتاب فتح الباری ص ۳۴۲/۱
۲۔ اہل سنت کی معتبر کتاب عمدۃ القاری ص ۹۲۴/۱
۳۔ اہل سنت کی معتبر کتاب ارشاد الساری ص ۳۰۱/۱

فتح الباری کی عبادت { باب ما یقع من النجاسات فی السمن والماء، مذھب الزھری فی الماء ان من بال فی الابریق ولم یغیر وصفا لا یجوزله التطهر

ترجمہ: امام زھری کا مذہب پانی میں اس طرح ہے جو شخص لوٹے میں پیشاب کرے اور وہ پیشاب پانی کے رنگ، بو اور ذائقہ کو تبدیل نہ کرے۔ ایسے پانی سے طہارت کرنا جائز ہے۔

نوٹ: فتح الباری عمدۃ القاری، ارشاد الساری، بخاری شریف کی شروحات ہیں اور یہ چاروں کتابیں قوم معاویہ کے نزدیک قرآن پاک سے زیادہ متبرک ہیں اور مساجد میں اللہ کی تلاوت نواصب کے ہاں عبادت ہے۔ ان کتب کی روشنی میں اہل دیوبند کے لئے ایک لوٹا پانی کا کئی روز تک کافی ہے۔ کیونکہ اگر وہ بار بار لوٹے میں پیشاب کرتے رہیں تو پانی کی مقدار کی کمی پوری ہوتی رہے گی۔ فقہ حنفیہ ملے بلے

مذہب اہل سنت میں جب پانی میں کتا بیٹھا ہوا ہے وضو صحیح ہے

اہل سنت کی معتبر کتاب فتاوی قاضی خان جلد ۱ ص ۳

ساقیة صغیرة وقع فیها الکلب فجری الماء علی ظهر الکلب فتوضأ انسان من اسفله لا بأس

ترجمہ: اگر چھوٹی سی نالی شکل کنویں کے نالی کے اس میں کوئی کتا بیٹھا ہے اور پانی کتے کی پشت کے اوپر سے گزر رہا ہے اور کوئی شخص اس پانی کی نچلی طرف بیٹھ کر وضو فرمائے تو کوئی حرج نہیں وضو صحیح ہے۔

فقہ حنفیہ: حوض میں پیشاب کر کے اسی جگہ وضو کر لے

اہل سنت کی معتبر کتاب فتاوی قاضی خان ص ۳ ج ۱

حوض کبیر وقعت فیه نجاسة لا یری قالت مشائخنا جاز الوضوء فی موضع النجاسة

ترجمہ: امام اہل سنت قاضی حسن بن منصور فرماتے ہیں کہ اگر بڑے حوض میں ایسی نجاست گرے جو نظر نہیں آتی مثلاً پیشاب تو اہل سنت بزرگوں نے فرمایا ہے کہ اسی مقام نجاست سے وضو جائز ہے۔

نوٹ: مولوی صاحب سنی کو دعوت فکر دے رہے ہیں کہ اچھی گندگی کا اور نظیف تر کر جہاں پیشاب کرو وہیں سے وضو کرو، اور اس مسئلہ کو صحت دے رہے ہیں تم نے تمہاری نک ہونی چاہیے جو کسی کے، اسی پیشاب والی جگہ سے متنفر ہی نہیں ہو اگر تمہارا اللہ و رسول بھی ہوتا اور تمہیں غوث پاک کا واسطہ اور اللہ کا

چرا کارے کند عاقل کہ باز آید پشیمانی

اعلیٰ حضرت شیعوں پر کیچڑ اچھالنے سے پہلے تم اپنی فقہ کی جہالت کا کچھ عرصہ فرمائیے تو یہ رسوائی آج کو نہ ہوتی۔

فقہ حنفیہ کی شان کہ کتے کے جوٹھے پانی سے وضو صحیح

اہل سنت کی معتبر کتاب صحیح بخاری ص ۲۹ باب الماء الذی
یغسل بہ شعر الانسان ، وقال الزہری اذا ولغ فی اناء لیس
لہ وضوء غیرہ یتوضأ بہ

امام اہل سنت امام زہری فرماتے ہیں کہ اگر کسی برتن میں کتا پانی پی لے
اور دوسرا پانی نہ ہو تو اس کتے کے جوٹھے پانی سے وضو کیا جائے۔

گیارہویں والی مائی کے متقی بیٹے کو دعوت فکر

ارباب انصاف کتاب اہل سنت رحمۃ الامۃ صفحہ ۱ میں امام اہل سنت امام
مالک کا فتویٰ موجود ہے کہ ہر حیوان کا جوٹھا پاک ہے اور فتویٰ خنزیر کو بھی شامل ہے
پس نتیجہ یہ نکلا کہ فقہ اہل سنت میں کتے اور خنزیر کا جوٹھا پاک ہے۔ اسکے
جوٹھے پانی سے سنی وضو کرے جب نماز تراویح پڑھے گا تو اس کو
ثواب بہت پہنچے گا۔ اور یہ عقیدہ کہ یہ فتویٰ شافعی کا ہے اور یہ فتویٰ مالک کا ہے
اور یہ فتویٰ حنبلی کا ہے اور ہم تو حنفی ہیں یہ عقیدہ فرقات البعیر اور قسمات الحمیر
جیسے اور اس قسم کے نقد سننے کے لئے ہم تیار نہیں ہیں [illegible] شیعہ [illegible]
اور قوم معاویہ فیصل ہماری مخالف ہے۔ اور جنکا پانچواں امام معاویہ
ہے وہ سب مل کر اپنی نقد یزیدیہ کی صفائی پیش کریں۔
خداوند کریم پوری دنیا میں کسی غیرت مند ماں نے آج تک کوئی سنی حلال
نہیں جنا جو ہمیں اس چیز کا معقول جواب دے کہ معاویہ خبیث نے
اسلام کو قبیلے [illegible] اور [illegible] کا [illegible] کیوں بنا دیا ہے

شیخ الحدیث محمد علی کی تحقیق کہ کنویں میں پاخانہ کا ٹوکرا اور خنزیر گرے

بال گنجی محدث اپنی کتاب فقہ جعفریہ صفحہ ۱۴۶ باب ۲ مسئلہ نمبر ۳۲۱ میں اس طرح اپنی سوء قی خیانت کا مظاہرہ فرماتے ہیں کہ پاخانہ کا بھرا ہوا ٹوکرا اگر کنوئیں میں گر جائے تو کنواں پاک ہے اور اگر کنوئیں میں خون شراب یا خنزیر گر جائے تو تیس ڈول نکالنے سے پانی پاک ہے خنزیر کی کھال سے بنے ہوئے ڈول سے نکالا ہوا پانی پاک ہے صفحہ ۱۵۰ میں یہ بھی لکھا ہے کہ خنزیر نجس العین ہے اسکا کوئی حصہ پاک نہیں ہے۔

معاویہ کی بھنگ محبت سے مست شیخ الحدیث کو کربلا و امام

ہمیں افسوس ہے کہ "نے تڑیاں نو دی نگ گئے نی" یہ قبر پرست بریلوی جب یہاں جھوٹا شیخ الحدیث بن بیٹھا ہے اس نے شروحات بخاری میں اپنے امام زہری کا فتویٰ ہی نہیں پڑھا جس مذہب اسلام کا بیہار کہلاتا ہے امام زہری کا فتویٰ ہے کہ لوٹے میں پیشاب کر دو اگر پانی کا رنگ اور بو اور ذائقہ نہیں بدلا تو وہ پانی پاک ہے ہم اس نام نہاد محدث سے پوچھتے ہیں کہ کنوئیں کا پانی زیادہ ہوتا ہے یا لوٹے کا یقیناً کنوئیں کا پانی زیادہ ہے جبکہ حضرت ابوبکر و عمر کا یہ مسئلہ ہے کہ جب تک نجاست سے پانی کا رنگ اور بو ذائقہ تبدیل نہ ہو تو وہ پانی پاک ہے لہٰذا لوٹے میں پیشاب کرتے رہو اور اس لوٹے کے پانی کو پیتے رہو اور اس سے وضو بھی کرتے رہو نیز حضرت ابوبکر و عمر کے نزدیک خنزیر پاک ہے ثبوت اسی رسالہ میں موجود ہے ہم اس محدث کو دیانت اور انصاف کا واسطہ دے کر پوچھتے ہیں کہ شیعہ تو بقول آپ کے برے ہیں اور تم جو اسلام کے ٹھیکیدار بنے پھرتے ہو بتاؤ تم نے خنزیر کو پاک کیوں بنایا

دیوبندی مذہب میں کتا پاک ہے بچ کے

۱- اہل سنت کی معتبر کتاب الرحمۃ فی اختلاف الائمہ صفحہ ۸ برحاشیہ میزان الکبریٰ

۲- اہل سنت کی معتبر کتاب میزان الکبریٰ صفحہ ۱۱۳/۱ باب النجاستہ

۳- اہل سنت کی معتبر کتاب الفقہ علی مذاہب الاربعہ صفحہ ۱۶/۱

۴- اہل سنت کی معتبر کتاب الھدایہ صفحہ ۴۰ فی ذیل کل اھاب دبغ

۵- اہل سنت کی معتبر کتاب اوجز المسالک شرح موطا امام مالک صفحہ ۲۶ و دوسری جلد

۶- اہل سنت کی معتبر کتاب فتح القدیر شرح ہدایہ صفحہ ۸۳ لابن ہمام

۷- اہل سنت کی معتبر کتاب العنایہ شرح ھدایہ صفحہ ۸۳ محمد بن محمود

۸- اہل سنت کی معتبر کتاب در المختار صفحہ ۲۰۲/۱

۹- اہل سنت کی معتبر کتاب نیل الاوطار صفحہ ۴۷ باب اسئار البہائم

الفقہ علی مذاہب: المالکیہ قالوا کل حی طاھر العین ولو کلبا

الاربعہ کی عبارت: او خنزیرا ووافقھم الحنفیہ علی

طھارۃ عین الکلب مادام حیا۔

ترجمہ: امام اہل سنت حضرت امام مالک اور ان کے پیروکار

فرماتے ہیں کہ ہر زندہ حیوان کا جسم پاک ہے خواہ وہ کتا ہو یا خنزیر اور

امام اہل سنت امام اعظم اور ان کے پیروکار فرماتے ہیں کہ جب تک کتا زندہ

پاک ہے۔

ھدایہ شریف: ولیس الکلب بنجس العین الا تری انہ

کی عبارت: ینتفع بہ حراستہ واصطیادا

ترجمہ: اہل سنت کی کتاب ھدایہ شریف جس کی شرح فتح القدیر

کے تامثل پر لکھا ہے کہ حد ایسا مثل قرآن ہے اہل سنت کے احمد قرآن میں
ہے پڑھنے کا بدن نجس نہیں ہے کیونکہ کتے سے حفاظت اور شکار کا کام لیا جاتا ہے

نوٹ: ارباب انصاف دیکھا آپ نے کہ دیوبندی مذہب کیسا گندا مذہب ہے
ایک فتویٰ ان کا یہ ہے کہ منی پاک ہے، ایک فتویٰ ان کا یہ ہے کہ خون حیض
تھوک سے پاک ہوتا ہے اور ایک فتویٰ یہ ہے کہ ہر نجاست چاٹنے سے
پاک ہو جاتی ہے اور پھر امام اعظم اور امام مالک کا یہ فتویٰ کہ کتا بھی
پاک ہے یہ سونے پہ سہاگہ ہے اور اگر ہم یہ کہہ دیں کہ اس مذہب والوں
کو کتے میں پانی دیا جائے تو یہ لوگ بگڑ جائیں گے خیر اس فتویٰ کا راز تو
کھل گیا ہے کہ اگر اوپر سے کتا پانی پی رہا ہو تو نیچے سے سنی پانی پی سکتا ہے
کیونکہ کتا ان کے مذہب میں پاک ہے شیعہ فقہ میں کتا نجس العین ہے اور
اس حکم میں سنیوں کا امام احمد اور امام شافعی شیعوں سے متفق ہیں۔

دیوبندی مذہب میں خنزیر پاک ہے بلے بلے

۱- اہل سنت کی معتبر کتاب رحمۃ الامۃ فی اختلاف الائمہ صفحہ ۲
۲- اہل سنت کی معتبر کتاب میزان الکبریٰ صفحہ ۱/۱۱۵
۳- اہل سنت کی معتبر کتاب الفقہ علی مذاہب الاربعہ صفحہ ۱/۱۹

رحمۃ الامۃ: والخنزیر وقال مالک یقول بطہارتہ ما دام حیا
کی عبارت: اذ لیس لنا دلیل واضح علی نجاستہ فی حال حیاتہ

ترجمہ: علامہ محمد بن عبدالرحمٰن دمشقی عثمانی شافعی نے درج
کی ہے کہ امام اہل سنت حضرت مالک فرماتے ہیں کہ خنزیر زندہ ہو تو
پاک ہے کیونکہ زندہ خنزیر کی نجاست پر ہمارے پاس کوئی دلیل نہیں ہے

میزان الکبریٰ ج ۱ ص ۔ قول امام مالک بطہارۃ
الخنزیر حیا۔

ترجمہ: امام مالک کا فرمان ہے کہ زندہ خنزیر پاک ہے۔

الفقہ علی مذاہب الاربعہ کی عبادت | امام اہل سنت امام مالک فرماتے ہیں کہ ہر زندہ حیوان پاک ہے خواہ وہ کتا ہو یا خنزیر ہو۔

نوٹ: فقہ دیوبند بلے بلے خون حیض تھوک سے پاک بلکہ ہر نجاست چاٹنے سے پاک منی بھی پاک، کتا بھی پاک، خنزیر بھی پاک کافر بھی پاک اور پانی سے دھوئے بغیر ان کی دبر بھی پاک۔ ارباب انصاف شیعوں کی فقہ میں خنزیر نجس ہے اور اہل سنت کے ۳ اماموں نے اس مسئلہ میں شیعوں سے موافقت کی ہے

خنزیر کے بالوں سے پانی بھرنے کے ڈول کی رسی کا مسئلہ

ایک دن میر صاحب سے ہماری ملاقات ہوئی میں نے ان کو تنگ کرنے کے لئے اسی مسئلہ کو چھیڑ دیا کہ میر صاحب آپ اہل دیوبند کے سخت مخالف ہیں اور ان کا تمہارے مذہب پر یہ اعتراض ہے کہ تمہاری کتابوں میں لکھا ہے کہ خنزیر کے بالوں سے رسی بنی ہوئی ہو تو اس کو ڈول میں باندھ کر پانی کھینچنا جائز ہے۔ میر صاحب نے فرمایا کہ اس کے کئی جواب ہیں۔

پہلا جواب: میر صاحب نے فرمایا کہ کوئی نادان دیوبندی اس قسم کا ہم پر اعتراض کریگا کیونکہ انکے مذہب میں ان کے امام مالک کا فتویٰ ہے کہ خنزیر پاک ہے پس جب انکے مذہب میں خنزیر پاک ہے تو وہ کس منہ سے ہم پر اعتراض کریگا

دوسرا جواب: اہل دیوبند کے نزدیک خنزیر کے بال پاک ہیں۔ کتاب رحمۃ الامۃ ص ۸ میں لکھا ہے کہ عند مالک شعر الخنزیر

دالکتاب المھران فی اعمال الحیوۃ۔ کہ امام مالک کے نزدیک خنزیر اور کتے کے بال پاک ہیں خواہ وہ دونوں زندہ ہوں یا مردہ۔

میر صاحب نے کہا کہ جب دیوبندیوں کے امام کے نزدیک خنزیر کے بال پاک ہیں اور ان کو پاک کہنا کوئی برائی ہے تو یہ برائی اہل دیوبند کے گھر میں موجود ہے پہلے وہ اپنے گھر کی صفائی پیش کریں۔

تیسرا جواب: خنزیر کے بال ایسے ہوتے ہی نہیں کہ جسے رسی بنائی جائے۔ لیکن رسی بن نہیں سکتی تو بات ہی ختم۔

چوتھا جواب: شیعوں کی فقہ کی کتابیں موجود ہیں شرح لمعہ شرائع الاسلام وغیرہ تمام کتابوں میں لکھا ہے کہ خنزیر نجس العین ہے پس بفرض محال اگر خنزیر کے بالوں سے رسی بن سکتی ہے اور کسی شیعہ کتاب میں رسی بنانے کا جواز لکھا ہے تو اس کا یہ مطلب نہیں کہ خنزیر پاک ہے اور اگر اہل دیوبند میں جرأت ہے تو یہ بات شیعہ کتب میں دکھائیں کہ خنزیر پاک ہے۔ رسی تو نجس کپڑے سے بھی بنائی جا سکتی ہے اگر کسی مجبوری کے باعث کسی نے وہ رسی ڈول میں باندھ کر پانی نکالا ہے تو یہ اس شخص کا اپنا فریضہ ہے کہ رسی اس طرح باندھے کہ ان بالوں والی رسی پانی سے مس نہ ہو ورنہ پانی نجس ہو جائے گا اور وہ پانی پینے اور وضو یا غسل یا دیگر طہارت کے کاموں میں نہیں آ سکتا البتہ وہ پانی کھیت یا حیوان کے کام آ سکتا ہے

خلاصہ شیعوں میں قول مفتی بہ یہ ہے کہ خنزیر نجس ہے اور اگر احادیث میں کوئی روایت اس کے خلاف ہے تو اس کی تاویل موجود ہے اور اہل دیوبند میں ان کے امام کا فتویٰ موجود ہے کہ خنزیر پاک ہے اور ان کا عقیدہ ہے کہ ہمارے چاروں امام برحق ہیں پس خنزیر کا پاک ہونا ان کے ہاں برحق ہے میں نے میر صاحب سے کہا کہ قول مفتی بہ کی تو آپ کی لاجواب ہے۔

اگر تسلی نہیں ہوئی تو اور سنیں دیوبند کی نوح محفوظ میں خنزیر کے چمڑے کا ڈول پانی وغیرہ میں استعمال کرنا جائز ہے

ثبوت ملاحظہ ہو۔

۱۔ اہل سنت کی معتبر کتاب رحمۃ الامۃ فی اختلاف الائمہ ص
۲۔ اہل سنت کی معتبر کتاب المیزان الکبریٰ ص ۱۱۵/۱
۳۔ اہل سنت کی معتبر کتاب کشف الغمہ ص ۳۲/۱
۴۔ اہل سنت کی معتبر کتاب فتح القدیر شرح ہدایہ ص ۸۴/۱
۵۔ اہل سنت کی معتبر کتاب حیوۃ الحیوان ص ۲۳۲/۱
۶۔ اہل سنت کی معتبر کتاب اوجز المسالک ص ۲۳۷/۱
۷۔ اہل سنت کی معتبر کتاب صحیح مسلم کی شرح نووی ص ۱۵۸/۱

کشف الغمہ کی عبارۃ: فصل فی حکم الکلب وغیرہ من الحیوانات اما الخنزیر فلم یبلغنا فیہ شئی عن رسول اللہ انما نہی عن اکل لحمہ لا غیر۔

امام اہل سنت عبد الوہاب شعرانی فرماتے ہیں کہ خنزیر کے بارے نبی کریم سے ہمیں کوئی بات نہیں پہنچی انجناب نے صرف اسکے گوشت کو کھانے سے منع فرمایا ہے۔

پھر فصل فی جلد المیتۃ میں فرماتے ہیں کہ انما حرم رسول اللہ من المیتۃ لحمہا اما الجلد والشعر والصوف فلا باس بہ وبذالک افتا من قال بطہارۃ جلد الخنزیر۔

امام اہل سنت عبد الوہاب فرماتے ہیں کہ نبی کریم نے بھیڑ مردار کے صرف گوشت کھانے کو منع کیا ہے اور اسکے چمڑے اور بال اور پشم کے بارے کچھ نہیں یعنی اسکا استعمال کوئی گناہ نہیں اور اسکا چمڑے دباغت سے پاک ہو جاتا ہے ان لوگوں نے جنہوں نے خنزیر کے چمڑے کے رنگ دینے سے اسکے پاک ہونے کا فتویٰ دیا ہے۔

امام اہل سنت محی الدین نووی کا فتویٰ کہ خنزیر پاک ہے

حیوۃ الحیوان کی عبارۃ [قال شیخ الاسلام نووی لیس لنا دلیل علی نجاسۃ الخنزیر بل مقتضی المذہب طہارتہ کالا

سد ترجمہ : ترجمہ امام اہل سنت علامہ کمال الدین دمیری حیوۃ الحیوان میں لفظ خنزیر میں لکھا ہے کہ شیخ الاسلام نووی فرماتے ہیں کہ ہمارے پاس خنزیر کی نجاست پر کوئی دلیل نہیں ہے اور مذہب اہل سنت کا تقاضا یہ ہے کہ خنزیر شیر کی طرح پاک ہے۔

امام اہل سنت ابو یوسف کا فتویٰ کہ خنزیر کا چمڑا اور کتے کا چمڑا رنگنے سے پاک ہو جاتا ہے۔

صحیح مسلم کی شرح نووی [باب طہارۃ جلود المیتۃ بالدباغ المذہب السادس یطہر الجمیع والکلب والخنزیر ظاہرا وباطنا وہو مذہب داؤد واہل الظاہر حکی عن ابی یوسف۔

ترجمہ: چنانچہ مذہب یہ ہے کہ ہر قسم کے چمڑے خواہ مردار کے ہوں یا کتے اور خنزیر کے ہوں دباغت سے یعنی رنگنے سے وہ اندر اور باہر دونوں طرفوں سے پاک ہو جاتے ہیں اور یہ فتویٰ داؤد ظاہری کا ہے اور یہ فتویٰ قاضی ابو یوسف سے بھی منقول ہے۔

ابن ہمام کی گواہی کہ امام اعظم کے خلیفہ ابو یوسف کے نزدیک خنزیر کا چمڑا دباغت سے پاک ہو جاتا ہے

فتح القدیر کی عبارت | اما جلد الخنزیر فقد روی عن ابی یوسف انہ یطہر بالدباغ کہ امام اہل سنت قاضی ابو یوسف سے منقول ہے کہ خنزیر کا چمڑا دباغت سے پاک ہو جاتا ہے۔

امام اہل سنت امام مالک کا فتویٰ کہ خنزیر کے چمڑے کا ڈول پانی میں استعمال کرنا جائز ہے

نعمۃ الباری کی عبارت | عن مالک انہا لا تطہر لکن تستعمل فی الاشیاء الیابسۃ وفی الماء من بین سائر المائعات

ترجمہ: امام اہل سنت امام مالک فرماتے ہیں کہ مردار کے چمڑے دباغت سے پاک نہیں ہوتے البتہ انکو خشک اشیاء اور پانی میں استعمال کرنا جائز ہے۔ نوٹ یہ فتویٰ تمام چمڑوں کے لئے ہے جن میں خنزیر بھی شامل ہے۔

امام اہل سنت امام زہری کا فتویٰ کہ خنزیر

کے چمڑے کا ڈول پانی میں استعمال کرنا جائز ہے

صحیح مسلم کی شرح نووی | السابع انه ینتفع بجلود المیتة وان لم تدبغ ویجوز استعمالها فی المائعات والیابسات وهو مذهب الزهری۔

ترجمہ: ساتواں مذہب یہ ہے کہ بغیر دباغت کے ہر مردار کے چمڑے کا خشک چیزوں میں اور پانی میں استعمال کرنا جائز ہے اور یہ مذہب امام اہل سنت امام زہری کا ہے۔

امام مالک کا فتویٰ کہ کتے کا لعاب دہن اور خنزیر کا جوٹھا پاک ہے اہل سنت کتے کے پیچھے

ابو عبداللہ مالکی کی عبارت | مسائل الاولیٰ النظر فی الکلب هل هو طاهر ام نجس قال مالک هو طاهر وکذا الك سائر الحیوان والثانیة فی ریقه وهو کذالك طاهر الریق ض۔۔۔ والخامسة سؤر الخنزیر مثله۔

ترجمہ: چند مسائل پہلا آیا کتا پاک ہے یا نجس امام اہل سنت امام مالک کے نزدیک پاک ہے دوسرا کتے کا لعاب دہن بھی حضرت امام مالک کے نزدیک پاک ہے پانچواں خنزیر کا جوٹھا کتے کے جوٹھے کی مانند پاک ہے

خنزیر کے پاخانہ کے فقہ اہل سنت میں فضائل

اہل سنت کی معتبر کتاب حیوۃ الحیوان ص ۲۲۴ ذکر خنزیر

وزبلہ اذا استف منہ فواق ابراہ وان شرب فتت الحصاۃ۔

ترجمہ: اگر مرض فواق کا مریض سور کے پاخانہ کو ہاتھوں میں ملے تو اسکو شفا ہوتی

اور اگر پتھری والے کو خنزیر کا پاخانہ پلایا جائے تو پتھری ٹکڑے ہو کر نکل آئے گی۔

فقہ دیوبند میں سور کی ہڈی اور جگر کی کرامات۔

اہل سنت کی معتبر کتاب حیوۃ الحیوان ص ۲۲۴ ج ۱ ذکر خنزیر۔

ترجمہ: سور کا جگر کھانا سانپ کے زہر کے دور کرنے میں بڑا مفید ہے اور سور کی

ہڈیاں پیس کر لو امیر والے کو پلانا بڑا مفید ہے۔

نوٹ: مولوی محمد علی صاحب اہل السنت حرامی تے جیتان وغیرہ۔ آخر میں

بریلویوں کو غریب واس۔ فقہ جعفریہ کی خدمت کر کے اپنے لئے جنت میں محل تیار کرنے

لگا ہے، اور جس فقہ پر انکو ناز ہے اس میں کتے اور خنزیر کے فضائل لکھے ہیں۔ پس حقائق

کے اس مناظر اعظم کو ہم دعوت فکر دیتے ہیں کہ تم اپنے غوث پاک اور محدثین کو بلا کر ساتھ اور وہ

اگر تمہاری طرف سے تمہاری گندی فقہ کی مناسب تشریح کریں۔ مولانا موصوف تم نے خدمت

فقہ جعفریہ میں کتاب لکھ کر درحقیقت اپنی فقہ غلیظ حنفیہ کو ذلیل اور رسوا کیا ہے جب

اہل سنت کی اپنی فقہ میں خنزیر پاک ہے تو پھر اسکے بارے شیعوں پر اعتراض کرتے

ہوئے تم کو شرم نہیں آتی

کیا بات مشہور ہے صدائے دہل از خالی بودن شکم است

فقہ حنفیہ کا شور و غوغا تو بہت زیادہ ہے مگر اس کو کھول کر دیکھیں تو یہ اسلام

کی نورانی پیشانی پر ایک بدنما داغ ہے جو کسی صورت میں ختم نہیں ہو سکتا

علماء اہل سنت کو دیانت و انصاف کی رو سے دعوت فکر

مولوی محمد علی اور اس قماش کے دوسرے مولانا کہ جنکی شان یہ ہے کہ ع
کچھ دیچ پچھری اور نان نیب داں ۔ انہوں نے ایک ضعیف روایت ہمارے خلاف
پیش کر کے یہ دعویٰ کیا ہے کہ فقہ جعفریہ کی خنزیر کے بالوں کی رسی اور اسکے چمڑے
کے ڈول کا استعمال جائز ہے اور ہم چیلنج کرتے ہیں کہ ہماری کسی فقہ کی کتاب
سے یہ پیش کریں کہ ہم میں قول مفتی بہ یہ ہے کہ خنزیر پاک ہے فقہ جعفریہ میں خنزیر
کتے کی مثل نجس العین ہے اور جو روایت ہمارے خلاف پیش کی جاتی ہے اسکو شیعہ
فقہا نے یا تو رد کیا ہے اور یا اسکی توجیہات فرمائی ہیں ۔ اور پھر ہم اہل سنت اب
کو دیانت اور انصاف کا واسطہ دے کر دعوت فکر دیتے ہیں کہ اہل سنت کی تحریرات
پر قول مفتی بہ ہے کہ خنزیر پاک ہے اسکا لعاب دہن پاک اسکا چمڑا اور بال پاک ہیں
اور یہ فتاوی انکے اماموں کے ہیں ان فتاوی کے بعد کسی سنی عالم دین کو خنزیر کے
بالوں اور چمڑے کی بابت اعتراض کرنا ایسے ہے جیسے [illegible]
کوئی مولانا اگر بے صبری کی زبان نکال کر یہ عذر کرے کہ ہم تو احناف ہیں اسکے جواب
میں ہم یہ کہیں گے کہ مولانا صاحب آپ یا نجس العین خنزیر کو طاہر فرماتے ہیں مذہب الاحناف
کو کون سے ہیں ۔ یا تمہارا یہ ارادہ ہے کہ وہ اہل سنت ہیں اور مالکی شافعی اور حنبلی اہل
سنت نہیں ہیں ۔ اگر یہ لوگ اہل سنت نہیں ہیں تو ان پر اور انکے اماموں پر تم
مذہب الاحناف لعنت کرو اور انکی مذمت کرو۔

کہاوت مشہور ہے۔

سوئے کھوتی تے کجے کمہیار۔ مگر ہماری سپاہ صحابہ اور دیوبندی
احباب سے گرد ونہ ہمارے معاصر مولوی محمد علی کو شروع ہو گیا۔ [illegible] ہے
نکمی جتنی پونیاں دیکھے بریلوی علماں فارغ ہوا تو شیعہ [illegible]

شیخ الحدیث محمد علی کے پیش کردہ احادیث کا ایک بار پھر جائزہ

موصوف کی کتاب فقہ جعفریہ صفحہ ۱۴۰ مسئلہ نمبر ۱ جس کا عنوان یہ ہے کہ ایک بڑے حوض میں کتے کے پیشاب وغیرہ کرنے سے وہ پانی پاک ہی رہتا ہے۔

جواب: موصوف نے ابتدا ہی خیانت سے کی ہے عنوان میں لفظ حوض ذکر کیا ہے حالانکہ پیش کردہ احادیث میں لفظ حوض نہیں ہے بلکہ راوی نے پوچھا پانی کے متعلق کہ جس میں حیوان پیشاب کرتے ہیں اور کتے اس سے پیتے ہیں اور لوگ اس میں غسل جنابت کرتے ہیں۔ سوال کا انداز بتلا رہا ہے کہ سائل نے ان بڑے تالابوں کے بارے سوال کیا ہے کہ جن میں یہ امور واقع ہوتے ہیں۔ پہلی خیانت یہ ہے کہ لفظ حوض اس خائن ملاں نے اپنی طرف سے ملایا ہے روایت میں نہیں اور دوسری خیانت یہ کی ہے کہ روایت میں لفظ ہے "تلغ فیہ الکلاب" جس کا معنی یہ ہے کہ کتے منہ سے پانی پیں۔ مگر اس خائن ملاں نے اس کا مطلب یہ لیا ہے کہ کتے نے پیشاب کیا۔ اور اب انصاف سائل کو امام پاک نے ایک قانون بتلایا ہے کہ پانی جب بقدر کر ہو تو وہ صرف ملاقات نجاست سے نجس نہیں ہوگا۔ وہ اس وقت نجس ہوتا ہے جب اس کا رنگ بو اور ذائقہ ملاقات نجاست سے تبدیل ہو۔ پس بڑے تالاب جن میں یہ امور واقع ہوتے تھے وہ پاکستان میں خصوصاً بارانی علاقوں میں عام ہیں۔ اور اس خائن ملاں کے تمام سنی بھائی انہیں تالابوں سے پانی پیتے ہیں اور اس پانی سے وضو کرتے ہیں اور اس وضو سے ابوبکر عمر عثمان کے نام لیتے ہیں اور غوث پاک کو بھی یاد کرتے ہیں۔

ع: کیہڑی تو تخم تمہاری دے لائے۔ ہمارے معاصر مولوی محمد علی کا بھی یہی حال ہے۔ سچے دا بول بالا اور جھوٹے دا منہ کالا۔

فقہ حنفیہ میں اگر چوہا تیل یا گھی میں مر جائے تو گھی پاک ہے

۱۔ اہل سنت کی معتبر کتاب فتاوی قاضی خان صفحہ ۱۲ ج ۱

۲۔ اہل سنت کی معتبر کتاب فتح الباری صفحہ ۳۴۳ ج ۱

فتح الباری کی عبارت [ان النبی سئل عن فارۃ سقطت فی سمن فقال خذوھا وما حولہا فاطرحوہ ۔]

نبی کریم سے پوچھا گیا کہ چوہا گھی میں گر گیا فرمایا چوہا اور ارد گرد کا گھی پھینک دو اور باقی کو استعمال کرو۔

فتاوی قاضی خان [فارۃ ماتت فی دھن ۔ فان کان الدھن جامدا الخ
اگر چوہا تیل میں گر کر مر گیا ہے اور تیل جما ہوا ہے تو چوہا اور]

کچھ تیل پھینک دو اور باقی کا کھانا حلال ہے۔

اگر پرندہ ہانڈی میں گر کر مر جائے تو شوربہ پھینک دیں گوشت دھو کر کھا لیں

اہل سنت کی معتبر کتاب فتاوی قاضی خان صفحہ ۱۲ ج ۱

الطائر اذا وقع فی قدر ومات فیہ ..... تصب المرقہ وغسل اللحم الذی کان فیہ فیؤکل۔

ترجمہ ۔ اگر ہانڈی میں کوئی پرندہ گر کر مر جائے تو شوربہ پھینکا جائے گا اور جو گوشت اس میں تھا اسکو دھو کر کھایا جائے گا۔

نوٹ ۔ مولوی محمد علی کو دعوت فکر ہے کہ یہ ہے اپنی فقہ حنفیہ جس میں جس گوشت کو پاک کر کے کھانے کو کہا ہے پس اگر اسی مثل حکم فقہ جعفریہ میں بھی ابوجعفر نے کہا ہے تو کیا حرج ہے جبکہ یہ مسئلہ آپ کے گھر موجود ہے۔

فقہ دیوبند میں کافر اور مشرک پاک ہے بلے بلے

۱۔ اہل سنت کی معتبر فتاویٰ عزیزی صفحہ ۴۲۵ باب الفقہ
۲۔ اہل سنت کی معتبر کتاب میزان الکبریٰ صفحہ ۱۲ باب النجاست
۳۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر ابن کثیر صفحہ ۳۴۶ ج ۲ سورۃ توبہ آیت ۲۸
۴۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر کبیر صفحہ ۲۱۶ ج ۴

فتاوی عزیزی کی عبادت { فقہاء اربعہ کا اس بات پر اتفاق ہے کہ مشرکین کا بدن پاک ہے۔

میزان الکبریٰ کی عبادت { اجماع العلماء الاربعۃ علی طہارۃ جسم المشرک

اہل سنت کے چاروں اماموں کا اتفاق ہے کہ مشرک کا بدن پاک ہے

نوٹ: اس حکم میں فقہ دیوبند کے چاروں اماموں کا اتفاق ہے کہ مشرک کا بدن پاک ہے تو گویا فقہ دیوبند نے قرآن پاک کی اعلانیہ مخالفت کی ہے کیونکہ قرآن پاک سورۃ توبہ آیت نمبر ۲۸ میں صاف لکھا ہے انما المشرکون نجس کہ کافر و مشرک نجس ہیں بعض شیعہ اس جگہ اس طرح تحقیق کرنے کی کوشش فرماتے ہیں کہ یہ مذکورہ حکم کہ مشرک پاک ہیں حضرت ابوبکر کے تحفظ کی خاطر بنایا گیا ہے کیونکہ نبی پاک نے جیسا کہ ادب المفرد امام البخاری کی کتاب الدعا میں لکھا ہے کہ فرمایا تھا یا ابابکر الشرک فیکم اخفی من دبیب النمل کہ شرک تم میں چیونٹی کی چال سے بھی آہستہ چل رہا ہے

نوٹ: علماء اہل سنت میں سے داؤد نے فتویٰ دیا ہے کہ شراب پاک ہے رحمۃ الامۃ فی اختلاف الائمہ صفحہ ۸ اور میزان الکبریٰ صفحہ ۱۲ باب النجاست طلاق الاولیٰ

شیخ الحدیث کی ماں عائشہ کا فتویٰ کہ منی پاک ہے اور پرنالہ کا حکم

لال بابی محدث نے اپنی کتاب فقہ جعفریہ صفحہ ۱۹۰ جلد ۱ صفحہ ۱۵۲ میں اس طرح حکم زہری کا مشن کیا ہے بھی فرمائی ہے کہ اگر بارش برس رہی ہے اور پرنالہ کے پانی میں پیشاب مل جائے تو پانی پاک ہے پھر لکھا ہے کہ غسل جنابت میں یا وضو میں استعمال شدہ پانی پاک ہے پھر لکھا ہے کہ شیعوں میں پلیدی اور نجاست کا صرف نام اور اسکا وجود نہیں ملتا ہے۔

جواب ماں نالوں ودھی سیانی وہ بھی پھپھے پانی

افسوس ہے اس نام نہاد محدث پر جو اپنی تحقیق سے اپنی ماں عائشہ کو جھٹلا رہا ہے ہم اس محدث کو دیانت اور انصاف کا واسطہ دے کر پوچھتے ہیں کہ تمہاری تحقیق کس طرح خود ثابت ہوتی ہے کہ تمہارے شیخ الحدیث تمہاری ماں عائشہ کا فتویٰ لکھتے ہیں کہ منی پاک ہے اور فتویٰ بھی لکھتے ہیں کہ نماز ابو بکر و عمر میں ایک قول میں منی کھانا بھی جائز ہے پس تم شیعوں کو ایک طرف رکھو وہ تو بقول آپ کے پلیدی نہیں اور تم ماں کے اسلام کے ٹھیکیدار بنے پھرتے ہو تم اپنی ماں عائشہ کی صفائی پیش کرو کہ منی کو کس طرح پاک بتلایا شیعوں کی طرف سے خود بخود صفائی آ جائیگی کہ غسل جنابت میں استعمال شدہ پانی کس طرح پاک ہے اور جب بارش برس رہی ہو اور اس میں پرنالہ کے پانی میں پیشاب مل کر آتا ہو تو پرنالہ کے پانی میں آپکو اعتراض ہے اور بقول امام زہری لوٹے میں پیشاب کر کے تم پیتے ہو اور وہ پانی آپ کے لئے روح افزا کا ذائقہ دیتا ہے افسوس ہے تمہاری تحقیقات پر

لعنت ہے تمہارے اس اعتراض پر تم شیعوں کو بدنام کرنے میں اپنی ماں عائشہ کی بڑائی کی بھی پرواہ نہیں کرتے تم عائشہ کے بچے ہو۔

شیر الحدیث محمد علی کے مذہب میں پیشاب کو چاٹنا جائز اور تھوک سے استنجاء جائز

جلال گنجی محدث نے اپنی کتاب تحفہ جعفریہ ص میں تھوک سے نجاست کو دور کرنے کی بحث چھیڑ کر اپنی ماں عائشہ اور اپنے مجوسی الاصل ایرانی ابو حنیفہ امام اعظم کی تحقیق کا جنازہ نکال دیا ہے اس نام نہاد محدث نے لکھا ہے کہ قرآن پاک میں تحفہ جعفریہ پر پانی نہ ہے تو تھوک سے استنجاء ان کے ہاں جائز ہے پھر اس طرح کی عبارت میں پیدا فرمائی ہے کہ اس کے حصول کے لئے کئی بار انگلی ادھر ادھر لگانی پڑے گی اور انگلی منہ میں پھیر کر لانی پڑے گی اور نجاست کو دور کرنا بھی مشکل ہو گا۔

خون حیض چاٹ، پاخانہ چاٹ اور پیشاب چاٹ شیر الحدیث انصاف محمد کو دعوت

اہل سنت کی معتبر کتاب بہشتی زیور ص میں لکھا ہے اگر انگلی پر نجاست لگی ہے تو چاٹنے سے پاک ہے مولوی محمد علی محدث کو ہم دیانت اور انصاف کا واسطہ دے کر سوال کرتے ہیں کہ آپ شیعوں کو ایک طرف رکھیں کیونکہ وہ تو بقول آپ کے پہلے ہی شیعہ ہیں تم اہل سنت دیوبندی جنہوں نے اسلام کو بدنام کر رکھا ہے اپنے گندے اور پلید مذہب کی صفائی پیش کریں کہ جس میں پاخانہ، منی، پیشاب اور خون جیسی نجاسات کو چاٹ کر پاک کرنا بھی ثابت ہے اسلام سے تمہارا مجوسی ایرانی الاصل امام اعظم کے نزدیک تھوک ان چیزوں میں شمار ہوتی ہے جو پاک کرتی ہے شیعوں کی انگلی آلہ تناسل پر لگے تو آپ کو بہت تعجب ہوا مگر اپنی ماں عائشہ خون حیض کو تھوک سے پاک کرے تو تم کو تعجب نہیں ہے حالانکہ وہ بھی انگلی منہ میں لے

کے بعد ایک دفعہ منہ میں داخل ہو گی اور چہرہ دوانگلی قصد کریں کہاں داخل ہو گی آپ خود فیصلہ کر لیں تھوڑی سی ہیں

فقہ عائشہ میں کتا اور خنزیر اور کافر و مشرک پاک ہیں اور بلال گنجی محدث کو دعوت فکر

شیخ الحدیث مولوی محمد علی مولف کتاب فقہ جعفریہ بیچارا وہ محدث ہے جس نے شیعوں کے بغض اور دشمنی کو عرصہ دراز تک اپنے دل میں چھپائے رکھا اور آخر عمر میں جبکہ قبر میں پاؤں تھے اس دشمنی کو اظہار کرنا شروع کیا موصوف نے ایک کتاب فقہ جعفریہ کے نام سے لکھی ہے اس میں مسائل فقہ پر تبصرہ فرماتے ہیں یہ چیز اور وہ چیز فقہ جعفریہ میں نجس نہیں ہے ہم اس نام کے محدث کو دیانت اور انصاف کا واسطہ دے کر سوال کرتے ہیں کہ مولانا جن نجس فقہ کو آپ حق سمجھتے ہو اتنی گندی ہے کہ اگر آپ کے تمام ائمہ اعظم مالک شافعی، حنبل اور غیرہ وغیرہ وچھوتھو وغیرہ سب کی تحقیقات کو سامنے رکھا جائے تو وہی آپکے بناپتی اسلام میں کوئی شے نجس نہیں ہے اور نہ کوئی شے حرام ہے حضرت مولانا آپ اس ذلیل فقہ کے پیروکار ہیں جس میں کتا پاک ہے خنزیر پاک ہے۔

کافر و مشرک پاک ہے شراب پاک ہے منی پاک ہے بتائیے کہ کتے اور خنزیر اور مشرک و کافر سے کونسی رشتہ داری ہے کہ آپ انکو پاک سمجھتے ہیں۔

اور منی کھانے میں آپکو کیا لذت آتی ہے کہ اپنے اس کا کھانا حلال فرمایا ہمارا یہ عذر کہ ہم تو امام ابو حنیفہ کی فقہ کو مانتے ہیں مالک شافعی اور حنبل

کی فقہ کو نہیں مانتے اسکا جواب یہ ہے کہ تم ایک تو مجھے کی روٹی کیا بڑی
کیا چھوٹی ہماری جانتے ہو تم سب دراصل فقہ مالکیہ اور ابوبکر و عمر کے پیروکار
ہو ہمارے لیے سب سانپ ہو گے قبر تک کی تم میں ہو نیز اگر تم
نے خنزیر کر جان چھوڑا ہے تو پھر کی وجہ ہے تم فقہ جعفریہ پر ماننے کے تعجب
کرتے ہو اور فقہ مالکیہ و شافعیہ اور حنفیہ پر تعجب نہیں کرتے کیں وہ اگرچہ باپ
بچے ہیں ... آپ نے انہیں سے رکھی ہے۔

جائیں گے تم کہاں شیعوں کو چھیڑ کے
رکھ دیں گے ہم تمہاری حقیقت کے بخیئے ادھیڑ کے

مولوی محمد علی بریلوی کی گدھے اور خچر کی لید پر ایک نازک پیچ

بریلوی محدث اپنی کتاب فقہ جعفریہ صفحہ ۱۲۱ میں لکھتے ہیں کہ شیعوں کے
مذہب میں گدھے اور خچر کی لید نجس نہیں اور قے بھی نجس نہیں ہے
اور اسکا اثر بہت دور گیا ہے۔

جواب گدھے اور خچر کے ساتھ گھوڑے کا ذکر بھی ضروری
تھا تاکہ تین (ثلاثہ) کا عدد پورا ہو جاتا

کتاب اہل سنت رحمۃ الامۃ سنی اور کتاب اہل سنت میزان الکبریٰ
صفحہ ۱ میں امام اہل سنت حضرت ابراہیم نخعی کا ارشاد لکھا ہے کہ ابوال
جمیع الحیوانات الطاہرۃ طاہرۃ کہ جتنے حیوانات خود پاک ہیں انکا پیشاب
اور لید بھی پاک ہے۔ مبارک مولوی محمد علی کو ہم امام ... انصاف ...

دیکھو سوال کرتے ہیں کہ وہ تینوں یعنی گھوڑا گدھا اور خچر فقہ عائشہ اور حنفیہ میں نجس ہیں یا پاک ہیں، یقیناً پاک ہیں اور جب یہ پاک ہیں تو امام اہل سنت ابراہیم نخعی کا فتویٰ ملاحظہ کریں کہ ایسے چوپایوں کا پیشاب اور لید پاک ہے، اور ہمیں افسوس ہے مولوی محمد پر کہ بیچارے کو اپنے مذہب کی فقہ عائشہ کی بھی صحیح معلومات نہیں ہیں اور شیعوں کے مفتی پر مال کا مفتی اور امام اعظم بن کے بیٹھا ہے، ارباب انصاف جن چیزوں کو خود سنی مذہب کے علاوہ پاک لکھیں، اگر انہی چیزوں کو شیعہ کتب میں بھی پاک لکھا ہے تو کیا جرم ہے، نیز محمد علی نے یہ بھی لکھا ہے۔ کہ شیعہ مذہب میں قئی بھی پاک ہے اس کا جواب یہ ہے کہ دیوبندی مذہب میں آدمی کے منہ کی، اور کانوں میں کوئی فرق نہیں ہے جس طرح کوئی چیز آدمی کی کانوں سے نکلے وہ نجس ہے اسی طرح منہ سے نکلے تو بھی نجس ہے سنی مذہب والے قئی کو نجس، ایسے سمجھتے ہیں کہ وہ بھی پاخانہ ہے جو انکے منہ سے نکلتا ہے۔

مسئلہ ودی اور مذی میں ایک ملاں کی غوغو!!

مولوی محمد علی فخر المحدثین نے اپنی کتاب فقہ جعفریہ ص ۱۶۳/۱ میں یہ رونا بھی رویا ہے کہ شیعہ فقہ میں ودی اور مذی بھی پاک ہے اور مجھ پر تبصرہ بھی فرمایا کہ یہ سب کچھ امام جعفر صادق کے بیان کردہ نہیں ہیں بلکہ زرارہ اینڈ کمپنی کی بکواسات اور خرافات ہیں اور ان میں حضرت صادق کی باتیں نہیں ہیں۔

فقہ عائشہ میں منی پاک اور مذی ناپاک ہے

ارباب انصاف ہمیں افسوس ہے کہ اس نام کے محدث کو اپنے مذہب

۲۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تاج العروس ص ۳۶۰ ج ۲ مرتضی الزبیدی

۳۔ اہل سنت کی معتبر کتاب لسان العرب ص ۶۶ ج ۲ ابن منظور مصری

۴۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تدریب الراوی ص ۲۱۱ ازجلال الدین سیوطی

تاج العروس کی عبارت	اهل النصب قوم يتدينون ببغضة سيدنا امير المؤمنين ويعسوب المسلمين علیؑ بن ابی طالب

ترجمہ :۔ ناصبی وہ لوگ ہیں جو ہمارے سردار امیر المومنین کی دشمنی کو دین سمجھتے ہیں

منافق وہ ہے جو ہمارے مولیٰ کا دشمن

۱۔ اہل سنت کی معتبر کتاب صحیح مسلم کتاب الایمان ص ۴۵

۲۔ اہل سنت کی معتبر کتاب سنن ابن ماجہ ص ۱۲ باب مناقب علیؑ

۳۔ اہل سنت کی معتبر کتاب نسائی ص ۱۱۶ کتاب الایمان

۴۔ اہل سنت کی معتبر کتاب ترمذی شریف ص باب مناقب علیؑ

ترمذی شریف کی عبارت	كنا نعرف المنافقين ببغض علیؑ بن ابی طالبؑ صحابی رسول ابو سعید خدری کہتا ہے کہ ہم پہچان لیتے تھے منافقین

کی امیر المومنین علیؑ کی دشمنی کے ساتھ

نوٹ :۔ ارباب انصاف ناصبی اور منافق وہ شخص ہے جو امیر المومنین علی بن ابی طالب سے دشمنی رکھتا ہو۔ پس اگر مولوی محمد علی یا کوئی بھی ہو جو ہمارے مولیٰ علیؑ سے دشمنی رکھتا ہے وہ ناصبی بھی ہے۔

اور معاویہ کا حضرت علی سے دشمنی رکھنا اور آنجناب کو گالیاں دینا محتاج بیان نہیں ہے۔ یہ بات قابل غور ہے کہ اولاد حلالہ اس دشمن علی کا نوٹس کیوں نہیں لیتی بلکہ چپ چپ کھڑے ہو خود کوئی بات سمجھ

وہ منافق بھی ہے اور وہ کتے سے زیادہ نجس بھی ہے۔

شاہ عبدالعزیز کا فتویٰ کہ نواصب کتے اور خنزیر کے برابر ہیں

اور اہل سنت کی معتبر کتاب تحفہ اثنا عشریہ ص ۹ ذکر مذاہب

نزد اہل سنت نواصب را بدترین کفر گویان و ہمسر کلاب و خنازیر میدانند

ترجمہ: اور اہل سنت ناصبی لوگوں کو بدترین کفر گو اور کتے اور خنزیر کے برابر سمجھتے ہیں

مولوی محمد علی شیخ الحدیث بلال گنجی کو دعوت انصاف

ارباب انصاف ہم اس بنا پر شیخ الحدیث کو دیانت اور انصاف کا واسطہ دے کر سوال کرتے ہیں کہ خود اہل سنت کے مناظر اعظم شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی کا فیصلہ ہے کہ ناصبی لوگ اہل سنت کی نگاہ میں کتے اور خنزیر کے برابر ہیں پس اگر شیعوں کی کتب احادیث میں بھی یہ لکھا ہے کہ ناصبی لوگ کتے سے زیادہ نجس ہیں تو اس بلال گنجی شیخ الحدیث کو تکلیف کیوں ہوئی ہے اور اس نے اپنی طرف سے ناصبی کا معنی سنی کر کے دیانت دیانت کا جنازہ نکال دیا ہے۔ اور اپنی علمی خیانت کا [illegible] ثبوت دیا اب معلوم ہوتا ہے کہ باقی سنیوں کو تو اس نے خواہ مخواہ ناصبی بنانے کی کوشش کی ہے البتہ بالفرض یہ خود چھپا ہوا ناصبی معلوم ہوتا ہے اس لیے تو ناصبی کی مذمت سے اس کو بہت تکلیف ہوئی ہے ناصبیوں سے اس کا کوئی گہرا تعلق اور رشتہ داری ہے شعر تو لاکھ چھپے پردہ میں [illegible] سے [illegible]
یزید کی لعنت تیری تصویر پہ ہم کرتے رہیں گے مولوی محمد علی رزندی
یاراں توں نے نال بھرا والی وا

خلفاء بنو امیہ و بنو مروان اور انکے عقیدت مند معاویہ و یزید خیال علماء ناصبی ہیں

۱۔ اہل سنت کی معتبر کتاب الاستیعاب صفحہ ۵۵ جلد ۲ ذکر علیؑ

۲۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تاریخ ابو الفداء ذکر معاویہ صفحہ ۱۸۹ نیز صفحہ ۲۰۱

۳۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تاریخ الخلفاء صفحہ ۲۳۲ ذکر عمر بن عبد العزیز

۴۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تاریخ کامل ابن اثیر صفحہ ۲۱ جلد ۵ ذکر عمر بن عبد العزیز

۵۔ اہل سنت کی معتبر کتاب فتح الباری صفحہ ۷۱ مناقب علیؑ

ابو الفداء کی عبارت | كان خلفاء بنو امية يسبون عليا في الخطبة
خلفاء بنو امیہ حضرت علیؑ کو جمعہ کے خطبہ میں گالیاں دیتے تھے

نوٹ :۔ جمعہ کا خطبہ عبادت ہے خلفاء بنو امیہ خاندان نبوت کو خطبہ میں گالیاں دینا عبادت سمجھتے اور آل نبی کے بغض اور دشمنی کو عبادت اور دین سمجھنا ہی تو ناصبی کی نمایاں نشانی ہے پس معلوم ہوا کہ خلفاء بنو امیہ ناصبی تھے اور کتے اور خنزیر کے برابر تھے بقول شاہ عبد العزیز ۔

الاستیعاب فی اسماء الاصحاب کی عبارت | ان بنی مروان شتموا علیا بن ابی طالب ستین سنة فلم یزده الله بذلك الا رفعة

ترجمہ ساٹھ برس تک بنو مروان حضرت علیؑ کو گالیاں دیتے رہے اس سے آنجناب کے رتبہ اور مقبولیت میں کوئی فرق نہ آیا اور اللہ نے انکے شرف کو اور زیادہ فرمایا

نوٹ :۔ معلوم ہوا بنو مروان بھی ناصبی تھے اور کتے اور خنزیر کے برابر تھے بقول شاہ عبد العزیز ۔

فتح الباری کی عبارۃ | فتجمعت الفئة الاخرى حاربوا عليا فتنقصوه واتخذوا لعنه على المنابر سنة ۔ ترجمہ :۔ یعنی دوسرے گروہ نے حضرت علیؑ کے ساتھ جنگ کی اور آنجناب کی تنقیص کی اور انہوں نے

کی گالیاں دینا منبروں پر شریعت اور سنت تھا۔

نوٹ: یہ گروہ ناصبی جو مروان اور یزید تھا اور بقول شاہ عبد العزیز وہ کتے اور خنزیر کے برابر تھے۔

مروان اور معاویہ اور یزید ناصبیوں کے سرغنہ تھے

۱۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تحفہ اثنا عشریہ صفحہ ۱۵۶ باب ۲ کید ۴۴

۲۔ اہل سنت کی معتبر کتاب البدایہ والنہایہ جلد ۷ ص ۳۴۱ ذکر فضائل علیؑ

۳۔ اہل سنت کی معتبر فتاوی عزیزی صفحہ ۱۲۳ م شاہ عبد العزیز

۴۔ اہل سنت کی معتبر شذرات الذہب صفحہ ۶۹ م عماد الدین حنبلی

تحفہ اثنا عشریہ کی عبارت	مروان از جملہ نواصب بلکہ رئیس آن گروہ بود مروان گروہ نواصب میں سے تھا بلکہ اس ناصبی گروہ کا سردار تھا
البدایہ کی عبارت	فقال سعد ابن ابی وقاص لمعاویہ أتم وقعت فی علی أتشتمہ سعد صحابی نے معاویہ سے کہا کہ تو علی بن ابی طالب کو گالیاں دیتے
۵۔ فتاوی عزیزی کی عبارت	معاویہ نے حضرت علیؑ کو گالیاں دی تھیں اور علیؑ سے جنگ بھی کی ہے اور جنگ کرنا گالی سے بڑا ہے
شذرات الذہب کی عبارت	قال الذہبی فیہ ای یزید کان ناصبیا فظا غلیظا ذہبی کہتا ہے کہ یزید ناصبی تھا بد خلق تھا بد مزاج تھا۔

دلیل نواصب شیخ الحدیث محمد علی کو دعوت انصاف

ارباب انصاف معاویہ اور یزید اور مروان کا ناصبی ہونا ایک یقینی بات ہے اور شاہ عبد العزیز کا فتویٰ کہ ناصبی کتے اور خنزیر کے برابر ہیں یہ بھی یقینی بات ہے

اب فیصلہ کرنا وکیل نواصب کے اپنے ہاتھ میں ہے کہ کون ناصبی ہے۔ اور کتے
اور خنزیر کے برابر ہے اور اس وکیل نواصب کو اس وکالت سے کیا حاصل ہوا
ہے اور ہم بھی اس بات سے انکار نہیں کرتے کہ نواصب کتے سے زیادہ نجس ہیں

ناصبی کی دو نشانیاں ۱۔ یزید سے محبت اور ۲۔ دس محرم کو خوشی کرنا!

۱۔ اہل سنت کی معتبر کتاب البدایہ والنہایہ صفحہ ۲۲۹ ج ۸ باب اخبار فتن
۲۔ اہل سنت کی معتبر کتاب البدایہ والنہایہ صفحہ ۲۰۳ ج ۸

البدایہ صفحہ ۲۲۹ کی عبارت | الناس فی یزید بن معاویۃ اقسام فمنھم من یحبہ ویتولاہ وھم طائفۃ من اھل الشام من النواصب

لوگ یزید کے بارے مختلف قسم کے ہیں ایک گروہ لوگوں کا ایسا بھی ہے جو یزید سے عقیدت اور محبت بھی رکھتا ہے اور وہ اہل شام نواصب میں سے ہیں

البدایہ کی عبارت | وقد عاکس الشیعۃ یوم عاشوراء النواصب من اھل الشام ویتخذون ذالک الیوم عیدا ویظہرون فیہ السرور والفرح

ترجمہ:۔ اور شیعوں کے الٹ دس محرم کو اہل شام ناصبیوں نے عید بنا لیے اور امام حسینؑ کے قتل کے دن وہ خوشی کا اظہار کرتے ہیں

وکیل نواصب مولوی محمد علی شیخ الحدیث کو دعوت انصاف

ارباب انصاف ہم نے اپنی کتاب خصائل معاویہ میں یہ حوالہ جات تقویٰ کے
حساب سے دیئے ہیں۔ اور تھوڑا اور بیان بھی ملاحظہ ہو۔ کتاب اہل سنت حیوۃ الحیوان
صفحہ ۔۔۔ ذکر وفات امام حسنؑ میں علامہ کمال الدین دمیری نے لکھا ہے کہ حضرت حسنؑ
کی وفات کی خبر سن کر معاویہ نے خوشی کا اظہار کیا تھا اور

یزید بن معاویہ سے عقیدت ناصبیت کی نمایاں نشانی ہے اور جو دیوبندی عالم یزید سے عقیدت رکھتا ہے وہ ناصبی ہے اور کتے کے برابر ہے

در باب انصاف اس موضوع کو ہم اپنی کتاب کردار یزید میں تفصیل سے بیان کر چکے ہیں مگر مکمل نواصب کی تسلی کے لئے کچھ اشارہ یہاں بھی کرتے ہیں سنی علماء میں کافی ناصبی عالم گزرے ہیں اس جگہ صرف سات کا ذکر کرتے ہیں۔

پہلا ناصبی قاضی ابوبکر ابن عبداللہ ابن عربی ہے | کتاب اہل سنت ابن خلدون ص ۱۸۱ ذکر یزید میں لکھا ہے کہ ابن عربی خنزیر نے فتویٰ دیا تھا کہ حسین بن علی اپنے نانا کی تلوار سے قتل ہوا ہے۔ یہ فتویٰ یزید سے عقیدت کا منحوس ثبوت ہے اسی فتویٰ کی وجہ سے ہم اس سنی مولوی کو ناصبی اور کتے اور خنزیر کے برابر جانتے ہیں

دوسرا ناصبی ابو حامد محمد غزالی مجوسی ہے | کتاب اہل سنت تذکرہ ابن خلکان ص ۲۱۲ ذکر الکیا ہراسی میں لکھا ہے کہ غزالی مجوسی نے فتویٰ دیا ہے کہ یزید مومن ہے اور اس کے لئے دعائے خیر کرنا مستحب ہے اور صواعق محرقہ ص ۱۳۳ میں غزالی کا فتویٰ لکھا ہے کہ واعظ کے لئے امام حسنؑ اور امام حسینؑ کی شہادت بیان کرنا حرام ہے کیونکہ اس سے دلوں میں صحابہ کا بغض پیدا ہوتا ہے ان دو فتووں کی وجہ سے ہم اس غزالی کو کتے اور خنزیر سے بھی زیادہ نجس جانتے ہیں۔

تیسرا ناصبی علامہ ابو محمد ابن حزم ہے | کتاب اہل سنت لسان المیزان ص ۲ ج ۲ حرف الحسین میں لکھا ہے کہ ابن حزم کے گمراہ ہونے پر اجماع ہے اور اس کے گمراہ ہونے کی اہم وجہ یہ ہے کہ یہ خبیث یزید سے محبت رکھتا تھا اور اس کی خلافت کو صحیح سمجھتا تھا کیونکہ اسکو ناصبی کہا گیا [illegible] اور ہم خیر بھی اسکو خنزیر سے بدتر سمجھتے [illegible]

مسلمان صحابی سمجھتے ہیں اور جو سنی آل رسولؐ سے دشمنی رکھتے ہیں وہ ہماری نگاہ میں ناجی ہیں اور بقول صاحب تحفہ وہ کتے اور خنزیر کے برابر ہیں۔

نبی کریمؐ کے بعد جو شخص امیر المومنین علیؑ ابن ابی طالب کو تمام انسانوں سے افضل نہ سمجھے وہ احادیث رسولؐ کی روشنی میں کافر ہے

کتاب اہل سنت سے ثبوت ملاحظہ ہو (۱) کنوز الحقائق فی حدیث خیر الخلائق صفحہ ۱۰۵ حرف العین (۲) ینابیع المودۃ صفحہ ۲۳۶ باب ۵۶ (۳) تاریخ دمشق لابن عساکر صفحہ ۳۲۹ (۴) فرائد السمطین صفحہ ۱۵۴ باب ۳۲ (۵) کفایت الطالب صفحہ ۲۴۵ (۶) مودۃ القربیٰ صفحہ ۳۰ المودۃ ۳ (۷) تاریخ بغداد صفحہ ۱۹۲ (۸) تہذیب التہذیب صفحہ ۴۱۹ (۹) کنز العمال صفحہ ۱۵۹ باب مناقب علی (۱۰) تاریخ بغداد صفحہ ۴۲۱

کنوز اور کنز کی عبارت | علی بن ابی طالب خیر البشر من شک فیہ کفر
علی تمام بشر سے افضل ہے اور اس میں جو شخص شک کرے کافر ہے۔

مذکورہ تمام کتب اہل سنت کی ہیں اور ان میں گواہی امام علی مرتضیٰ کی افضلیت کی موجود ہے اور اس سے انکار کرنے والے کے کفر کا فیصلہ بھی ہے مولوی محمد علی بلال گنجی کو دعوت فکر ہے کہ اگر جناب والا منافقین اور نواصب میں شامل نہیں ہیں تو مذکورہ احادیث کی روشنی میں تم کفار میں داخل ہو کیونکہ تم امام علی مرتضیٰ کی افضلیت کے منکر ہو اور اب تم اپنے پیر بھائیوں کو بچاؤ کہ شیعہ تم کو کافر سمجھتے ہیں ابھی حضرت ہم تو ان لوگوں کو بھی کافر سمجھتے ہیں جو بقول تمہارے امام بخاری کے حوض کوثر پر جہنم کی طرف لے جائے گئے نبی کریمؐ عرض کریں گے کہ یا اللہ یا رب یہ تو ہمارے صحابی ہیں پس ندا آئے گی کہ یہ لوگ تمہارے بعد دین سے مرتد ہو گئے تھے

اہل حدیث اور ان کی ماں عائشہ کے نزدیک منی پاک اور اس کا کھانا حلال ہے

۱۔ اہل سنت کی معتبر کتاب الھدایہ ص ۴۳ ج ۱

۲۔ اہل سنت کی معتبر کتاب فتح الباری ص ۳۳۲ ج ۱ باب غسل المنی

۳۔ اہل سنت کی معتبر کتاب ترمذی شریف ص ۳۹ ج ۱ باب حکم المنی

۴۔ اہل سنت کی معتبر کتاب عمدۃ القاری ص ۹۰۸ ج ۱ باب حکم المنی

۵۔ اہل سنت کی معتبر کتاب بخاری شرح کرمانی ص ۸۳ ج ۲ کتاب الوضو

۶۔ اہل سنت کی معتبر کتاب ارشاد الساری ص ۲۹۰ ج ۱

۷۔ اہل سنت کی معتبر کتاب نیل الاوطار ص ۶۸ ج ۱

۸۔ اہل سنت کی معتبر کتاب نووی شرح مسلم ص ۱۴۵ ج ۱ باب حکم المنی

نووی شرح مسلم کی عبارت: ذھب کثیرون الی ان المنی طاھر وروی ذالک عن سعد بن ابی وقاص وعبداللہ بن عمر وعائشہ وداؤد واحمد فی اصح الروایتین وھو مذھب اصحاب الحدیث

ترجمہ: زیادہ علماء اہل سنت کا یہ فتویٰ ہے کہ منی پاک ہے اور منی کے پاک ہونے کی بابت روایت آئی ہے سعد بن ابی وقاص سے اور عبداللہ بن عمر اور حضرت عائشہ سے داؤد اور احمد سے اور منی کے پاک ہونے کی بابت امام شافعی کا بھی اور اصحاب حدیث کا بھی فتویٰ ہے۔

نوٹ: ایک فتویٰ نووی شرح مسلم میں یہ بھی لکھا ہے کہ عورت کی

منی نجس ہے اور مرد کی منی پاک ہے اور خود شارح مسلم کا یہ فتویٰ ہے
کہ مرد اور عورت دونوں کی منی پاک ہے۔

پھر علامہ نووی شارح مسلم لکھتا ہے کہ وھل یحل اکل المنی
الطاھر فیہ وجھان لاصحابنا اظھرھما لا یحل۔

ترجمہ: کہ کیا منی کو کھانا حلال ہے اس میں دو فتوے ہیں ایک
یہ ہے کہ منی کھانا حلال نہیں ہے۔ البتہ دوسرا فتویٰ یہ ہے کہ منی کھانا حلال

ایک لطیفہ

ایک شیعہ نے ایک سنی سے کہا کہ منی تو گندی شے ہے اور تمہارے
مذہب میں تو پاک ہے۔ سنی نے جواب دیا کیونکہ ہمارے شیخ پاک اور ابوبکر
عمر، عثمان اور معاویہ منی سے پیدا ہوئے ہیں اس لئے منی پاک ہے۔
شیعہ نے کہا کہ فرعون، نمرود، شداد اور ہامان بھی تو منی سے پیدا ہوئے
ہیں لہٰذا قیاس کا تقاضا تو یہ ہے کہ منی کو نجس ہونا چاہیے۔

دہلوی دجال کو لگام شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی نے آب استنجا
کے مسئلہ کو شیعوں کے خلاف خوب اچھالا ہے کہ
اس پانی میں زیارت متعدد کی وجہ سے کیا خوبی پیدا ہوئی ہے کہ وہ پاک
ہے ہم اس دیوبند کے پوپ پال کو یہ جواب دیتے ہیں کہ منی جو مرد کے آلہ
تناسل سے نکلی اور عورت کی فرج میں داخل ہوئی اور فرج میں گھوم پھر کر
باہر آئی۔ آب استنجا نے تو بقول شاہ صاحب کے نجاست کی ایک
کان کی زیارت کی ہے اور منی نے نجاست کی دو کانوں کی زیارت کی ہے پس
آلہ تناسل اور فرج کی سیر کرنے کے باعث منی میں کیا خوبی پیدا ہو گئی کہ تمہارے
میں منی پاک بھی ہے اور اس کا کھانا بھی حلال ہے
مسئلہ منیہ۔

فقہ دیوبند میں استنجا واجب نہیں ہے

اور امام اعظم کہتا ہے بغیر استنجا کے نماز صحیح ہے

۱- اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر کبیر صفحہ ۳۶۴ جلد ۴ مسئلہ ۱۲

۲- اہل سنت کی معتبر کتاب الھدایہ صفحہ ۳۰ کتاب الطہارۃ

۳- اہل سنت کی معتبر کتاب رحمۃ الامۃ فی اختلاف الائمہ صفحہ ۱۵

۴- اہل سنت کی معتبر کتاب مختار الفتاوی مولف محمد بن طاہر سماکی حنفی

رحمۃ الامۃ کی عبارت: قال ابو حنیفۃ الاستنجاء هو سنۃ ولیس بواجب، فان صلی ولم یستنج صحت الصلاۃ

ترجمہ: امام اعظم فرماتے ہیں کہ پاخانہ کے بعد کانڈ دھونا ضروری نہیں ہے۔ اگر کوئی شخص بغیر کانڈ دھوئے نماز پڑھے تو اس کی نماز صحیح ہے۔

مختار الفتاوی کی عبارت: منقول و نقلہ صاحب اثنا عشریہ در جواب تحفہ اثنا عشریہ جلد ۹ صفحہ ۶۴ مولف مرزا کامل شہید الخ۔

الاستنجاء فی اللغۃ وھو طلب النجاء من النجاسۃ وفی الشرع عبارۃ عن ازالۃ النجاسۃ عن موضع مخصوص بالماء او التراب وھو سنۃ عندنا وعند الشافعی فرض بناء علی ان النجاسۃ القلیلۃ عفو عندنا وعندہ لیس بعفو

ترجمہ: استنجاء کا لغت میں معنی یہ ہے کہ نجاست سے

نجات حاصل کرنا اور شریعت میں اس کا معنی ہے مقام مخصوص سے نجاست کو زائل کرنا۔ مٹی یا پانی سے اور یہ استنجاء ہم حنفیوں کے نزدیک ضروری نہیں اور امام شافعی کے نزدیک ضروری ہے۔ ہمارے فتوے کی بنا اس چیز پر ہے کہ تھوڑی نجاست اور پاخانہ اگر لگا ہوا ہے تو نماز میں معاف ہے اور امام شافعی کے نزدیک معاف نہیں ہے۔

نوٹ:

اہل دیوبند کے نزدیک چونکہ گانڈ مقام متبرک ہے اور اللہ تعالیٰ نے ان کی گانڈ کو یہ اعزاز بخشا ہے کہ تھوڑا سا یعنی تولہ یا دو تولہ اس پر اگر پاخانہ لگا ہو تو اس کے دھونے کی ضرورت نہیں ہے اور اسی نجاست کے ساتھ نماز پڑھ لے تو امام اعظم صاحب کا فتویٰ ہے کہ نماز صحیح ہے۔ مرضی۔۔۔ گنجی نہا کی اور نچوڑنا کی۔

نوٹ: ضروری وضاحت

آب استنجاء چند شرائط کے ساتھ جس میں ایک یہ بھی ہے کہ اس میں نجاست کی وجہ سے تغیر نہ ہو اور وہ کسی خارجی نجاست سے ملاقات بھی نہ کرے تو پاک ہے۔ شاہ عبدالعزیز دہلوی نے اپنے تحفہ میں اس مسئلہ کی بات خوب ڈفلی بجائی ہے اور اس کے ہم خیال چھوٹے بڑے سب بندر اس ڈفلی پر خوب ڈانس کرتے ہیں۔

ہم شاہ صاحب کو یہ جواب بھی دیتے ہیں کہ ابتداء اسلام میں عرب کی غذا خشک تھی اس لئے اہل سنت کی کتاب کافی منقول از نزھۃ اثنا عشریہ در جواب تحفہ اثنا عشریہ جلد نمبر ۲ صفحہ ۱۸۴ مولف مرزا محمد کامل شہید رائٹ

میں لکھا ہے۔ کا نو یبعرون بعرا و الان یثلطون ثلطا کہ عرب پاخانہ خشک مینگنیوں کی صورت میں نکالتے تھے اور اب وہ رقیق ہوتا ہے۔ چونکہ پاخانہ جب مینگنیوں کی صورت میں نکلتا ہے تو وہ اطراف مقعد کو نجس نہیں کرتا اور بند ہونے کے بعد جب مقعد میں پانی ڈالا جائے تو وہ پانی نجاست کے ساتھ ملاقات ہی نہیں کرتا۔ اس لئے پاک ہے۔

پس شریعت مطہرہ نے وسواس کو دور کرنے کی خاطر چند شرائط کے ساتھ آب استنجاء کو پاک قرار دیا تاکہ اگر وہ کپڑوں پر لگے تو آدمی وسواس کی وجہ سے کپڑوں کو نجس سمجھ کر نماز کو چھوڑ دے اور چونکہ استنجاء کی ضرورت دن میں کئی مرتبہ پڑتی ہے اور استنجا کے پانی کے قطرے بھی آدمی کے کپڑوں میں لگتے ہیں اور ان سے بچنا بھی بہت مشکل ہے جس سے شریعت نے آسانی دے کر اس پانی کو پاک قرار دیا ہے اور رشاد احمد العزیز کی بے حیائی ہے کہ اس کے اپنے مذہب تو آب منی بھی پاک ہے اور استنجاء واجب ہی نہیں۔

پس ہم اس دھلوی محدث کے پیر بھائیوں پر واضح کرتے ہیں کہ آپ استنجاء کے مسئلہ کو شیعوں کے خلاف اچھالنے سے پہلے وہ اپنی فقہ کی صفائی کریں کیونکہ ان کی فقہ گندگی کی کان ہے۔

چار مسئلے ہم نے حوالہ جات کے ساتھ لکھے ہیں کہ فقہ دیوبند میں ہے کہ جس پانی میں خون حیض اور پاخانہ اور کتوں کا گوشت ملا ہوا ہو وہ پاک ہے۔

(۲) لوٹے کے پانی میں پیشاب کیا جائے اور پانی میں تغیر نہیں آیا تو وہ پانی

بھی پاک ہے۔ (۳) منی پاک ہے (۴) استنجا کرنا امام اعظم کے نزدیک نماز کے لئے واجب نہیں ہے۔ پس جس مذہب میں نماز کی خاطر نجاست دھونا واجب نہیں ہے ان کو کوئی حق نہیں پہنچتا کہ وہ آب استنجاء کے بارے میں منطق بگھاریں۔ بلکہ وہ پہلے اپنی مقعد کے گند کی صفائی کی طرف توجہ دیں مگر یہ تو نجس رہتے اور ان کی جانے۔

جن کے ہاں استنجاء واجب نہیں ان کی دبر کا مسواک پتھر ہے

اہل سنت کی معتبر کتاب شرح الفیہ صفحہ ۹۳ باب اعراب الفعل

أَعْيَا عَلَمَاءُ النَّاسِ أَنْ يُخْبِرُونِي مَا طَلِقَةٌ قَدْ بَاءَ مِسْوَاكُهَا الْحَجَرُ

ترجمہ: عاجز ہیں علماء یہ خبر دینے سے کہ وہ لنگی بولنے والی کیا ہے جس کا مسواک پتھر ہے۔ یہ ایک چیستان ہے دبر کے بارے

نوٹ:

جلال الدین سیوطی شافعی نے بچارے حنفیوں کے ساتھ بہت زیادتی کی ہے کہ ان کی دبر کا مذاق اڑایا ہے کیا اس شعر کے علاوہ شرح الفیہ کو مقبولیت نہ حاصل ہوتی۔ ارباب انصاف یہ شعر امام اعظم صاحب کے فتویٰ کو روشن کرنے کے لئے بنایا گیا۔

اگر تسلی نہیں ہوئی تو اور سنئیں

ہمارے دیوبندی دوستوں کا مذہب یہ ہے کہ پیشاب و پاخانہ کے بعد نجاست کو پانی سے دور کرنا ان کے

میں ضروری ہی نہیں کیونکہ انھوں نے اپنایہ صاف ستھرا مذہب صحابہ کرام سے لیا ہے اور صحابہ تو ڈھیلہ یا پتھر سے کام چلاتے تھے

صحابہ کرام پانی سے استنجاء نہیں فرماتے تھے

اہل سنت کی معتبر کتاب فتاوی عزیزی ص ۳۲۹ باب الفقہ لا لیسُل عن حال الصحابۃ انھم کانو یکتفون فی الاستنجاء من الغیراذ بالا حجار انھم کانو یبعرون بعرا وانتم تثلطون ثلطا

ترجمہ:

صحابہ کرام کے مایہ ناز وکیل شاہ عبدالعزیز محدث دھلوی نے اپنے فتاوی میں حسن بصری کی زبانی صحابہ کرام کی یہ شان بیان کی ہے کہ استنجاء کی بابت ان کا حال نہ پوچھا جائے صحابہ پاخانہ کے بعد استنجاء میں پتھروں پر گزارہ فرماتے تھے۔ کیونکہ وہ پاخانہ مینگنی کی طرح خشک نکالتے تھے اور تم لوگوں کا پاخانہ سرش اور دبک کی طرح ہوتا ہے۔

نوٹ:

ارباب الانصاف غور کا مقام ہے کہ صحابہ کرام کی مقعد میں کیا خصوصیت تھی کہ وہ صرف ڈھیلے یا پتھر سے پاک ہو جاتی تھی۔ صرف یہ خوبی تھی کہ ان کا پاخانہ مینگنی کی طرح ہوتا تھا وہ بہر حال ہونے کے لئے وہ لوگ وسوسہ دور کرنے کے لئے اینٹ پتھر کا ڈھیلہ پھینکتے تھے اور اگر اس صورت میں کوئی شخص پانی کے ساتھ استنجاء کرے تو چونکہ پاخانہ اور گرد تو لگا ہی نہیں لہذا پانی پاخانہ سے مس نہ ہونے کی

وجہ سے پاک ہے اور پاک ہونے کا مطلب یہ ہے کہ اگر اس پانی کے قطرات کپڑوں میں لگیں تو کپڑے نجس نہ ہوں گے۔

دہلوی دجال پر افسوس ہے کہ حسن بصری نے فرمایا کہ صحابہ کی دبر بغیر پانی کے پاک ہو جاتی تھی تو اس پر کوئی تبصرہ نہیں فرمایا اور اگر شیعوں نے کہا کہ چند شرائط کے ساتھ استنجاء کا پانی پاک ہے تو شاہ صاحب محقق بن بیٹھے۔ وما ترکن ورکو و بوعلی سینا

حضرت عمر کا معیاری استنجاء ملاحظہ ہو

اہل سنت کی معتبر کتاب فتاوی عبدالحی صـ۳۴۲

باب الاستنجاء عن مولیٰ عمر قال کان عمر اذا بال قال ناولنی شیئا استنجی به فناولہ العود او الحجر او یأتی حائطا یمسح به الذکر قال البیہقی هذا اصح ما فی الباب۔

ترجمہ:

حضرت عمر کا غلام بیان کرتا ہے کہ جب حضرت عمر پیشاب کرتے تھے تو مجھ کو فرماتے تھے کہ مجھے کوئی چیز دو جس کے ساتھ میں استنجاء کروں میں ان کو کوئی لکڑی یا پتھر دیتا یا حضرت عمر پیشاب کی نالی کو پکڑ کر کسی دیوار یا زمین پر رگڑتے تھے۔ امام اہل سنت بیہقی فرماتے ہیں کہ استنجاء کی بابت یہ سب سے زیادہ صحیح طریقہ ہے۔

نوٹ:

ارباب انصاف اگر حضرت عمر کے پیشاب کرنے اور استنجاء کرنے کا یہی طریقہ تھا تو ہم شیعہ یہ کہتے ہیں حق بجانب ہیں کہ جس مسکین کو پیشاب

اور استنجاء کرنے کا طریقہ نہیں آتا تھا وہ بیچارا بیوی کے پاس کس طرح جاتا ہوگا۔ کیا اس وقت بھی غلام کو ہمراہ رکھتے ہوں گے۔ کیا شرفاء دیوبند اسی طرح رفع حاجت کے بعد غلاموں کو اور مریدوں کو آواز لگاتے ہیں کہ ہمیں استنجاء کرواؤ۔ جتنی بے حیائی اور بے شرمی اس روایت میں ہے خدا کی پناہ کہ حضرت عمر آلہ تناسل پکڑ کر لوگوں کے سامنے دیوار پر رگڑتے تھے۔

علماء دیوبند کی دیوبندی عورتوں کو ہدایت کہ استنجا میں ایک پتھر دبر میں اور ایک قبل میں لیں

اہل سنت کی معتبر کتاب فتاوی مولانا عبد الحی صفحہ ۳۰۲

المرأۃ ... تدبر بالحجر الاول وتقبل بالثانی وتدبر بالثالث فی کل حال ان کان الزمان صیفا والعکس ان کان شتاء

ترجمہ: اگر موسم گرما ہو تو دیوبندی عورت پاخانہ سے فارغ ہونے کے بعد ایک پتھر تو پاخانہ کی جگہ میں لے اور دوسرا پیشاب کی جگہ میں اور پھر تیسرا پتھر پاخانہ کی جگہ میں لے اور ان پتھروں سے خواہ اس کو کتنی ہی تکلیف ہو اس کو لینے پڑیں گے اور موسم سرما میں اس کا الٹ کرنا ہوگا۔

نوٹ: ارباب انصاف دیوبندی عورتوں کے لئے اس مذہب میں بڑی تکلیف ہے تین پتھر لینے دبر اور قبل میں آسان نہیں ہے۔

جو پانی سے کو ہر نہ دھوئے وہی مسلمان ہے

بلے بلے

اہل سنت کی معتبر کتاب فتاوی مولانا عبد الحی ص ۲۱ سوال:

پیشاب و پاخانہ کے وقت ڈھیلا کو چھوڑ کر صرف پانی پر اکتفا روافض کا خاصہ ہے اگر مسلمان ایسا کریں تو ان کے ساتھ مشابہت لازم آتی ہے تو مسلمان کو کیا کرنا چاہیے۔

نوٹ: ارباب انصاف اس سوال سے آپ ذرا اہل دیوبند کی ذہنیت دیکھیں کہ جو لوگ پانی سے طہارت کرتے ہیں وہ تو ہو گئے روافض اور جن کی گانڈ میں پاخانہ لگا رہے مگر پانی استعمال کرنے سے ان کے اسلام کو خطرہ ہے وہ ہو گئے مسلمان۔

ع: کیا بات ہے کیا بات ہے کیا بات ہے واللہ

نوٹ: آپ استنجاء کی تفصیلی بحث کی خاطر کتاب ترجمہ اثنا عشریہ جلد ص ۹ کی طرف رجوع کریں۔ مرزا محمد کامل دہلوی نے تحفہ کے جواب میں ترجمہ اثنا عشریہ کی ۱۲ جلدیں لکھ کر ناصبیت کے تابوت میں آخری میخ ٹھونک دی ہے۔ خلاصۃ الکلام۔ شاہ عبد العزیز دہلوی کی اس بکواس کا کہ آپ استنجاء میں زیارت مقعد سے جو کہ سنت کی کان ہے کیا خوبی پیدا ہوتی ہے کہ وہ پاک ہے جواب ہو گیا کہ تمہاری خواتین کی فرج اور تمہارے آلہ تناسل میں کیا خوبی ہے کہ منی ان کی سیر کرنے کے بعد پاک ہے نیز تمہاری مقعد میں کیا خوبی ہے کہ وہ بغیر پانی کے ہی پاک ہو جاتی

سپاہ صحابہ کی گواہی کہ نبی کریم خانہ کعبہ کی طرف منہ کر کے پیشاب کرتے تھے اس گواہی میں عبداللہؓ بن عمرؓ آگے آگے ہے

۱۔ اہل سنت کی معتبر کتاب فتح الباری شرح بخاری ص ۲۴۶ ج ۱

۲۔ اہل سنت کی معتبر کتاب نیل الاوطار ص ۹۵ ج ۱

۳۔ اہل سنت کی معتبر کتاب رحمۃ الامۃ فی اختلاف الائمہ ص ۱۵

۴۔ اہل سنت کی معتبر کتاب کشف الغمہ ص ۲۴

۵۔ اہل سنت کی معتبر کتاب فقہ علی مذاہب الاربعہ ص ۳۵ ج ۱

عن جابر قال رأيته قبل موته بعام يبول مستقبل القبلة

جابر صحابی روایت کرتے ہیں کہ میں نے نبی کریم کو آنجناب کی وفات سے ایک سال پہلے دیکھا تھا کہ حضور خانہ کعبہ کی طرف منہ کر کے پیشاب فرما رہے تھے۔

بی بی عائشہ بھی خانہ کعبہ کی طرف منہ کر کے پیشاب کرتی تھی

فتح الباری ص ۲۴۶ وقال قوم بالجواز مطلقا وهو قول عائشة وعروة وربيعة وداود واعتلوا بان الاحاديث تعارضت فليرجع الى اصل الاباحة قبلہ کی طرف منہ کر کے پیشاب کرنے کو ایک قوم نے جائز قرار دیا ہے اور ان میں بی بی عائشہ کا پہلا نمبر ہے اور دلیل یہ ہے کہ تعارض احادیث کے بعد اصل اباحت ہے فقط۔ بلال کی حدیث کو ان تمام روایات کے پڑھنے کے بعد شرم سے ڈوب کر مر جانا چاہیے [illegible] ہے [illegible] نماز ادا کرتے تھے [illegible] گئے۔

فقہ دیوبند میں ہے کہ کھڑے ہو کر پیشاب کرنا سنت نبی ہے

۱۔ اہل سنت کی معتبر کتاب صحیح بخاری ص ۵۱ کتاب الوضو

۲۔ اہل سنت کی معتبر کتاب فتح الباری ص ۳۲۸ ج ۱ کتاب الوضو

صحیح بخاری کی عبارت: باب البول قائما و قاعدا۔ عن حذیفہ قال اتی النبیؐ سباطۃ قوم فبال قائما

جناب حذیفہ راوی ہے کہ نبی کریم ایک قوم کے کوڑے پر آئے اور کھڑے ہو کر پیشاب کیا۔

نوٹ اور فتح الباری ص ۳۲۸ ج ۱ میں لکھا ہے کہ ایک دن نبی کریم نے صحابہ کرام کے سامنے بیٹھ کر پیشاب فرمایا تو اصحاب کہنے لگے۔

انظروا الیہ یبول کما تبول المراۃ کہ دیکھو نبی کو اس طرح پیشاب فرما رہا ہے کہ جس طرح عورت پیشاب کرتی ہے۔

حضرت عمر بن خطاب بھی کھڑے ہو کر پیشاب کرتے تھے

اہل سنت کی معتبر کتاب کشف الغمہ ص ۳۴ ج ۱ باب الاستنجاء

وکان عمر بن خطاب یبول قائما احصن للدبر

جناب عمر صاحب فرماتے تھے کہ کھڑے ہو کر پیشاب کرنا یہ دبر کو یعنی گانڈ کی زیادہ حفاظت کرتا ہے۔ مبارک۔

نوٹ: ہمارے مخاطب بالے بھی نامی کیا اس بات پر روشنی ڈالے سکتے ہیں کہ سنت نبی پر زیادہ چلنے والی تو حضرت عائشہ تھی کیا وہ بھی کھڑے ہو کر پیشاب فرماتی تھی؟ شرم شرم شرم

غوث پاک کے مرید محدث محمد علی توجہ فرمادیں

کہاوت مشہور ہے کہ لا تقطروا الدرر فی افواہ الکلاب کہ کتوں کے منہ
میں موتی مت ڈالیں جس نے تمہیں علم پڑھایا ہے اس نے کتے کے آگے
بکھیر ڈالا ہے: تم نے اپنی زندگی کو ایک حنفی فقہ کی محسنگی پر تنقید کر کے ضائع
کیا: تم یہ دعویٰ بھی کرتے ہو کہ ائمہ اہل بیت ہمارے بھی امام ہیں
تمہیں چاہیے تھا کہ رہبری والی امامت کو واسطہ دے کر جس فقہ کے تم پیروکار ہو
اس فقہ کی کتابوں میں ائمہ اہل بیت کے کتنے فرامین لکھے ہیں حق تعالیٰ
نے تمہارے ملعون علماء کو یہ توفیق ہی نہیں دی کہ وہ خاندان نبوت
کے کسی امام کا فرمان اپنی کسی کتاب میں درج کرتے اور تم ملعون علماء
کے پیچھے تم لگے ہوئے ہو وہ اسی طرح کے ابوجہل تھے کہ انہوں نے یہ لکھ
دیا ہے کہ نبی پاک اور بی بی عائشہ خانہ کعبہ کی طرف منہ کر کے پیشاب
فرماتے تھے۔ اور ایک روایت کے ساتھ تو انہوں نے
اس مسئلہ میں بیجانت بیجانت کے فتوے بھی لکھے ہیں جن کا نتیجہ یہ ہے
کہ تیرے ملعون علماء نے دین اسلام کو تماشہ بنا کر رکھ دیا ہے
اگر شیعہ لوگ وقت غسل میت کا منہ قبلہ کی طرف کر دیں
تو تمہیں کچھ اعتراض ہے اور تمہاری بی بی عائشہ قبلہ کی طرف منہ
کر کے پیشاب کرے تو آپ خوش ہیں اب تم اپنے غوث
پاک کو بلا دو وہ اگر تمہاری غلیظ اور گندی فقہ کی منافقت کی پیروی
کرے ... پیچھے والوں نے بالا۔ اور تیرے والے نے کالا۔
گم ... نہیں والے اور ان کی کھانے

فقہ دیوبند میں نجاست کو دور کرنے کا ایک کیمیائی طریقہ کہ اس کو چاٹ لے تو پاک ہے

۱۔ اہل سنت کی معتبر کتاب فتاوی قاضی خان ص۱۲ کتاب الطہارۃ
۲۔ اہل سنت کی معتبر کتاب فتاوی عالمگیریہ۔
۳۔ اہل سنت کی معتبر کتاب المحیط منقول از نزہۃ الخواطر ص۹
فتاوی قاضی خان اذا اصاب النجاسۃ بعض اعضائہ
کی عبارت ولحس بلسانہ حتی ذہب اثرہ تطہر

ترجمہ:
اگر انسان کے کسی عضو بدن پر (خواہ عضو تناسل ہو یا فرج، پر یا دبر ہو) نجاست لگ جائے اور آدمی اس نجاست کو (خواہ پاخانہ ہو یا منی اور خون ہو) اپنی زبان سے چاٹ لے اس طرح کہ نجاست کا چاٹ چاٹ کر نشان ہی ختم کر دے تو وہ جگہ پاک ہے
(المحیط کی عبارت] ولو لحس الثوب بلسانہ حتی ذہب الاثر۔ فقد طہر۔
کہ اگر آدمی نجس کپڑے کو زبان مبارک سے چاٹ لے اس طرح کہ نجاست کا نشان مٹ جائے تو وہ کپڑا پاک ہے۔

نوٹ:
ارباب انصاف دیکھا آپ نے دیوبند والوں کی زبان ہے یا کہ ڈرائی کلین کی مشین ہے کہ پاخانہ، منی، خون سب کو پاک کرتی ہے

اعتراض ۹

مسئلہ تھوک سے استنجاء پر میر صاحب کا نواصب سے ایک فیصلہ کن مناظرہ

ہمارے ایک دوست میر صاحب سے ہماری ایک دن اختلافی مسائل پر بات چیت ہوئی میں نے اُن سے کہا کہ جناب میر صاحب آپ کی کتاب فروع کافی، کتاب الطہارۃ میں ایک حدیث ہے جسے نواصب پیش کر کے شیعوں پر کیچڑ اچھالتے ہیں کہ ان کے مذہب میں تھوک سے استنجاء جائز ہے۔ میر صاحب نے فرمایا کہ اس حدیث کے مضمون میں میرا نواصب سے مناظرہ ہو چکا ہے میں نے کہا کہ اختصار کے ساتھ فرمائیں کہ آپ نے کتنے جواب دیئے۔ فرمایا

پہلا جواب:

روایت کا آغاز یوں ہوتا ہے کہ عن حنان بن سدیر قال سمعت رجلاً سأل ابا عبد اللہ۔

کہ حنان بن سدیر کہتا ہے کہ میں نے خود امام سے نہیں سنا بلکہ ایک مرد سے سنا ہے وہ کہتا ہے کہ امام نے فرمایا۔ سائل چونکہ ناصبی تھا اس لئے ابن سدیر نے نفرت کی وجہ سے اس کے نام کا ذکر نہیں کیا اور ہمارے اماموں کی شان یہ ہے کہ اگر تورات والے آئیں تو ان کو تورات سے جواب دے سکتے ہیں۔ اور اگر انجیل یا زبور والا آئے تو اس کو انجیل یا زبور سے جواب دے سکتے ہیں۔ جس مذہب والا آئے اس کو اس کے مذہب کے مطابق جواب دے سکتے ہیں چونکہ سائل ناصبی تھا اور فقہ ناصبیہ دیوبندیہ میں یہ حکم ہے کہ اگر کسی شخص پر نجاست لگ جائے تو

اس نجس مقام کو زبان سے چاٹ لے تو وہ جگہ پاک ہے۔ اب
مقام پیشاب تک۔ تو ناصبی کا منہ نہیں پہنچ سکتا تھا اس لئے امام
نے فرمایا جس کا مطلب یہ ہے کہ چونکہ مقام پیشاب تک تمہارا
منہ پہنچ نہیں سکتا اور تمہارے مذہب میں نجاست چاٹنے سے مقام
پاک بھی ہو جاتا ہے پس تم جب چاٹ نہیں سکتے تو مقام مخصوص میں
تھوک لگا لو جب وسوسہ پڑے تو یہ سمجھ لینا کہ پیشاب کا قطرہ نہیں ہے
بلکہ یہی تھوک ہے میں نے کہا میر صاحب کیا کہنا آپ نے کیا فاضلانہ تیر چلایا

دوسرا جواب:

میر صاحب نے فرمایا۔ پھر میں نے کہا کہ اگر کسی دیوبندی کو یہ یاد
نہیں ہے کہ وہ رجلاً ناصبی دیوبندی تھا کہ جس نے سوال کیا تھا تو پھر اس
کا جواب یہ ہے کہ جس حدیث کا ایک راوی بھی مجہول ہو جائے تو وہ حدیث
نہ صحیح ہے نہ ہی حسن ہے اور نہ ہی وہ موثق ہے۔ بلکہ وہ حدیث ضعیف
ہوتی ہے۔ پس ابن سندیر نے جس مرد سے سنا ہے اس کا نام ظاہر نہیں
کیا لہٰذا وہ مرد مجہول ہو گیا اور اس کی حدیث ضعیف ہو گئی اور ضعیف
حدیث اگر صحیح کے معارض نہ بھی ہو تو بھی کسی مسئلہ کی دلیل نہیں ہو سکتی اور
شیعہ فقہ کا اجماعی مسئلہ ہے کہ مقام پیشاب بغیر پانی کے پاک نہیں ہو سکتا
میں نے کہا میر صاحب آپ کے اس جواب سے تو معلوم ہوتا ہے کہ جناب
بڑے لکھے آدمی ہیں۔

تیسرا جواب

حدیث میں یہ الفاظ بھی ہے کہ اذا بلت وتمسحت کہ جب تو پیشاب کرے
اور مقام پیشاب کو پانی سے دھولے تمسح کا لغت میں معنی ہے پانی سے دھونا

پس اس کے بعد وسوسہ کو دور کرنے کی خاطر تو مقام مخصوص پر تھوک لگانے میں کیا حرج ہے

چوتھا جواب :

میر صاحب نے فرمایا کہ میں نے چیلنج کر دیا کہ تمام دنیا کے نواصب مل کر شیعہ کتب سے یہ الفاظ دکھائیں کہ تھوک سے استنجا کرنا جائز ہے لفظ استنجا کا حدیث کے الفاظ میں ہونا ضروری ہے دکھائیں کہاں لکھا ہے میں نے کہا میر صاحب یہ تو آپ نے مناظرہ چال چلی ہے

پانچواں جواب

میر صاحب نے فرمایا کہ اہل سنت کی فتح الباری، شرح بخاری میں لکھا ہے کہ بی بی عائشہ فرماتی ہیں کہ میرے کپڑے کو جب خون حیض لگتا تھا تو میں اس پر تھوک دیتی تھی اور پھر اس کو رگڑ دیتی تھی۔ بھائی حضرت عائشہ کی تھوک میں کونسا تیزابی مادہ تھا کہ وہ خون کو پاک کر لیتا تھا اگر بی بی عائشہ تھوک سے خون حیض کی نجاست پاک کر سکتی ہے تو اس کی اولاد تھوک سے مقام پیشاب بھی پاک کر سکتی ہے۔

چھٹا جواب :

میر صاحب نے فرمایا کہ فقہ حنفیہ کا یہ مایہ ناز مسئلہ ہے کہ مطہرات میں سے ایک تھوک بھی ہے، حوالہ جات تھوک کے حساب سے موجود ہیں کہ ہر قسم کی نجاست چاٹ لینے سے پاک ہو جاتی ہیں بی بی عائشہ خون حیض کا تھوک سے پاک کرتی تھی۔ لہذا اہل سنت کے جاہل ملاں مسئلہ تو کر لیتے ہیں مگر جب ہم جوابی کارروائی کرتے ہیں تو وہ چیخ و پکار کرتے ہیں اگر ہم یہ کہہ دیں کہ حضرت عائشہ جب تھوک سے خون حیض پاک کرتی تھیں

معلوم وہ کہاں کہاں تھوک لگاتی ہوں گی۔

جناب عائشہ کا تھوک سے خون حیض کو پاک کرنا

۱۔ اہل سنت کی معتبر کتاب بخاری شریف ص ۴۴/۱ باب غسل دم المحیض
۲۔ اہل سنت کی معتبر فتح الباری، شرح بخاری ص ۳۱۲/۱
۳۔ اہل سنت کی معتبر کتاب سنن ابی داؤد ص ۴۸/۱ کتاب الطہارۃ
۴۔ اہل سنت کی معتبر کتاب عمدۃ القاری شرح بخاری ص ۱۰۹/۱
۵۔ اہل سنت کی معتبر کتاب الدر المختار ص ۳۳/۱ باب الانجاس
۶۔ اہل سنت کی معتبر کتاب رد المختار شامی ص ۳۰۹/۱
۷۔ اہل سنت کی معتبر کتاب اوجز المسالک شرح موطا ص ۳۳۹/۱
۸۔ اہل سنت کی معتبر کتاب موطا کی شرح زرقانی ص ۱۳۱/۱
۹۔ اہل سنت کی معتبر کتاب نیل الاوطار ص ۵۲/۱
۱۰۔ اہل سنت کی معتبر کتاب میزان الکبری ص ۱۰۷

بخاری شریف کی عبارت } قالت عائشہ ما کان لاحدنا الا ثوب واحد تحیض فیہ فاذا اصابہ شئی من دم حیض قالت بریقھا فقصعتہ بظفرھا

ترجمہ: جناب عائشہ نے کہا کہ ہمارے پاس کبھی صرف ایک کپڑا ہوتا تھا اور جب اس کو خون حیض لگ جاتا تو میں اس کو تھوک سے تر کرتی تھی اور ناخن سے رگڑ دیتی تھی۔

نوٹ: امیر باپ کی رئیس بیٹی حضرت عائشہ کی طہارت آپ نے

ملاحظہ فرمائی ہے اس حدیث سے امام اعظم نے دلیل بنائی ہے کہ تھوک بھی نجس شئے کو پاک کرتی ہے۔ پس اگر عائشہؓ کی تھوک خون حیض کو پاک کر سکتی ہے تو عام سنی تھوک سے مقام پیشاب کو بھی پاک کر سکتا ہے

عمدۃ القاری کی عبارت: ومما یستنبط منہ جواز ازالۃ النجاسۃ بغیر الماء فان۔

ترجمہ: مذکورہ حدیث سے جو احکام نکالے جاتے ہیں ان میں یہ حکم بھی ہے کہ پانی کے بغیر بھی نجاست کا دور کرنا جائز ہے کیونکہ خون نجس ہے۔

نیل الاوطار کی عبارت: عن ابی حنیفۃ وابی یوسف یجوز تطہیر النجاسۃ بکل مائع طاھر واحتجوا بقول عائشۃ

ترجمہ: امام اعظم اور قاضی ابو یوسف کے نزدیک ہر قسم کے پاک پانی سے نجاست دور کرنا جائز ہے اور انھوں نے حضرت عائشہؓ کے مذکورہ فرمان سے دلیل فرمائی ہے۔

الدر المختار کی عبارت: یجوز رفع النجاسۃ بماء وبکل مائع طاھر قالع للنجاسۃ وما اذا ورد حتی الریق فتطہر اصبع وثدی بلحس ثلاثا۔

ترجمہ: پانی اور اس کی مثل بہنے والی چیز جو نجاست کو دور کرتی ہے، اس کے ساتھ نجاست کا دور کرنا جائز ہے اور آب گلاب اور حتی کہ تھوک کے ساتھ بھی اگر انگلی یا پستان کو تین بار چاٹ لیں تو پاک ہے۔

میزان الکبریٰ کی عبارت: عن عائشۃ انہا کانت اذا اصاب ثوبہا دم حیض بصقت علیہ ثم فرکتہ بعود حتی تنزل عینہ

ترجمہ: جناب عائشہؓ فرماتی ہیں کہ جب ان کے کپڑے کو خون حیض لگ جاتا تھا تو وہ اس پر تھوک دیتی تھی اور ناخن سے اس کو رگڑ دیتی تھی۔ نوٹ: مولوی محمد علی کی بیویاں بھی اسی طرح حیض پاک کرتی ہوں گی۔

نوٹ:

ارباب انصاف اپنے دیوبندی مذہب کی غلاظت اور گندگی ملاحظہ فرمائی ہے۔ خون حیض جیسی گندگی اور پلید شئے کو ان کی خواتین تھوک کر یا چاٹ کر پاک کر لیتی ہیں اور اسی مسئلے سے آپ ان کی نفاست اور لطافت طبع ملاحظہ کریں اور اس قسم کی بے حیائی والے مسئلے اس بے غیرت مذہب والے حضرت عائشہ کی زبان مبارک سے بیان کر کے لطف اندوز ہوتے ہیں۔

حضرت عائشہؓ تو ادب کی جگہ ہے ہم کچھ نہیں کہتے البتہ باطل نواز گنگوہی اور اس کے ہم خیال لوگوں کو دعوت فکر دیتے ہیں کہ تمہاری بیویاں حیض والی ناک یا ہٹی سے کر بیٹھی ہوں اور سپاہ صحابہ کے تمام ارکان و ممبران باری باری آئیں تھوکتے یا چاٹتے جائیں تو وہ آپ کے امام اعظم صاحب کی برکت سے پاک ہو جائیں گی۔ لعنت ہے ایسے مذہب پر جس نے اسلام جیسے پاکیزہ مذہب کو برباد کر کے رکھ دیا اور بے غیرت ایسے ہیں کہ نعرے لگاتے ہیں کہ شیعہ کافر ہیں۔ ہم کہتے ہیں بے حیا کافر ہو جو نبی کریم کی محبوبہ بیوی کے حیض کی باتیں بخاری شریف سے بیان کرتے ہو اس میں شک نہیں کہ حضرت عائشہ نبی کریم کی زیب خانہ اور زینت کاشانہ تھی مگر یہ باتیں بی بی عائشہ کی زبانی بخاری شریف میں کہ وہ تھوک سے حیض کو پاک کرتی تھی حیض کی حالت میں نبی کریم سے مباشرت کرتی تھی یہ حضرت کی خود اہل سنت نے توہین کی ہے۔

اعتراض نمبر 15

بیت الخلا سے نعمت خدا کی قدر اور اسکو بے ادبی سے بچانے کی خاطر امام پاک کا روٹی کے ٹکڑے کو اٹھا لینا اور اسکے خلاف پاخانہ خود ملکر

کتاب من لا یحضرہ الفقیہ کی عبارۃ: امام پاک بیت الخلا تک گئے وہاں روٹی کا ٹکڑا پڑا تھا (نعمت خدا کی قدر کی خاطر) امام پاک نے اسکو اٹھا کر اپنے غلام کو دیا۔ غلام نے اسکو پاک کر کے کھا لیا امام پاک نے فرمایا تو جنت کا حقدار ہے۔

نوٹ: ارباب انصاف اگر روایت پر اہل سنت مولانا خوب تنقید فرماتے ہیں حالانکہ اس میں کوئی چیز قابل اعتراض نہیں ہے۔ روٹی نعمت خدا ہے اگر بیت الخلا میں پڑی ہو تو اسکا اٹھانا ضروری ہے اور اگر وہ نجس ہو گئی ہو تو اسکو پاک کرنا اور پھر اگر وہ کھانے کے قابل ہو گئی ہو تو اسکو کھا لینا اس میں کیا حرج ہے۔ اور سنی احباب کو ہمارا چیلنج ہے کہ وہ اپنی فقہ کی مہاروں پٹاریاں کھول کر بتائیں کہ اس مسئلہ میں ان کے امام اعظم وغیرہ کیا فرماتا ہے۔ اگر تسلی نہیں ہوئی تو اور سنیں

سنی فقہ میں منی اور پاخانہ کھانا اور ہر قسم کی نجاست چاٹنا جائز ہے

ارباب انصاف کہاوت مشہور ہے اہل سنگ کر اینٹ مسجد خراب کنند کہ جب کسی کتے کی موت آتی ہے وہ مسجد میں جا کر سوتا ہے اسی طرح جب کسی ملاں کی موت آتی ہے تو وہ شیعہ مذہب اور خاندان نبوت کو چھیڑتا ہے۔ پیشاب پینے کے اور منی اور پاخانہ کھانے کے کتاب

اہل سنت حیوۃ الحیوان سے کچھ نقائل گزچکے ہیں اور اب کچھ اور
سنیں ملاحظہ ہو۔ مرد اور عورت دونوں کی منی پاک ہے ثبوت کیلئے
عرف الجادی ص ۱۰ ملاحظہ کریں۔ اور جبکہ منی پاک ہے تو آیا اسکا
کھانا بھی جائز ہے یا ناجائز اس میں دو قول ہیں یعنی کہ بعض سنی
ملاں منی کو ناجائز سمجھتے ہیں ثبوت کیلئے فقہ محمدیہ ص ۱۳۰ مصنف
ابو الحسن ملاحظہ فرمائیں۔

سنی اندھے حافظ کا عورت کی شرمگاہ میں روٹی لگا کر کھانا

ثبوت بکتاب اہل سنت افاضات یومیہ ص ۱۳ ج ۴ بحوالہ اکابرین کے جواہر
پارے ص ۵ از قلم شاہد رضوی ناشر خدام رضا سید الکتب
کے لڑکوں نے حافظ جی کو نکاح کی رغبت دی کہ حافظ جی نکاح کر لو بڑا
مزہ ہے حافظ جی نے نکاح کیا اور رات بھر روٹی لگا لگا کر کھائی مزا
کیا خاک آتا صبح کو لڑکوں پر خفا ہوتے ہوئے آئے کہ مکر سے
کہتے تھے کہ بڑا مزا ہے ہم نے روٹی لگا کر کھائی ہے تو نہ نمکین معلوم
ہوئی نہ میٹھی نہ کڑوی۔ بہشتی زیور ص ۱۳ ج ۲ کتاب اہل سنت میں لکھا
ہے کہ ہاتھ میں کوئی نجس چیز لگی تھی اسکو زبان سے کسی نے تین دفعہ
چاٹ لیا تو پاک ہے مبارک کیا وقت ہے۔ اذا جاء اجل البعیر
حام حول البئر۔ جب اونٹ کی موت آتی ہے تو وہ
کنوئیں کے ارد گرد پھرتا ہے اور جب کسی سنی ملاں کی موت
آتی ہے تو وہ شیعہ مذہب پر تنقید کرتا ہے۔ عقل سے گلشن کے جو تھی
دعوے سے لگے حاتل کے سینے گئے بے شعور ہو گئے

مسئلہ مذی اور دہلوی دجال عبدالعزیز کو لگام

شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی ناصبی نے اپنے تحفہ اثنا عشریہ ص ۱۹۵ میں شیعہ خیرالبریہ پر اپنے گمان باطل میں اس طرح کیچڑ اچھالنے کی ناکام کوشش کی ہے کہ شیعہ مذہب میں مذی پاک ہے اور اس سے وضو باطل نہیں ہوتا نیز ان کے مذہب میں مذی پاک ہے حالانکہ گاڑھا پیشاب ہے۔ اب اس کا جواب ملاحظہ ہو۔

سنی مذہب میں مذی پاک ہے اور اس کے نکلنے سے وضو نہیں ٹوٹتا

۱۔ اہل سنت کی معتبر کتاب رحمۃ الامۃ فی اختلاف الائمہ ص ۱۲ ج ۲ الحدث
۲۔ اہل سنت کی معتبر کتاب متفق و مفترق مسائل فقہ الائمۃ الاربعہ مولف حنبلی
۳۔ اہل سنت کی معتبر کتاب الھدایہ ص ۲۲
۴۔ اہل سنت کی معتبر کتاب موطا امام مالک ص ۲۶
۵۔ اہل سنت کی معتبر کتاب اوجز المسالک شرح موطا ص ۲۶
۶۔ اہل سنت کی معتبر کتاب موطا کی شرح زرقانی
۷۔ اہل سنت کی معتبر کتاب استذکار شرح موطا تصنیف ابن عبدالبر۔
۸۔ اہل سنت کی معتبر کتاب مسوی من احادیث الموطا مصنف شاہ ولی اللہ

رحمۃ الامۃ کی عبارت } والمذی ینقض ایضا عند مالک والنفی ناقض عند الثلاثۃ والاصح من مذہب الشافعی انہ لا ینقض۔

ترجمہ: اہل سنت بلکہ امام مالک کے نزدیک مذی سے وضو نہیں
ٹوٹتا البتہ باقی تینوں کے نزدیک ٹوٹ جاتا ہے جیسے طرح کہ امام شافعی
کے نزدیک منی از مخرج سے وضو نہیں ٹوٹتا۔

نوٹ: ارباب انصاف مذی ایک رطوبت ہے جو کہ عام طور پر عورتوں
سے جنسی مذاق کے وقت مقام پیشاب سے نکلتی ہے۔ شیعہ مذہب میں
اس کا ناقض وضو ہونا ثابت نہیں ہے اور اس میں سنیوں کے امام مالک
کا بھی شیعوں سے اتفاق ہے۔ اگر مذی کو ناقض وضو نہ سمجھنا کوئی بری
بات ہے تو یہ برائی اہل سنت کے مذہب میں موجود ہے موطاء امام مالک
اہل علم کے پاس موجود ہے۔ ہر شخص اس کو خود دیکھ لے اس میں پورا ایک
باب ہے کہ الرخصۃ فی ترک الوضوء من المذی کہ مذی سے وضو نہیں
ٹوٹتا۔ آگے اس کی تشریح میں لکھا ہے کہ امام اہل سنت سعید بن مسیب
سے کسی نے پوچھا کہ حالت نماز میں میری مذی نکل آتی ہے کیا کروں امام
صاحب نے فرمایا کہ اگر میری مذی رانوں تک بہہ جائے تو میں نماز نہیں چھوڑوں گا

ارباب انصاف دھلوی دجال کی یہ بے شرمی ہے کہ جو مسئلہ خود اہل
سنت میں موجود ہے اس کو اعتراض بنا کر شیعوں پر لگاتا ہے اس قسم کی
بے ایمانی کرنے سے سنی مذہب کی سچائی ثابت نہیں ہو سکتی۔ دجال مردہ آباد

دوسرا جواب: حوالہ جات اسی رسالہ میں مذکور ہیں کہ امام اہل سنت
امام شافعی کے نزدیک آدمی کی منی پاک ہے لہذا شاہ عبد العزیز کے نیاز مندوں
کو دعوت فکر ہے کہ آپ کے امام منی کو پاک قرار دیا ہے اور آپ کے امام احمد
نے مذی کو مثل منی پاک قرار دیا ہے کتاب متفق و متفرق فی فقہ الائمۃ
الاربعۃ تالیف یحیی بن سعید البغدادی حنبلی ملاحظہ کریں۔ اگر منی جیسی پلید

شئے کو تمہارے امام پاک قرار دیں اور وہ کافر نہیں ہوتے تو مذی کو پاک کہنے سے شیعوں کا بھی کچھ نہیں بگڑتا۔

تیسرا جواب: مولوی صاحب ذرا عینک اُتار کر ذرا اپنی فقہ کی کتاب ھدایہ کو غور سے پڑھیں اس میں لکھا ہے کہ ما لیس بحدث ای فلیس بنجس کہ جو چیز وضو کو نہیں توڑتی وہ نجس نہیں ہے پس چونکہ مذی اہل سنت کے امام مالک کے نزدیک وضو نہیں توڑتی اس لئے اُنکے نزدیک نجس بھی نہیں ہے

ع تیرے اگلے پچھلے عالم قائل اس کفر کے
اپنی تہمت سر شیعاں دھرے للہ یں ٹال کر

چوتھا جواب: دہلوی دجال نے یہ کہا ہے کہ مذی گاڑھا پیشاب ہے۔ ہم کہتے ہیں کہ یہ اس دجال کی بکواس ہے کیونکہ حکیم نفیس نے طب کی مشہور کتاب شرح اسباب میں فرمایا ہے مذی پیشاب نہیں ہے بلکہ وہ ایک رطوبت لیس دار ہے جو کہ پیشاب کی نالی میں سے آتی ہے۔ تاکہ پیشاب کی تیزابیت سے نالی زخمی نہ ہو۔

نوٹ: اس مسئلہ کی تفصیلات کے لئے کتاب تنزیہۃ اثنا عشریہ در جواب تحفہ اثنا عشریہ جلد ۹ تالیف علامہ مرزا محمد کامل دہلوی (الملقب بہ شہید رابع) ملاحظہ کریں۔ شہید مرحوم نے تنزیہۃ اثنا عشریہ کی ۱۲ جلد تحفہ کے جواب میں لکھ کر سنیت کے تابوت میں آخری میخ ٹھونک دی ہے۔

پانچواں جواب: بفرض محال اگر شیعوں کی کتب احادیث میں ایسی حدیثیں آئی ہیں کہ جن میں لکھا ہے کہ مذی ناقض وضو ہے یا مذی کے بعد مقام پیشاب کو دھوئیں تو یہ قول مفتی بہ نہیں ہے ان احادیث کو فقہاء شیعہ نے اُن کے ضعیف ہونے کے باعث ٹھکرا دیا ہے۔

اہل سنت کی فقہ میں روپیہ کی چوڑائی سے کم نجاست معاف ہے

۱۔ اہل سنت کی معتبر کتاب فتاویٰ قاضی خان ص۱۱

۲۔ اہل سنت کی معتبر کتاب رحمۃ الامۃ فی اختلاف الائمۃ ص۲ بر حاشیہ میزان

واعتبر ابو حنیفۃ فی سائر النجاسات قدر الدرھم البغلی فجعل ما دونہ معفواً

ترجمہ: ابو حنیفہ امام اہل سنت کہتا ہے کہ روپیہ کی مقدار سے کم ہر قسم کی نجاست معاف ہے خواہ خون ہو یا پاخانہ وغیرہ الغرض یہ چیزیں خواہ بدن پر ہو یا لباس پر لگیں ہوں۔

سنی فقہ میں پھوڑے اور زخموں کا خون معاف

۱۔ اہل سنت کی معتبر کتاب رحمۃ الامۃ فی اختلاف الائمۃ ص۲

ترجمہ: بملخص امام اہل سنت امام شافعی اور امام مالک کے نزدیک پھوڑوں کا خون معاف ہے۔

اہل سنت کے مذہب میں خون، پاخانہ پیشاب، شراب کی نجاست معاف ہے

اہل سنت کی معتبر کتاب فقہ نافع، منقول از تحفہ اثنا عشریہ ص۳

ومن اصابہ من النجاسۃ المغلظۃ کالدم والبول والغائط والخمر

مقدار الدرھم وما دونہ جازت الصلوٰۃ وکذا اذا وجد محل الاستنجاء الخ

ترجمہ: اگر کسی کے بدن یا لباس پر غلیظ نجاست مقدار درہم سے کم لگی ہے

اور نجاست خواہ خون ہو یا پیشاب و پاخانہ ہو۔ یا شراب ہو تو اس شخص کی نجاست کے ساتھ نماز صحیح ہے۔

نوٹ: کتاب اہل سنت مسوی شرح موطا۔ منقول از نزہتہ اثنا عشریہ میں لکھا ہے کہ حضرت عمر نے جب ان کو ابو لولو نے چھرا مارا تھا آخری نماز نجس حالت میں خون آلودہ کپڑوں میں پڑھی تھی۔

فقہ دیوبند میں کتے کی کھال پر یا اس کو پہن کر نماز پڑھنا بڑا ثواب ہے

۱۔ اہل سنت کی معتبر کتاب فتاوی قاضی خان صفحہ ۱ کتاب الطہارۃ

۲۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تحفہ اثنا عشریہ صفحہ ۹۲ باب ۲ کید ۱۰۳

۳۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تاریخ لابن خلکان صفحہ ۱۱۳ ذکر محمود غزنوی۔

فتاوی قاضی خان کی عبارت { انما صلی علی جلد الکلب قد ذبح جازت صلوتہ

ترجمہ: جس کتے کو تکبیر پڑھ کر ذبح کیا جائے اور اس کی کھال پر نماز پڑھی جائے تو نماز صحیح ہے۔

نوٹ: اس کے بعد یہ بھی لکھا ہے کہ اگر کتے کے بالوں سے نماز بند اور نالہ بنا کر نماز پڑھے تو نماز صحیح ہے۔

بعض اہل سنت کے نزدیک شراب پاک ہے

رحمۃ الامۃ اور میزان الکبری دونوں کتب اہل سنت میں لکھا ہے کہ امام اہل سنت حضرت داؤد نے فرمایا ہے کہ شراب پاک ہے فتاوی قاضی خاں

مذہب اہل سنت میں بھیڑ کے پیشاب سے قرآن کا دھونا جائز ہے

۱۔ اہل سنت کی معتبر کتاب الرحمۃ فی الطب صفحہ ۱۵۲ باب ۵۵

تکتب ہذہ الآیات فی اناء نظیف بزعفران وتمحی ببول الحمل الغنم وتشرب المطلوق یفیق باذن اللہ وھذا ما تکتب قولہ تعالیٰ اومن کان میتا فاحییناہ آخر تک۔

ترجمہ:۔ امام اہل سنت جلال الدین سیوطی فرماتے ہیں کہ اگر بچہ ماں کے رحم میں سو جائے تو ان آیات کو ایک صاف برتن میں زعفران کے ساتھ لکھا جائے اور پھر حمل الغنم (بھیڑ بکری) کے پیشاب سے ان آیات کو دھو کر عورت بیمار پیئے تو بچہ جاگ جائے گا آیت یہ ہے اومن کان میتا ۔ الخ

مذہب اہل سنت میں قرآنی آیات دھو کر عورت کے فرج پر ڈالنا جائز …

۱۔ اہل سنت کی معتبر الرحمۃ فی الطب والحکمۃ صفحہ ۱۵۶ باب ۵۵

لعسر الولادۃ: تکتب ہذہ الآیات فی صحیفۃ وتمحیٰ وتشرب النفساء منہ وتدھن بالباقی فرجھا فانہا تضع ان شاء اللہ وھذا ما تکتب بسم اللہ الرحمن الرحیم کانہم یوم یرون ما یوعدون آخر آیات تک

ترجمہ:۔ جس عورت کو بچہ کی ولادت میں تکلیف ہو تو ان آیات کو برتن میں لکھا جائے اور پھر دھویا جائے اور وہ عورت اس پانی کو پیئے اور کچھ مقدار اس پانی سے لے کر فرج کو دھوئے بچہ فوراً پیدا ہو جائے گا۔

نوٹ:۔ ارباب انصاف جان لیں کہ عزیزان کے مذہب میں قرآن پاک کو پیشاب سے لکھنا جائز اور قرآنی آیات کے پانی کو فرج پر ڈالنا جائز وہ بھی

شاہ عبدالعزیز محدث دھلوی کا ایک اور غلط اعتراض

شاہ صاحب نے تحفہ باب ۱۱ ص ۲۲۹ میں لکھا ہے کہ شیعہ مذہب والے مرغیوں کی بیٹ کو پاک جانتے ہیں۔ مرغیوں میں کیا خوبی ہے کہ انکی بیٹ پاک ہے

جواب: اہل سنت کے مذہب میں بھی مرغیوں کی بیٹ پاک ہے

۱۔ اہل سنت کی معتبر کتاب: الفقہ علی مذاہب الاربعہ ص ۱۲ ج ۱
۲۔ اہل سنت کی معتبر کتاب رحمۃ الامۃ فی اختلاف الائمۃ ص ۵ ج ۱
۳۔ اہل سنت کی معتبر کتاب میزان الکبریٰ ص ۱۰۲ ج ۱

الفقہ الاربعہ کی عبارت: المالکیہ قالوا بطھارۃ فضلۃ ما یحل اکلہ / الحنابلہ قالوا بطھارۃ فضلۃ ...

ترجمہ: امام مالک اور امام احمد اور ان کے پیروکار فرماتے ہیں کہ ہر وہ حیوان جس کا گوشت کھانا حلال ہے اس کا پیشاب و پاخانہ پاک ہے

نوٹ: شاہ عبدالعزیز کے یہ دونوں جھوٹے امام اہل سنت امام مالک اور امام احمد کا فتویٰ ہے کہ ہر حلال جانور کا بول و براز پاک ہے پس اگر یہ فتویٰ شیعوں نے بھی دیا ہے تو دہلوی دجال کو کیا تکلیف ہوئی اگر یہ فتویٰ بالفرض محال غلط ہے تو یہ غلطی خود اہل سنت کے گھر میں موجود ہے۔

اس مسئلہ کی تفصیلات کے لئے نزھۃ اثنا عشریہ در جواب تحفہ اثنا عشریہ کی طرف رجوع کیا جائے اس کے بعد دہلوی دجال سفید جھوٹ بولنے کا ماہر ہے مذہب اہل سنت سے اپنی جہالت کا ثبوت دیا ہے

ہو جائے گی نیز کتاب مذکور میں لکھا ہے کہ اگر انسانی ہڈی کو خشک کر کے اس میں شراب اور ٹیک کر کے ملا دیا جائے اور ماتھے پر پھوڑے پر لگا دیا جائے تو شفا ہوگی نیز کتاب مذکور میں ذکر انسان میں لکھا ہے کہ اگر نطفہ انسانی کو برص اور چھائیوں کے داغوں پر لگایا جائے تو شفا ہوگی۔

خواتین دیوبند کے خون پردہ بکارت کی کرامات اور پستانوں کا علاج

ا۔ اہل سنت کی معتبر کتاب حیوۃ الحیوان صفحہ ۲ مفتی کمال الدین محمد بن موسیٰ دم البکارۃ حین افتضاضہا اذا طلی بہ الثدی لا یکبر ۔ شاہ محمود اہل سنت فرماتے ہیں کہ جب کسی دیوبند کی عورت کا پردہ بکارت چیرا جائے اور خون نکلے تو اگر وہ خون وہ عورت فوراً اپنے پستانوں پر مل لے تو زندگی بھر اسکے پستان بڑے نہ ہوں گے خواہ مرد انکو کتنا ہی کھینچے۔

فقہ دیوبند میں انسانی پاخانہ کھانے کا جواز اور اسکی کرامات

کتاب اہل سنت حیوۃ الحیوان صفحہ ۲۰ ذکر انسان مفتی کمال الدین
واذا اخذ نجو من انسان قد محمصۃ نزد لیف بجمل خمر وسقی لصاحب القولنج وعسر البول نفعہما۔

ترجمہ:۔ جب کسی انسان کے پاخانہ کو چنے کے دانے کے برابر لیا جائے اور اسکو شراب سے جو سرکہ تیار کیا گیا ہو اس میں ملا کر مریض قولنج کو یا اس مریض کو جسکو پیشاب تکلیف سے آتا ہو پلا دیا جائے تو امام اعظم صاحب کی برکت سے پاخانہ دونوں مریضوں کو نفع دے گا۔

نوٹ:۔ فقہ دیوبند ہے جس نے پیشاب پاخانہ بھی حلال کر دیا۔

فقہ دیوبندیہ میں کتے کے آلۂ تناسل کی خصوصی برکات اور کرامات

۱۔ اہل سنت کی معتبر کتاب الرحمۃ صفحہ ۱۳۰ باب ۱۲۹ مصنف شیخ الحدیث سیوطی اقتصار علی نظریہ روایت داری سے صرف ترجمہ پیش خدمت ہے مفسر قرآن شیخ الحدیث امام اہل سنت علامہ جلال الدین سیوطی فرماتے ہیں کہ جب کتا کتیا پر چڑھے اور اتر جائے تو آپ جلدی سے اسکی دم جڑ سے کاٹ لیں اور چالیس دن تک اسکو زمین میں دفن رکھیں جب نکالیں گے تو صرف بال ہوں گے اسکو پیس کر دوا بنا لیں اور بال کو جو شخص کمر پر باندھ کر کسی دیوبندی عورت سے ہمبستری کرے گا تو اسکو انزال نہ ہوگا

ولو اقام من المغرب الی الصباح وھو من المجربات الصحاح باذن اللہ تعالیٰ اگرچہ وہ اس دیوبندن سے مغرب سے لیکر صبح تک ہمبستری کرتا رہے اور یہ نسخہ علماء اہل سنت کے مجربات میں سے ہے اذن خدا سے

چمگادڑ کے خون کی اہل سنت کے لیے مخصوص برکات

۱۔ اہل سنت کی معتبر کتاب الرحمۃ صفحہ ۱۳۱ باب ۱۲۹ امام سیوطی ت من طلی قدمیہ بدم خفاش رأی العجب من الانتعاظ وھذا من المجرب

دیوبندی اپنے قدموں کو چمگادڑ کے خون سے طلا کرے گا تو اسکا آلہ تناسل اب اٹھے گا اور یہ نسخہ بھی علماء دیوبند کا آزمودہ ہے۔

نوٹ: بہت سی نسخہ دیوبند کو حق تعالیٰ جزائے خیر دے خلق خدا کی بھلائی کے لئے انہوں نے بڑی محنت فرمائی ہے خصوصا آلہ تناسل کو مضبوط کرنے کے لئے اور اماکن کے لئے انکی خدمات قابل تعریف ہیں۔

دیوبندی کی اپنے مریدوں کو آلہ تناسل مضبوط کرنے کے بارے خصوصی ہدایات

خرگوش کے آلہ تناسل کی اہل سنت کے لیے خصوصی برکات

۱۔ اہل سنت کی معتبر کتاب الرحمۃ فی الطب صفحہ ۱۲۸ باب ۱۲۹ مفتی علامہ
سیوطی تا قضیب ذکر ثعلب البقر یحرقہ و تحرقہ مثلہ سکر فاذا اردت الجماع
فمحنہ شیاف واجعلہ فی الطلی والعقہ فانہ ینعظ انعاظاً شدیداً
ترجمہ: امام اہل سنت علامہ سیوطی فرماتے ہیں کہ خرگوش کا آلہ تناسل لے کر اسکو
کو شہد میں جلا کر سرکہ کا ماتند اسکو بار کے پیس لیں اور جب ہمبستری کرنا ہو تو اس
سفوف کو شہد میں ملا کر چاٹ لیں آپکا آلہ خوب کھڑا ہو جائے گا۔

قنفذ (جھاؤ) کے آلہ تناسل کی اہل سنت کے لیے خصوصی کرامات

۱۔ اہل سنت کی معتبر کتاب الرحمۃ فی الطب صفحہ ۱۲۸ باب ۱۲۹ مفتی علامہ
سیوطی قاقضیب ذکر قنفذ و تشویہ و تاکلہ فانہ غایۃ باتفاق الاطباء
ترجمہ: جھاؤ کے آلہ تناسل کو بھون کر اہل سنت کی یہ کہ اسکو کھانا بڑا فائدہ

کتے کے آلہ تناسل کی اہل سنت کے لئے فیوضات

۱۔ اہل سنت کی معتبر کتاب الرحمۃ فی الطب صفحہ ۱۲۹ باب ۱۲۹
من اخذ ذکر کلب و شدہ علی فخذہ قوی علی الجماع ولم یزل ذکرہ
ما دام معلقا علیہ۔ ترجمہ: جو اہل سنت شیخ الحدیث کتے کے آلہ تناسل کو اپنی
ران کے ساتھ باندھے تو اسکا آلہ سخت ہو کر اٹھے گا اور ہرگز نہ سوئے جب تک اسے آلہ کو جدا نہ
کریگا۔

دیوبندی عورت کی سُول روکنے کے لیے انکے علماء کے ارشادات

خصی چھترے یا خچر کا پیشاب پلائیں تو دیوبندن کی سُول بند ہو جائے گی

۱۔ اہل سنت کی معتبر کتاب الرحمۃ ص ۱۴۹ باب ۱۵۸ امام سیوطی

بول الكبش الخصي اذا شربته لم تحمل ابدا (۲) اذا سقيت المرأة كل شهر بيت بول البغلة فانها لا تحمل ابدا

ترجمہ: جب خصی چھترے کا پیشاب یا خچر کا پیشاب کسی دیوبندن کو لگاتار روزینہ تک پلایا جائے تو اسکو حمل نہ ٹھہرے گا۔

دیوبندن عورت کی سُول کھولنے کے لیے انکی فقہ کی ہدایات

کُتے کا پیشاب قنفذ کا آلہ تناسل، گھوڑی کا دودھ بہت مفید ہے

۱۔ اہل سنت کی معتبر کتاب الرحمۃ ص ۱۵۱ باب ۱۵۴ امام سیوطی

ترجمہ: اگر کوئی دیوبندن عورت حیض سے پاک ہو کر کتے کے پیشاب میں روئی تر کر کے شرمگاہ میں رکھے پھر اسکے ساتھ اگر کوئی ہمبستری کرے تو وہ فوراً حاملہ ہو جائے گی اور اگر قنفذ (سیہہ) کے آلہ تناسل کو جلا کر اس کو گندم اور لاکھ میں ملا کر پھر شہد ملا کر عشاء کے بعد چاٹے تو بھی حاملہ ہو جائے گی۔ اور اگر عورت کو پتہ نہ چلے اور گھوڑی کا دودھ اسکو پلا دیا جائے تو فوراً حاملہ ہو جائے گی۔ سبحان اللہ۔ فقہ دیوبند یہ ہے۔ جس میں حقول سے استنجا دیر اعتراف ہے اور آلہ تناسل کھانے کے جواز

فقہ دیوبند میں منی کھانے کی برکات کہ بے پناہ عشق پیدا ہوتا ہے

۱۔ اہل سنت کی معتبر کتاب الرحمۃ فی الطب صفحہ ۱۶۴ باب ۱۶۷ امام سیوطی

اذا خفت منیک وطفت بہ قطعۃ سکر واطعمتہ للمرأۃ

وہی لا تعلم احبتک حبا شدید اگر تو اے دیوبندی اپنی منی بے کر کر یا

شکر یا مصری کی ڈلی پر مل کر اپنی بیوی کو کھلا دے تو وہ تیری دیوانی ہو جائے

گی نوٹ: بقول امیر صاحب اگر دیوبندی اپنی بیوی کے منہ میں انزال کرے تو وہ

شوہر کی عاشق ہو جائے گی۔ اور منی اور عشق کا مزہ اسکو قیامت تک آتا رہے گا۔

فقہ دیوبند میں شوہر کو دوسری شادی سے روکنے کا عظیم نسخہ

۱۔ اہل سنت کی معتبر کتاب الرحمۃ صفحہ ۱۶۴ باب ۱۶۷ مولف امام سیوطی

ترجمہ: سیاہ مرغی کا سر لے کر اسکو ایک نئے کپڑے میں بند کرکے اس چارپائی

کے نیچے دفن کرے جس پر دیوبند لعنت اسکا مرد ہمبستری کرتا ہو تو اس سر کی برکت

سے شوہر اس سے محبت اور انسیت کرنے لگے گا اور اس پر ناراض نہ ہو گا اور ولا یتزوج

علیہا مادام ذالک اور جب تک مرغی کا سر رہے گا اس کا شوہر دوسری

شادی نہ کرے گا نوٹ: اس نسخے پر معاویہ کی ماں ہندہ نے عمل کیا ہے۔

پاؤں دھو کر پلانے سے محبت کے شعلے بھڑکتے ہیں

۱۔ اہل سنت کی معتبر کتاب الرحمۃ فی الطب صفحہ ۱۶۴ باب ۱۶۷ ان

الانسان اذا غسل قدمیہ وسقی ذالک الماء لزوجتہ فانہا تحبہ حبا شدیداً اگر

دیوبندی مرد اپنے پاؤں دھو کر اپنی بیوی کو پلائے تو اس سے وہ بے پناہ پیار کرے

دھو کر اپنے مرد کو پلائے جو سمجھے اپنے پاؤں دھو کر دوسرے کو پلائے گا تو وہ اسکے ساتھ بہت محبت رکھے گا ۔ نوٹ معاویہ کے والدین اس نسخہ پر عمل پیرا تھے

فقہ دیوبند کی ہدایت کہ اللہ کے علاوہ کتے کے آلہ تناسل اور اسکے قلب سے مدد حاصل کریں مرد کو بے غیرت کرنے کے لئے یہ مجرب نسخہ ہے

۱۔ اہل سنت کی معتبر کتاب الرحمۃ فی الطب صفحہ ۱۶۵ باب ۱۲۸

تأخذ قلب كلب وتجففه وتطعمه للرجل فانه لا يغير على زوجته ويموت قلبه وهذا مجرب ولا شك فيه ۔ اگر کوئی دیوبندی عورت کتے کے دل کو لے کر خشک کرے اور کسی طریقے سے وہ دل اپنے شوہر کو کھلائے تو اسکا شوہر اپنی عورت کے بارے بے غیرت ہو جائے گا اسکا دل مردہ ہو جائے گا یہ نسخہ بقول امام اہل سنت امام سیوطی کے تجربہ شدہ ہے ۔

فقہ دیوبند میں عورت کی غیرت سوکن پر ختم کرنے کا ہدایات

۱۔ اہل سنت کی معتبر کتاب الرحمۃ فی الطب صفحہ ۱۶۵ باب ۱۲۸ سیوطی

ترجمہ: خرگوش کا دماغ شراب میں ملا کر بے خبری میں عورت کو پلائیں (۲) بھیڑیا کا پتا شہد میں ملا کر بے خبری میں عورت کو پلائیں (۳) سرطان بحری لیکر اسکو عورت کو پلائیں اسکی سوکن پر غیرت ختم ہو جائے گی ۔

فقہ دیوبند کا فرمان اللہ کے علاوہ اونٹ کے پیشاب سے مدد حاصل کریں

الرحمۃ فی الطب صفحہ ۱۵۴ باب ۷۵ میں لکھا ہے کہ اگر کسی دیوبندی کا بچہ کی ولادت کے بعد

جماع سے درست ہو جائے گی اور اس پر فریفتہ ہو جائے گی۔

دیوبند کے شریعت ایل ایل خواتین دیوبند کی خواہش جماع پیدا کرنے یا اسکو تیز کرنے کی بابت مشائخ کی ہدایات

(۱) اہل سنت کی معتبر کتاب الرحمۃ ص ۱۳۳ مؤلف امام سیوطی

(۱) اگر کوئی دیوبندی کی عورت زعفران اور نوشادر برابر لے کر پیس لے اور اسے پانی میں حل کرکے اس پانی سے استنجاء کرے تو اس عورت میں خواہش جماع فوراً پیدا ہو جائے گی اور شوہر پاک کی برکت سے تمام رات جماع سے تھکے گی نہیں

خواتین دیوبند کی خواہش جماع ختم کرنے کے لئے مشائخ کی ہدایات

(۱) اہل سنت کی معتبر کتاب الرحمۃ ص ۱۴۳ باب ۳۲ از امام سیوطی

(۱) اگر کسی دیوبندن میں شہوت زیادہ ہے اور شوہر بوڑھا ہے اور وہ نیک بخت اپنی شہوت روکنا چاہتی ہے تو وہ ایسا کرے کہ سرخ رنگ کے بیل کا آلہ تناسل لے کر خشک کرے اور سایہ میں خشک کرے اور وہ عورت نبیذ جو کی شراب خالص لے کر ایک مثقال پئے تو اسکی شہوت ختم ہو جائے گی۔ (۲) اگر کوئی دیوبندن شجرہ مریم کو نعناع کے پانی میں رگڑ کر چنے کے دانے کے برابر گولیاں بنالے پھر اگر ایک گولی کھائے گی تو ایک سال اور دو کھائے گی تو دو سال کے لئے اسکی شہوت کی آگ بجھ جائے گی۔

نوٹ: علماء دیوبند کی خدمات خلق خدا کی بھلائی کے لئے قابل داد ہیں دیکھا آپنے کروہ فریم کی ؟؟ تر وسطے یا بجھاتے ہیں یا شہوت جماع بڑھاتے

میں مشائخ اسلام نے کیسی کیسی ہدایات جاری فرمائی ہیں۔

دیوبند کے شریعت بل میں آلۃ التناسل موٹا کرنے اور اسکو لمبا کرنے کے بابت مشائخ کی ہدایات تاکہ کنیزان ہند بنت عقبہ خوش رہیں

۱۔ اہل سنت کی معتبر کتاب الرحمۃ ص ۱۳۱ باب ۱۳۲ از امام سیوطی

(۱) اگر کوئی دیوبندی زبد البحر یعنی سمندر جھاگ لے کر پیس کرے پھر اسکو رگڑ کر پانی میں ملا کر آلۃ التناسل کو طلا کرے تو عورت پاک کی برکت سے موٹا ہو جائے گا مجرب مشائخ کا آزمودہ اور تجربہ کیا ہوا ہے۔

دیوبند کی شریعت میں بخار والی عورت سے جماع میں زیادہ لذت ہے

۱۔ اہل سنت کی معتبر کتاب الرحمۃ ص ۱۳۵ باب ۱۳۳ مؤلف سیوطی

ترجمہ: مشائخ عظام کے تجربے سے یہ بات ثابت ہے کہ جس عورت کو بخار ہو اسکے ساتھ ہمبستری کرنے میں زیادہ لذت ہے خاص طور پر بخار کی ابتداء میں۔

نوٹ: ایک خیال رکھیں کہ بیمار عورت سے ہمبستری سنت عثمان غنی ہے اور عورت کی موت بھی واقع ہو سکتی ہے جس طرح کہ عثمان نے ایسا ہی بیوی کے ساتھ کیا تھا اور وہ مرگئی تھی تفصیل کے لئے ہماری کتاب قول مقبول دیکھیں

ارباب انصاف کہاوت مشہور ہے کہ سکھنا ڈنڈا یا ستے ہوں کہتے تھے پانیہ۔ مولوی مجوکل دیئے تو کہ بہانکھی نہیں بیٹھے دسیئے اور حال کے مذہب کا آپ کے سامنے ہے۔

دیوبند کے شریعت میں شرمگاہ کے پانی کو خشک کرنے کی ہدایات

۱۔ اہل سنت کی معتبر کتاب الرحمہ صفحہ ۱۳۵ باب ۱۳۲ مؤلف سیوطی

(۱) اذا اخذت وسخ صوف الغنم وتحملت به المرأة تنشف رحمها
بھیڑ کی پشم کی میل جمع کر کے عورت فرج میں رکھنے سے فرج خشک ہو جائے گی

دیوبندی شریعت میں شرمگاہ کی بدبو دور کرنے کی ہدایات

۱۔ اہل سنت کی معتبر کتاب الرحمہ صفحہ ۱۳۵ باب ۱۳۳ مؤلف سیوطی

(۱) یدق السنبل الخ سنبل کو باریک پیس کر گلاب کے پانی میں معجون بنائے اور اسکو جو دیوبندن فرج میں رکھے گی اس فرج میں گرمی بھی پیدا ہوگی اور اسکی بدبو بھی دور ہو جائے اور اس میں خوشبو آئے گی۔

دیوبند کے شریعت میں کھلی اور ڈھیلی شرمگاہ کو گرم اور تنگ کرنے کی ہدایات تاکہ مرد کو جلیبی کی لذت آئے

۱۔ اہل سنت کی معتبر کتاب الرحمہ صفحہ ۱۳۵ باب ۱۳۴ مؤلف سیوطی

تحمل الشب الخ پھٹکڑی کو پانی میں گھول کر اس پانی سے جو دیوبندن استنجا کرے گی اسکی فرج تنگ ہو جائے گی۔ (۲) سرمہ اور پھٹکڑی کو باریک پیس کر جو دیوبندن فرج میں رکھے گی فرج تنگ ہو جائے گی۔

نوٹ: صاحبان انصاف اگر چاند پر جانے کے بارے انگریزی والے کی تحقیقات ماہر ہیں تو فرج کو تنگ اور گرم کرنے کی دیوبند کی تحقیقات بھی کمال کی ہیں

پر غور ماہیت کی کے نماز میں اپنے مشکل کشا اور حاجت روا حیدر سے یا علی کا
امام جعفر صادق پر تبصرہ کر کے اپنے ہاں حلال حیوانوں کا پیشاب اور گوبر پاک ہے
جناب کا یہ اعتراض ہے کہ بعد از انزال کے حیثیت رکھتا ہے اور
جناب نے جو شیعہ مذہب کو گالیاں دی ہیں اور عوام کی ہے کا
جواب یہ ہے۔

وقد قال اسد علی اللئیم یسبنی فمضیت ثمۃ قلت
لا یعنینی۔

جب کمینے لوگوں کے پاس سے ہمارا گزر ہوتا ہے اور وہ ہمیں گالیاں
دیتے ہیں تو ہم گزر جاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ وہ کسی اور کو دے رہے
ہیں۔۔

چرا کارے کند عاقل کہ باز آید پشیمانی

عقلمند کو وہ کام نہیں کرنا چاہئیے کہ جس کے بعد وہ شرمسار ہو ہمارا
کتاب کے علمی مطالب اور حوالہ جات کو توڑ مروڑ کر سنی مولانا صاحب
اپنے عوام کو سنا کر خوب بغلیں بجائیں گے کہ دیکھو ہمارے مذہب اور صحابہ
کا دین بھی کتنا سچا ہے، اور ہمارا جواب یہ ہے سنی علماء اعلیٰ حضرات کو چاہئیے
اور اپنے نادان ملاں کو بھی سمجھائیں کہ وہ شیعوں کے خلاف چھیڑ چھاڑ
نہ کریں اور شیعوں کو موقع نہ دیں کہ وہ فقہ حنفیہ میں جو گند بھرا ہے
اس سے انکے عوام کو آگاہ نہ کریں۔

اگر تسلی نہیں ہوئی تو اور سنیے

کہاوت مشہور ہے کہ خرس در کوہ بو علی سینا : کہ ریچھ پہاڑ میں بو علی سینا ہے آپ بھی بریلوی مذہب کے مفتی اور مناظر اعظم بن بیٹھے ہیں اور بقول شاعر۔

تیر پہ نشتر کی زد شریان قیس : تو ان تک ہے تم نے اپنی تحقیق کے تیر دل کو نشانہ صرف فقہ جعفریہ کو بنا رکھا ہے آپ بتائیں کہ مالکی اور شافعی اور حنبلی مذہب والوں کو کیا آپ نے بخش رکھا ہے آپ نے جتنے اعتراضات فقہ جعفریہ پہ کیے ہیں وہ تمہاری چاروں فقہ پہ وارد ہوتے ہیں۔ تمہاری ان چاروں فقہ میں پاخانہ کھانا جائز شراب پینا جائز منی کھانا حلال اور حیوانات کے ٹٹے خمیرہ ہے اور آلہ تناسل جناب کی مرغوب غذا ہیں وطی گھوڑی کا دودھ بھی انکی فقہ میں پینا جائز ہے۔ ہر قسم کی نجاسات کو چاٹ کر پاک کرنا بھی درست ہے کتا کافر اور خنزیر بھی انکی فقہ میں پاک ہے جب مردم شماری کرنا ہو تو تم فخر سے مالکی شافعی اور حنبلی مذہب والوں کو اپنے ساتھ ملاتے ہو۔ اور جب شیعہ لوگ فقہی مسائل میں انکو ڈنڈا چڑھائیں تو آپ فوراً کہہ دیتے ہیں کہ ہم تو حنفی بریلوی ہیں ہمارا ان سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ اگر ان سے آپکا کوئی تعلق نہیں ہے۔

اور انہوں نے آپکے امام اعظم صاحب کے فتاوی کی منی لعنت کر کے نعمان کو معبر ثابت کیا ہے بلکہ انہوں نے تمہارے خلاف یہ فتویٰ بھی دیا ہے کہ جو حنبلی نہ ہوگا وہ کافر ہوگا اور مذمت نعمان میں انہوں نے کئی کتابیں بھی لکھی ہیں۔

تو کیا وجہ ہے کہ آپ جس طرح یہاں کے سنی بن کر شیعوں کی فقہ کے
خلاف زہر اگلتے ہو اسی طرح تم انکی فقہ کے خلاف جوابات کیوں
نہیں کرتے اگیارہ دو تبارہ سے بہنوئی لکھتے ہیں اگر ایک مسئلہ
کرنا ہے شیعہ برے ہو گئے ہیں تو پھر وہی مسئلہ جب اہل
سنت کی فقہ میں بھی موجود ہے تو اہل سنت بھی تو برے ہو گئے
اگر شیعہ کافر ہیں تو اہل سنت بھی کائنات کے بدترین کافر ہیں

اجڑی مسیت امام گالبڑ، اجڑے پنڈ چوہدری لامحل

بریلوی مذہب میں مولوی محمد علی لاہوری بلال گنجی محقق اور مناظر کی
کہاوت مشہور ہے کہ نیم حکیم اور خطرہ جان اور نیم ملاں اور خطرہ ایمان
غوث پاک کا مرید تمام اہل سنت کے لئے رسوائی کا
سبب بنا ہے فقہ جعفریہ کے خلاف کتاب لکھ کر اس نے اپنی
بے علمی کے مطابق شیعوں کو دعوت دی ہے کہ اب تمہیں موقع ہے
تم اہل سنت کی ایسی کی تیسی کر دو اس کتاب کے بعد ہم
نے جو فقہ اہل سنت کی خبر پھاڑی ہے کئی صدیوں تک یہ لوگ
تو پڑھ پڑھ کر کڑھتے رہیں گے اور اگر قبروں سے انکے مجتہدین بھی
اٹھ کر آ جائیں تو بھی وہ ہمارے کئے ہوئے چھترولوں کو سی نہیں سکتے
تھوک سے استنجاء پر اہل سنت کو اعتراض ہے تو جب وہ
مرادات کے منہ سے پھوسے اور الٹی سل کھاتے ہیں وہ کس
قدر اسکے حلق سے نیچے اترتا ہے اور منی حیض اور پاخانہ کو وہ
چاٹ چاٹ کر کس طرح پاک کرتے ہیں

دیوبند کے شریعت بل میں گھی زیادہ پیدا کرنے کی ہدایات

۱:- اہل سنت کی معتبر کتاب الرحمۃ صفحہ ۱۲۶ باب ۶۲ مؤلف امام سیوطی

فالخذ السمن الغالب والشمع المقصور النسب والمر أجزاء متساوية وضع جزء من الزعفران واخلطهم واعملهم على النار حتى يختلط جميعا ما دام منهم قدر الحمصة في الشكوة تصير كلها سمنا باذن الله

ترجمہ:- گھی اور شمع چکا ہوا اور منکہ ہم وزن لیں اور ان ادویہ کی چوتھائی زعفران لے کر ان میں ملا کر انکو آگ پر خوب پکائیں پھر چنے کے برابر اس دوا کو لے کر دودھ والے مشکیزہ یا مٹکے میں ڈال کر دودھ بلوئیں اللہ پاک کی برکت سے مکھن زیادہ آئے گا۔

عورتوں کو آپس میں لڑائیں اور مکھن زیادہ بنائیں

ترجمہ:- جب گائے بچہ جن دے تو اسکا پہلا دودھ (اللبا) تازہ دو درہم لیں اور اسکے برابر شیر خشت خالص۔ اور النجم جو ایک بوٹی ہے اسکے پتے مثل خروع کے ہیں وہ بھی اسکے برابر لیں اور بقلۃ العالمین جو ایک بوٹی ہے وہ بھی بقدر ضرورت لے کر ان سب کو کوٹ کر دھوپ میں خشک کریں پھر مذکورہ ادویہ کو ملا کر ہانڈی میں ڈال کر آگ پر خوب پکائیں اتنا پکائیں کہ وہ دوا پتھر کی طرح سخت ہو جائے پھر اس دوا سے کچھ مقدار لے کر دودھ والے مشکیزہ یا مٹکے میں ڈالیں اللہ پاک کے امر سے مکھن بہت زیادہ آئے گا۔

مکھن زیادہ پیدا کرنے کا تعویذ جسکو معاویہ کی ماں ہندہ استعمال کرتی تھی

شاہ عبد العزیز کا ایک اور غلط اعتراض

بیان شاہ دہلوی صاحب نے تحفہ ص ۲۲۹ باب ۹ میں لکھا ہے کہ شیعہ غسل جنابت کے بعد وضو کو حرام جانتے ہیں اور یہ بات سنت پیغمبر کے خلاف ہے

نبی کریم بھی غسل جنابت کے بعد وضو نہیں فرماتے تھے

۱- اہل سنت کی معتبر کتاب فتح الباری شرح بخاری ص ۳۰۲ باب

۲- اہل سنت کی معتبر کتاب سنن نسائی ص ۱۴۰/۱ باب ترک الوضوء من بعد الغسل

۳- اہل سنت کی معتبر کتاب ترمذی شریف ص ۲۶/۱

۴- اہل سنت کی معتبر کتاب سنن ابن ماجہ ص ۴۳/۱

سنن ابن ماجہ کی عبارت | عن عائشہ قالت کان رسول اللہ لا یتوضأ بعد الغسل من الجنابۃ

ترجمہ: حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ غسل جنابت کے بعد نبی کریم وضو نہیں فرماتے تھے۔

ترمذی شریف کی عبارت | بعد حدیث عائشہ قال ابو عیسیٰ ھذا قول غیر واحد من اصحاب والتابعین ان لا یتوضأ بعد الغسل

ترجمہ: مذکورہ حدیث عائشہ کے بعد ابو عیسیٰ ترمذی کہتا ہے کہ غسل جنابت کے بعد وضو کرنا بھی قول اصحاب اور تابعین کا ہے۔

نوٹ: ارباب انصاف دیکھا آپ نے کہ یہ عبد العزیز محدث اہل سنت کے مذہب سے بھی جاہل تھا جب اہل سنت کا اجماع ہے کہ غسل جنابت کے بعد وضو نہیں ہے تو اگر یہ بات شیعہ بھی کہتے ہیں تو اس میں حرج ہی کیا

ہے۔ شیعہ فقہاء نے تمام احادیث کو دیکھ کر یہ فیصلہ کیا ہے کہ غسل کے بعد وضو نہیں ہے۔ اس مسئلہ میں شیعہ نبی کریم کے موافق اور سنی مخالف ہیں۔

غسل جنابت کے حکم میں اہل سنت نے صحابہ کی نافرمانی کی ہے

۱۔ اہل سنت کی معتبر کتاب فتاوی قاضی خان صفحہ ۲۱ ج ۱ م قاضی حسن بن منصور
۲۔ اہل سنت کی معتبر کتاب کنزالدقائق صفحہ ۱ ج ۱ م عبداللہ احمد النسفی
۳۔ اہل سنت کی معتبر کتاب الدرالمختار صفحہ ۳ ج ۱ م علاؤالدین الحصکفی
۴۔ اہل سنت کی معتبر کتاب کنوالدقائق صفحہ ۳۱ ج ۱ م مولانا الدرعی
۵۔ اہل سنت کی معتبر کتاب شرح وقایہ صفحہ ۴۲ ج ۱ کتاب الطہارۃ
۶۔ اہل سنت کی معتبر کتاب فتح القدیر ھدایہ صفحہ ۵۵ ج ۱
۷۔ اہل سنت کی معتبر کتاب بہشتی زیور صفحہ ۶۱ ج ۱ م اشرف تھانوی
۸۔ اہل سنت کی معتبر کتاب کشف الغمہ صفحہ ۵۶ ج ۱ م عبدالوہاب شعرانی
۹۔ اہل سنت کی معتبر کتاب الرحمۃ فی اختلاف الائمۃ صفحہ ۱۸
۱۰۔ اہل سنت کی معتبر کتاب میزان الکبری صفحہ ۱۳۰
۱۱۔ اہل سنت کی معتبر کتاب بخاری شریف صفحہ ۶۲ ج ۱ باب الغسل
۱۲۔ اہل سنت کی معتبر کتاب فتح الباری شرح بخاری صفحہ ۳۹۶ پارہ ۲۹

بہشتی زیور: مسئلہ ۱:- سوتے جاگتے میں جب جوانی کے جوش کی عادت اسا تھ منی نکل آئے تو غسل واجب ہو جاتا ہے صفحہ ۲

جب مرد نے پیشاب کے مقام کی سپاری اندر چلی جاوے تو بھی غسل واجب ہو جاتا ہے چاہے منی نکلے یا نہ نکلے۔

نوٹ: ایک سے سات تک تمام مذکور کتب میں صحابہ کرام کی نافرمانی کی گئی ہے اور غسل کا سبب دو چیزوں کو بتایا گیا ہے۔
(۱) منی کا نکلنا (۲) پیاری کا داخل ہونا۔

صحابہ کا فتویٰ کہ صرف پیاری داخل کرنے سے غسل واجب نہیں ہے۔

رحمۃ الامۃ اور میزان کی عبارت } وحکی عن داؤد وھو قول جماعۃ من الصحابۃ ان الغسل لا یجب الا بالانزال

ترجمہ: امام اہل سنت حضرت داؤد اور صحابہ کرام کا فرمان یہ ہے کہ خواہ سارا یا آدھا داخل کرے غسل واجب نہیں ہوتا جب تک منی خارج نہ ہو۔

نوٹ: مذکورہ مسئلہ میں صحابہ کرام یا اہل سنت غلطی پر ہیں یہ ایک الگ بحث ہے ہم صرف اس مسئلہ کی تفصیلات پیش کر کے فیصلہ علماء کرام پر چھوڑتے ہیں

بی بی عائشہ اور حضرت عثمان کی غسل جنابت کے بارے میں خصوصی رپورٹ

کشف الغمہ کی عبارت } اختصار کی خاطر ترجمہ ملاحظہ ہو ایک مرتبہ مہاجرین اور انصار میں غسل جنابت کی بابت جھگڑا ہو گیا انصار فرماتے تھے کہ غسل جنابت تب واجب ہوتا ہے جب منی خارج ہو اور مہاجرین فرماتے تھے کہ صرف دخول کافی ہے۔ ابو موسیٰ اشعری نے کہا کہ لڑو مت میں ابھی اس جھگڑے کے مٹانے کا بندوبست کرتا ہوں کچھ دیر

حضرت عائشہ کے پاس آیا کیونکہ اس قسم کے مسائل میں وہ بہت تجربہ رکھتی تھیں ابو موسی اشعری نے شرماتے شرماتے آخر پوچھ ہی لیا کہ غسل جنابت کس طرح واجب ہوتا ہے۔ عائشہ نے کہا علی الخبیر سقطت کہ اب تو تجربہ کار کے پاس پہنچا ہے۔ فرمایا کہ نبی کریم جب ان کی رانوں کے درمیان تشریف فرما ہوتے تھے اور دونوں مقام ختنہ آپس میں شرف ملاقات حاصل کرتے تھے تو غسل واجب ہو جاتا تھا۔ ایک روایت میں اس طرح ہے۔ کہ ابو موسی نے حضرت عائشہ سے کہا کہ مرد عورت کو دخول کرتا ہے اور کچھ دیر لطف حاصل کر کے مست ہو جاتا ہے اور اس کی منی خارج نہیں ہوتی کیا اس صورت میں غسل واجب ہو جاتا ہے حضرت عائشہ نے کہا اذا جاوز الختان، الختان وجب الغسل کہ جب مرد کا مقام ختنہ عورت کے مقام ختنہ سے آگے بڑھ جائے تو غسل واجب ہو جاتا ہے۔

ایک روایت میں اس طرح ہے کہ کسی مرد نے نبی کریم سے پوچھا کہ یا رسول اللہ مرد عورت کو دخول کرتا ہے اور کچھ لذت کے بعد مست ہو جاتا ہے اور اس کی منی خارج نہیں ہوتی۔ کیا اس پر غسل واجب ہے راوی کہتا ہے کہ عائشہ پاس تھیں کہ اس وقت حضرت عائشہ بھی بیٹھی ہوئی تھیں۔

نبی کریم نے فرمایا کہ انی لافعل ذالک انا وھذہ ثم نغتسل کہ میں اور عائشہ اسی طرح کرتے ہیں اور پھر ہم غسل کرتے ہیں۔

نوٹ:

ارباب انصاف دیکھا آپ نے صحابہ کرام کی شرم و حیا کہ اس قسم

یہ مسئلہ کو وہ نبی کریم کی بوڑھی بیویوں کو چھوڑ کر حضور پاک کی جوان بیوی سے
سے پوچھتے تھے۔ اور جن صحابہ کرام کو نبی کریم نہ بتائی علامی غسل جنابت نہ
سمجھا سکے ان بچاروں نے دین اسلام کو خاک سمجھا ہوگا۔

حد ہوگئی ہے بے حیائی کی کہ غسل جنابت کی تحقیقات میں حضرت
عائشہ کی خدمات حاصل کی جاتی تھیں۔ اہل سنت عوام کو چاہیئے کہ وہ
اپنے مولویوں کی بیویوں کے پاس جاکر غسل جنابت کے مسائل سمجھیں اور
ان کی بیویوں کو چاہیئے کہ سنت حضرت عائشہ پر عمل کریں اور مقام ختنہ
کی تفصیلات عوام کو سمجھا کر ثواب دارین حاصل کریں۔

نیز مذکورہ روایت میں نبی کریم کا عائشہ کی طرف اشارہ کرکے فرمانا
کہ میں اور حضرت عائشہ اسی طرح کرتے ہیں۔ سنی ملاں بھی سنت رسول
پر عمل کریں اور یہ مسئلہ بیوی کو پاس بٹھا کر عوام کو سمجھائیں۔

گستاخ صحابہ اور امہات المومنین خود سنی ہیں

ارباب انصاف ہمارے اہل سنت دوستوں نے ہمارے صحابہ اور
نبی پاک کی بیویوں کے بارے گستاخی کرنے کی تمام حدیں توڑ دی
ہیں، اور پھر اپنی اس بے حیائی کو چھپانے کی خاطر شیعہ صاحبان
پر تہمت لگانا شروع کر دیا ہے اور تحفظ ناموس صحابہ اور امہات
المومنین کی ٹھیکے داری شروع کر دی ہے شیعہ لوگ صرف وہی بات
کرتے ہیں جسکو اہل سنت علماء نے ذکر کیا ہوا اور اگر انہی باتوں کے
ذکر کرنے سے کوئی گستاخ صحابہ اور کافر بن سکتا ہے تو علماء
اہل سنت خود کائنات کے بدترین اور غلیظ ترین کافر ہیں

غسل جنابت کے بارے عائشہ کے بعد عثمان کی ریسرچ ملاحظہ ہو

بخاری شریف کی عبارت	انہ سئل عثمان بن عفان فقال ارایت اذا لم یمن الرجل امرأتہ فلم یمن قال عثمان یتوضأ کما یتوضأ للصلوٰۃ و یغسل

ذکرہ قال عثمان سمعتہ من رسول اللہ۔

ترجمہ : زید بن خالد نے عثمان سے پوچھا کہ جب مرد عورت کے ساتھ جماع کرے اور منی بھی نہ نکلے۔ تو کیا غسل واجب ہے۔ عثمان نے جواب دیا کہ وہ آلۂ تناسل کو دھوئے اور حسب دستور نماز کے لئے وضو کرے اور پھر عثمان نے کہا کہ میں نے اس مسئلہ کو نبی کریم سے سنا ہے۔

نوٹ : اس روایت کے آخر میں یہ بھی لکھا ہے عثمان کہتا ہے کہ میں نے یہ مسئلہ زبیر بن عوام اور طلحہ بن عبید اللہ اور ابی کعب سے دریافت کیا انہوں نے بھی اسی طرح جواب دیا، نیز اس روایت کی مثل ایک اور روایت بھی اس کے بعد بخاری میں موجود ہے، ارباب انصاف اہل سنت سے صحابہ کرام دین کو زیادہ سمجھتے تھے جب صحابہ کرام کا فتویٰ ہے کہ داخل اور خارج کرنے سے بغیر منی نکلے غسل واجب نہیں ہے تو اہل سنت دوستوں کو مزے اڑانا چاہتے اور صحابہ کرام کی مخالفت کر کے کافر ہونے سے بچنا چاہتے، صحابہ کی مخالفت کر کے قیامت کے دن یہ لوگ صحابہ کو کیا منہ دکھائیں گے۔

غسل جنابت کے ساتھ دو ختنوں کے ملنے کا مسئلہ حل ہو گیا

فتح القدیر کی عبارت	قولہ والتقاء الختانین۔ الختانان موضع القطع من الذکر والفرج وھو سنۃ للرجل مکرمۃ لہا اذ جماع المختونۃ الذ

ترجمہ :- شرح ہدایہ فتح القدیر جلد چہارم میں لکھا ہے کہ التقاء ختانین اس مقام کو کہتے ہیں کہ مرد کے ذکر اور عورت کی فرج سے جب ان کو تھوڑا سا کاٹا جاتا ہے اور اس چیز کو ختنہ کہا جاتا ہے۔ اور یہ ختنہ مرد کے لئے سنت ہے اور عورت کے لئے مستحب ہے اور عزت ہے کیونکہ ختنہ شدہ عورت سے جماع کرنے میں لذت زیادہ ہے (نوٹ) ارباب انصاف ہمارے اہل سنت احباب کو اپنے علماء کی تحقیقات اور مایۂ ناز تجربات سے فائدہ اٹھانا چاہیے اور آج ہی سے بسم اللہ کر کے اپنی لڑکیوں کے ختنے کرنے شروع کردیں۔ روح نعمان بن ثابت بھی خوش ہوگی اور رشتے بھی معقول ملیں گے۔

فقہ نعمان کا ایک اور مایہ ناز مسئلہ ملاحظہ ہو

اہل سنت کی معتبر کتاب فتح القدیر جلد اول صفحہ ۔۔۔

شرح ہدایہ فتح القدیر میں لکھا ہے کہ اگر کوئی نعمانی مرد مردہ عورت سے جبر کرے یا کسی سے برائی کرے اور اس کی منی خارج نہ ہو تو اس مرد پر غسل واجب نہیں ہے۔

(نوٹ) یہ ہے فقہ نعمان جس میں مردہ چھوڑ لے غسل واجب نہیں ہے۔ فتاوی قاضی خان صفحہ ۔۔ اور رد المختار لابن عابدین باب الغسل میں لکھا ہے کہ اگر نعمانی عورت کو جن چھو جائے تو عورت پر غسل واجب نہیں ہے نعمانی عورتوں کو بہت سہولت ہے اگر ان کو مرد چھوڑیں اور منی نہ نکلے تو ان پر غسل نہیں ہے۔ اگر ان سے جن یہ کام کریں تو بھی ان پر غسل نہیں ہے۔

نوٹ :- جو سنی ملاں فقہ جعفریہ کے خلاف زیادہ بھونکتے ہیں انکو دعوت فکر ہے کہ وہ اپنی فقہ اور اسلام کی منافیاں پیش کریں۔

فقہ اہل سنت میں پاخانہ کرتے ہوئے اور حمام میں قرآن پاک کی تلاوت جائز اور مولوی محمد علی کو لرزہ

۱۔ اہل سنت کی معتبر کتاب صحیح بخاری ص ۴۲ ج ۱
۲۔ اہل سنت کی معتبر کتاب فتح الباری ص ۲۸۹ ج ۱

صحیح بخاری کی عبارت [باب قراءۃ القرآن بعد الحدث و غیرہ وقال منصور عن ابراھیم لا باس بالقراءۃ فی الحمام]

(ابراہیم نخعی فرماتے ہیں کہ حمام میں قرآن پڑھنے سے کوئی حرج نہیں ہے۔

فتح الباری کی عبارت [وسوی الحلیمی بینہ وبین القراءۃ حالت قضاء الحاجۃ]

اور امام اہل سنت حلیمی نے فرمایا ہے کہ پاخانہ کی حالت اور حمام برابر ہیں دونوں میں قرآن پڑھنا جائز ہے۔

نوٹ: رباب الغفار فقہ اہل سنت وہ غلط فقہ ہے کہ جس میں قرآن پاک کو پیشاب اور خون سے لکھنا جائز ہے۔ اور ہمیں بہت افسوس ہے کہ گیارہویں والی کا دیا شیعوں کے خلاف منفی تو بنا بیٹھا ہے مگر سب سے بیان کو فقہ اہل سنت کی کوئی خبر نہیں ہے۔ اس لئے حضرت مولوی ہم واضح کرنا چاہتے ہیں کہ آپ اس گندے مذہب کے پیروکار ہیں جس میں پاخانہ کرتے ہوئے قرآن پڑھنے کی اجازت ہے۔ پس شیعوں کو تم ایک طرف کو تم جو اسلام کے ماننے ہو اپنے غلیظ اور گندے مذہب کی صفائی پیش کرو۔

فقہ دیوبندیہ: جنب شخص قرآن پاک پڑھ سکتا ہے

۱۔ اہل سنت کی معتبر کتاب کشف الغمہ ص۶۱ احکام الجنب

۲۔ اہل سنت کی معتبر کتاب رحمۃ الامۃ فی اختلاف الائمہ ص۱۸

۳۔ اہل سنت کی معتبر کتاب میزان الکبریٰ ص۱۲۳ ذکر جنب

رحمۃ الامۃ کی عبارت: واجاز ابو حنیفۃ قرائۃ بعض آیۃ واجاز مالک قرائۃ آیۃ او آیتین وحکی عن داؤد انہ یجوز للجنب قرائۃ القرآن کلہ کیف شاء

ترجمہ:۔ امام اہل سنت امام اعظم نے جائز قرار دیا ہے کہ جنب شخص قرآن کی کچھ آیت پڑھ سکتا ہے اور امام اہل سنت امام مالک نے ایک دو آیات قرآن کو پڑھنا جنب شخص کے لئے جائز قرار دیا ہے اور امام اہل سنت حضرت داؤد نے فرمایا ہے کہ جنب شخص تمام قرآن کو جس طرح چاہے پڑھ سکتا ہے

(نوٹ) کتاب اہل سنت کشف الغمہ احکام جنب میں لکھا ہے ابن عباس نے بھی جنب شخص کے لئے قرآن پڑھنے کی اجازت دی ہے اب انصاف دیوبندی مذہب وہ مذہب ہے کہ انکے فتاوی قاضی خان میں لکھا ہے کہ خون اور پیشاب سے قرآن لکھنا جائز ہے۔ اور منی تو انکے مذہب میں پاک ہے جب پاک ہے تو بات ختم۔ کتاب اہل سنت کشف الغمہ ص۶۱ میں لکھا ہے کہ ایک مرتبہ حضرت امیر عمر نے لوگوں کو نماز صبح حالت جنابت میں پڑھائی تھی پھر کپڑوں میں منی دیکھ کر فرمانے لگے کہ جب سے ہم خلیفہ ہوئے ہیں ہمیں احتلام زیادہ ہوتا ہے اور احتلام کی زیادتی شیطانی خیالات کی وجہ سے ہی ہوتی

گویا عوامی نماز باں میں یوں سمجھیں کہ جیسے محمد کو خلیفہ ہونے کے بعد شیطان زیادہ پڑتا تھا۔

فقہ دیوبندی یا بغیر غسل جنابت کیے مسجد کی جانا بلکہ نماز پڑھانے کی خاطر مصلیٰ عبادت پر پہنچ جانا جائز ہے

۱۔ اہل سنت کی معتبر کتاب بخاری شریف ص ۵۹ کتاب الغسل اقیمت الصلوٰۃ و عدلت الصفوف قیاماً فخرج رسول اللہ الینا فلما قام فی مصلاہ ذکر انہ جنب فقال لنا مکانکم الخ

ترجمہ: بی کو آپ صحابی ابو ہریرہ بیان کرتا ہے کہ ایک مرتبہ نماز کی صفیں نماز کی خاطر تیار ہو گئی اور نبی کریمؐ ہماری طرف گھر سے نکلے اور جب مصلا پر پہنچ گئے تو یاد آیا کہ آنجناب جنب ہیں پھر فرمایا کہ تم اسی جگہ انتظار کرو حضور گھر گئے اور غسل فرمایا پھر باہر آئے اور بالوں سے پانی کے قطرے ٹپک رہے تھے پھر نماز پڑھائی۔

(نوٹ) ارباب انصاف اس روایت میں ابو ہریرہ صحابی نبی کریم کی توہین کرتے کافر ہو گیا ہے کیونکہ اس نے کہا ہے کہ نبی کریم غسل جنابت کرنا بھول گئے تھے اور اس سے لازم آتا ہے کہ جو بندہ غسل جنابت جیسا خاص کام بھول سکتا ہے وہ دین کے اور احکام بھی بھول سکتا ہے اور اگر نبی دین کے کاموں میں بھول سکتا ہے تو اس کا کوئی قول اور عمل قابل اعتماد نہیں رہتا کیونکہ اس کے ہر قول و عمل کے بارے احتمال ہو سکتا کہ شاید یہ بھول گیا ہو۔

غسل کی مزید تفصیلات کے لئے ہمارا رسالہ فقہ حنفیہ درجواب فقہ جعفریہ ملاحظہ کریں اس میں بخاری شریف کے حوالہ جات کے ساتھ لکھا ہے کہ انبیاء بنی اسرائیل ننگے ہو کر غسل کرتے تھے۔

غسل جنابت حضرت عائشہ نبی کریم کے ساتھ ایک برتن میں کرتی تھی

اہل سنت کی معتبر کتاب بخاری شریف ص ۴۵ کتاب الغسل عن عائشۃ قالت کنت اغتسل انا والنبی من اناء واحد۔

ترجمہ: حضرت عائشہ فرماتی ہے کہ میں اور نبی پاک ایک برتن میں غسل کرتے تھے۔

نوٹ: حضرت عائشہ نے یہ روایت عروہ صحابی کو دی ہے اور ہمارا مقصد اس روایت سے یہ ہے کہ حضرت عائشہ کو کیا ضرورت اور مجبوری تھی کہ وہ اپنی خلوت کی باتیں مردوں کو بتاتی تھی شرفاء گھرانوں کی بیٹیاں ایسی باتیں نہیں کرتی جیسی ردع و پیسے فرشتے

فقہ دیوبندیہ میں بغیر غسل کے کئی عورتوں سے جماع جائز ہے

اہل سنت کی معتبر کتاب بخاری شریف ص ۴۵ کتاب الغسل۔

ترجمہ: انس ابن مالک فرماتے ہیں کہ نبی کریم دن اور رات کی صرف ایک گھنٹہ میں اپنی گیارہ بیویوں سے ہمبستری فرما لیتے تھے کسی نے پوچھا کہ کیا حضور پاک میں اتنی قوت ہاں تھی انس نے کہا انجا [illegible]

کے برابر قوت باہ تھی۔

(نوٹ) ارباب انصاف آپ نے دیکھا کہ انس بن مالک کتنے بلند پایہ صحابی ہے کہ نبی کریم کی حرم سرا کے مخصوص راز بھی یہ بتا سکتے تھے اور انکی اپنی تحقیقات کی وجہ سے ہندو مذہب والوں نے مسلمانوں کے خلاف کتاب رنگیلا رسول لکھی تھی اس روایت پر کوئی تبصرہ کرے تو کیا کرے کہ ایک گھنٹہ میں گیارہ عورتوں سے کس طرح ملاپ ہو سکتا ہے آیا انکو ایک کمرہ میں جمع کر کے ایسا کیا جائے یا کوئی یا کوئی اور طریقہ اپنایا جائے۔

دیوبندی اسلام کے دعوے داروں کو دعوت انصاف

ہم نے نہایت دیانت داری سے فقہ دیوبند کا مطالعہ کیا ہے غسل جنابت اور احکام حیض و نفاس میں کو غور سے پڑھا جائے اہل دیوبند کے اماموں نے حضرت عائشہ اور نبی کریم کے بارے حالت جنابت اور حیض کا جو رپورٹیں پیش کی ہیں اُسے ظاہر ہوتا ہے کہ اہل دیوبند گستاخ نبی اور گستاخ عائشہ ہیں۔ کوئی بھی حلالی بیٹا اپنے ماں باپ کی خلوت کی باتیں لوگوں کے سامنے بیان نہیں کرتا یہ ذلیل طال شیعیان حیدر کرار کو کافر کہتے ہیں ہم ان اولاد حلالہ پر واضح کرنا چاہتے ہیں کہ میرے مولا علیؑ کے شیعہ کافر نہیں ہاں امام حسینؑ مظلوم کے عزادار کافر نہیں ہیں کافر ہیں تو وہ حلالی کافر ہیں جو بخاری جیسی رسوائے زمانہ کتاب کو قرآن پاک کے بعد اصح الکتب کا درجہ دیتے ہیں حالانکہ یہ وہ بدترین کتاب ہے جس میں لکھا ہے کہ عائشہ نے مردوں کو غسل کر کے دکھایا ہے ہزاروں لعنت ایسے لائقوں کی ماں پر کہ جس نے اس اولاد حلالہ کو جنا اور پھر زہر چھوڑا اور زہر کی پاس اور کہیں جا کر انکو اندھیرے میں پھینک آتی۔

اہل دیوبند کی بی بی عائشہ پر تہمت کی بی بی جی نے نیم برہنہ ہو کر مردوں کو غسل جنابت سکھایا۔

۱۔ اہل سنت کی معتبر کتاب بخاری شریف ص ۵۵ کتاب الغسل

۲۔ اہل سنت کی معتبر کتاب فتح الباری ص ۳۶۵ باب الغسل بالصاع

بخاری شریف کی عبارت: دخلت انا واخو عائشة على عائشة فسألها اخوها عن غسل النبي فدعت باناء نحو من صاع فاغتسلت و افاضت على راسها وبيننا وبينها حجاب۔

ترجمہ: عمر بن سعد قال ام خنیس ہم پوچھا ابو بکر ابن حفص بیان کرتے ہے کہ اس نے ابو سلمہ سے سنا وہ کہہ رہا تھا کہ میں اور کوئی بھائی عائشہ سو عائشہ کے پاس آئے پس عائشہ کے بھائی نے ان سے نبی کریم کے غسل کے بارے سوال کیا عائشہ نے ایک برتن جس میں ایک صاع تقریباً تین سیر پانی آسکتا تھا منگوایا پھر اس پانی سے غسل کر کے ہمیں دکھایا اور پانی سر پر ڈالا اور ہمارے اور اس کے درمیان پردہ تھا۔ نوٹ/ ارباب انصاف اس روایت میں اہل سنت نے شرم حیاء کی تمام حدیں توڑ دیں۔ اور اس روایت نے گواہی دی کہ صحابہ کرام میں ایسے بے حیا لوگ تھے کہ وہ نبی کی بوڑھی بیویوں کو جو قرآن جناب کی محبوبہ اور جوان بیوی سے غسل جنابت کا طریقہ پوچھتے تھے اگر اس شریعت کی ٹھیکہ دار بیوی سے نبی کریم کے جماع کا طریقہ پوچھ لیتا تو پھر کیا وہ لیٹ جاتی اور نقشہ دکھا کر عملی دنیا کی اپنا نام روشن کرتی لا حول ولا قوۃ الا باللہ احمد بن علی بن حجر عسقلانی نے بخاری شریف کی شرح فتح الباری میں اس جملہ کی تشریح میں کہ۔

ہمارے اور عائشہ کے درمیان پردہ تھا، یہ فرمایا ہے کہ تھا حضرت حائل
پڑھا کر وقت غسل عائشہ نے بدن کا نچلا حصہ چھپایا ہوا تھا مگر شارح بخاری نے
نیچے حصہ کی حد بندی نہیں فرمائی کہ ناف سے نیچے یا چھاتی سے نیچے۔ لعنت خدا
کی بخاری لکھنے والے پر اور اس کی شرح کرنے والے پر کہ ان دونوں کو نبی کریمؐ
کی عزت کا کوئی خیال نہ تھا۔ حضرت عائشہ کی توجیہ تھی اسی روایت سے اور دوسری
روایات سے ظاہر ہے کہ وہ کیسی تھی۔ مگر ان دونوں کو تو کچھ خیال کرنا چاہیے
تھا۔ ارباب انصاف اگر یہ روایت درست ہے تو پھر حضرت عائشہ
کی ذہنیت معلوم ہو گئی کہ وہ کس مزاج کی خاتون تھی جب نبی کریمؐ نے لوگوں
کو نیم برہنہ ہو کر غسل کا طریقہ نہیں سمجھایا تو حضرت عائشہ نبی پاک کے بعد کوئی
نبی تو نہیں تھی کہ وہ نیم برہنہ ہو کر لوگوں کو غسل جنابت سکھاتی۔

مروان کی روحانی اولاد کو دعوت انصاف

وہ ملا جو شگوفے بنو امیہ اور شیعیان حیدر کرار کے مذہب کے بارے
یوں شور کرتے ہیں کہ شیعوں نے لکھا ہے کہ جب امام مہدیؑ آئیں گے تو
برہنہ آئیں گے۔ اس کا پہلا جواب امام مہدیؑ جب آئیں گے تو علانیہ آئیں گے
دوسرا جواب کھلا کھلا آئیں گے نہ کہ ننگا ہو کر آئیں گے اور تیسرے آ کر آنے کا امام
مہدیؑ کا مرد ہے عورت نہیں ہے جس طرح بھی آئے گا وہ بعد کی بات ہے دیکھ
لینا جس طرح بھی آئے گا اور حضرت عائشہ عورت ہے اور نیم برہنہ ہو کر مردوں کو
غسل کر کے دکھا رہی ہے۔ ہیں اہل سنت بھائی جواب دیں کہ اتنا نیم برہنہ غسل
کرنے سے عائشہ نے سسرال کی شان بڑھائی ہے یا میکے گھرانے کی عزت،
بڑھائی ہے۔ یا دونوں کی عزت کا کر اسکے ہاتھ بڑھایا ہے۔

حالت حیض میں بی بی عائشہ کے خصوصی پروگرام

۱۔ اہل سنت کی معتبر کتاب بخاری شریف ص ۴۲ کتاب الحیض

۲۔ اہل سنت کی معتبر کتاب خیر الباری کا شرح بخاری ص ۲۰۴

۳۔ اہل سنت کی معتبر کتاب کشف الغمہ ص ۶۵ م عبد الوہاب شعرانی

پہلا پروگرام بخاری شریف میں لکھا ہے کہ حضرت عائشہ فرماتی ہیں فیباشرنی رسول اللہ وانا حائض کہ میں جب حالت حیض میں ہوتی تھی تو رسول پاک میرے ساتھ مباشرت فرماتے تھے۔

حضرت عائشہ نے رسول پاک پر مخالفت قرآن کی تہمت لگائی

بیان قرآن پاک پارہ ۲ سورہ بقرہ آیت ۲۲۲ میں اللہ پاک نے فرمایا ہے فاعتزلوا النساء فی المحیض "کہ جب عورتیں حالت حیض میں ہوں تو تم اُن سے دوری اختیار کرو اور اُنکے قریب نہ جاؤ اُنکے پاک ہونے تک" مطلب یہ ہے کہ ان سے ملاپ اور جماع نہ کرو۔ حضرت عائشہ کہتی ہے کہ میری حالت حیض میں میرے ساتھ نبی کریم مباشرت کرتے تھے اور مباشرت کا معنی بھی جماع کرنا ہے۔ کما فی قولہ تعالی فالئن باشروھن ؟ آغاز اسلام میں مسلمانوں پر ماہ رمضان میں رات کے وقت جماع کرنا منع تھا حضرت ایسے بھی رات کے وقت جماع کرلیتے تھے اُسکے بعد پھر حکم ہوا کہ اللہ پاک تمہاری خیانت کو جانتا ہے۔ اور اب تمہیں اجازت دیتا ہے کہ تم رات کے وقت عورتوں سے جماع اور مباشرت کرو۔ بحکم قرآن مباشرت کا معنی ملاپ اور جماع ہے۔ پس عائشہ کا یہ کہنا کہ نبی پاک حیض میں میرے ساتھ مباشرت کرتے تھے گویا بی بی نے مخالفت قرآن کی نبی پاک

پر تہمت لگائی ہے۔

(نوٹ) بیچارہ جابر صحابی مذکورہ اعتراض کی طرف متوجہ ہوا تھا لہذا اس نے اپنی
طرف سے حضرت عائشہ کی زبانی رپورٹ اس طرح دی ہے کشف الغمہ ۶۵
میں لکھا ہے جابر فرماتے ہیں کہ حضرت عائشہ نے فرمایا کہ میری حالت حیض میں نبی کریم میرے
ساتھ اس طرح مباشرت فرماتے تھے کہ مجھے حکم دیتے تھے کہ میں ایک بڑی چادر
باندھ لوں پھر یلتزم صدرھا وثدیھا میرے چادر باندھ لینے کے بعد آنجناب
میری چھاتی اور پستانوں کو پکڑتے تھے۔ اور بعض دفعہ اس طرح مباشرت
فرماتے تھے کہ یلقی علی فرجہا خرقۃ قطن غیر شدھا علی وسطہا
کہ ایک رومال چھوٹا کپڑا اس کی فرج پر ڈال دیتے تھے اور پھر جو مرضی آتی تھی
کرتے تھے، علماء دیوبند اپنی ماؤں کے بھی اسی قسم کے حالات معلوم

عالم اسلام کو دعوت فکر

ارباب انصاف جب شیعہ لوگ خاندان نبوت کی مظلومیت بیان کرنے
کی خاطر ان کے پر درد مصائب بیان کرتے ہوئے اس پاکیزہ خاندان کی کسی
مقدس خاتون کا نام درود و سلام کے ساتھ لیتے ہیں تو سگ بچے بنو مروان سب
مل کر شور کرنا شروع کر دیتے ہیں کہ یہ شیعہ گستاخ ہیں پاک بی بیوں کا نام عام
لوگوں میں لیتے ہیں۔ ہم شیعہ لوگ ان بنو امیہ کے کتوں پر واضح کرنا چاہتے ہیں
کہ شیعہ تو آداب کے ساتھ صرف نام لیتے ہیں۔ اگر صرف نام لینے سے وہ گستاخ
ہو گئے ہیں تو تم خود اس قدر بے غیرت ہو کہ نبی کریم کی محبوبہ بیوی سے ایسے حالت
حیض میں نبی کریم کے جماع کا طریقہ مسجدوں اور مدرسوں میں بیٹھ کر مزے
لے لے کر پڑھتے اور پڑھاتے ہو، چھاتی اور پستان پکڑنے اور فرج پر کپڑا

ڈانٹے ہو ذکر کرتے ہو تم صرف گستاخ نبی نہیں ہو بلکہ تم کائنات کے بدترین کافر ہو۔ اور بے غیرتی و بے حیائی اور بے شرمی کے کپتان ہو۔

حضرت عائشہ کی حیض کی حالت میں اسکی گود میں سر رکھ کر نبی پاک کا قرآن پڑھنا

اہل سنت کی معتبر کتاب صحیح بخاری ص ۹۳ کتاب الحیض کان یتکی فی حجری وانا حائض ثم یقرء القرآن

ترجمہ: حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ نبی پاک میری رانوں میں آرام فرماتے تھے اور قرآن پاک پڑھتے تھے اور میں حالت حیض میں ہوتی تھی۔

نوٹ: ارباب انصاف دیکھا آپ نے قوم معاویہ کی بے حیائی کو کہ کس طرح نبی پاک کی توہین کرتے ہیں۔ نبی پاک کے بدن مبارک کا احترام قرآن پاک کے احترام کی طرح ہے جس طرح نجس رحل میں قرآن پاک رکھنا بے ادبی ہے اسی طرح نجس رانوں میں نبی پاک کے سر کو رکھنا بے ادبی ہے سگ بنو امیہ نے حضرت عائشہ کی شان دکھانے کی خاطر مذکورہ حدیث بنا کر نبی کریم کی توہین کی ہے۔

حیض کی حالت میں حضرت عائشہ کا نبی پاک کے سر کو دھونا

اہل سنت کی معتبر کتاب صحیح بخاری ص ۶۳ کتاب الحیض

عن عائشہ کان یخرج راسہ الی وھو معتکف فاغسلہ وانا حائض

ترجمہ: حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ نبی کریم مسجد میں اعتکاف بیٹھتے تھے اور میں حالت حیض میں ہوتی تھی۔ حضور پاک مسجد میں بیٹھ کر اپنا

نکالتے تھے اور میں اسکو دھوتی تھی، نیز بخاری کی اسی حدیث میں یہ بھی لکھا ہے

کہ پھر میں حضور کے بالوں میں کنگھی بھی کرتی۔

نوٹ: ارباب انصاف غور کا مقام ہے کہ کیا حضرت عائشہ یہ وہ کرتی تھی یا یہ

کام بر قعہ پہن کر کرتی تھی۔ یا نبی کریم کو کوئی دوسری پاکیزہ بیوی نہیں ملتی تھی

یا دوسری ازواج خدمت نہیں کرتی تھیں۔ تعجب کا مقام ہے کہ حیض کی

حالت میں ہر کام نبی کریم حضرت عائشہ سے لیتے تھے۔

حضرت عائشہ سے دن کے وقت بھی نبی کریم ہمبستری کرتے تھے

اہل سنت کی معتبر کتاب صحیح بخاری صہ ۲۵/۲ کتاب الصوم

باب متی یقضی رمضان عن عائشۃ تقول کان میکون علی الصوم من

رمضان فما استطیع ان اقضی الا فی شعبان قال یحی الشغل من النبی ؐ

او بالنبیؐ

ترجمہ: حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ میرے ذمہ رمضان شریف کے قضا روزے

ہوتے تھے اور میں صرف ان کو شعبان میں رکھ سکتی تھی۔ امام اہل سنت حضرت

یحی فرماتے ہیں کہ اسکی وجہ یہ تھی کہ وہ دن میں نبی کریم کے ساتھ مشغول رہتی

تھی۔ نوٹ: ارباب انصاف مقام غور ہے نہ تو حضرت عائشہ کے بال بچے تھے

اور نہ ہی وہ دن کو کھانا نبی کریم کے لئے پکاتی تھی اور یہ بھی بخاری میں

لکھا ہے کہ نبی کریم روزے کی حالت میں عائشہ کو چومتے تھے۔ معلوم ہوا کہ بوسہ

لینے سے بھی روزہ باطل نہیں ہوتا۔ آخر وہ کون سا کام ہے جو عائشہ

کو قضا روزے رکھنے سے روکتا تھا۔ وہ صرف ہمبستری ہے معلوم

ہوا کہ نبی کریم دن کے وقت بھی عائشہ سے ہمبستری کرتے تھے۔

ہمارے اہل سنت دوستوں کو شیعوں سے یہ شکوہ ہے کہ وہ بی بی عائشہ کا مذاق اڑاتے ہیں اور ہم شیعہ لوگ یہ کہتے ہیں کہ خود علماء اہل سنت نے حضرت عائشہ کو ایک کھلونا کی صورت میں پیش کیا ہے۔ کیا کوئی دانشور شریف خاتون اپنے شوہر کے ساتھ خلوت کی باتیں عورتوں یا مردوں سے بیان کرنا گوارا کرتی ہے عائشہ نے تو نہ ہی سسرال اور نہ ہی میکے گھر کی عزت کا کوئی خیال کیا ہے یہ [illegible] کائنات کے بدترین کافر اور بے حیائی کے کپتان ہیں۔

اسلام کے ٹھیکیدار اہل دیوبند کو دعوت انصاف

دیوبندی احباب حضرت عائشہ کی توہین میں اپنے کوئی کمی باقی نہیں چھوڑیں مردوں کے سامنے غسل کرتے ہوئے اپنے [illegible] حیض کی حالت میں نبی کریم سے مباشرت کرتے ہوئے اسے دکھایا ان جسارتوں سے نہ آپکے اسلام پر کوئی حرف آیا اور نہ ہی آپکے ایمان میں کوئی کمی آئی حد ہو گئی تمہاری بے حیائی کی۔ اگر تم نے عائشہ کے پستانوں کو نبی کریم کے ہاتھوں سے دبانے کا ذکر بھی کیا اور اسی طرح پر جھوٹ پکڑا ڈالنے کا ذکر بھی کیا۔ اتنی بکواس کے باوجود تمہارے اسلام کو کوئی خطرہ نہیں ہے اور اگر شیعوں نے تمہاری ہی لکھی ہوئی باتوں پر تنقید کر دی تو وہ بیچارے بقول آپکے کافر ہو گئے ہم ان بنو امیہ کے کتوں پر واضح کرنا چاہتے ہیں کہ شیعوں کے خلاف کفر کے فتوے دینے والے خود کائنات کے بدترین اور غلیظ ترین کافر ہیں بے غیرتو اپنی بخاری کو پڑھو اور شرم سے ڈوب کر مر جاؤ فیصلہ نے تمہاری کون سی [illegible] کا ہے

عر: بھلے نہیں وہ جلتے کر دی اے میلہ میلہ

[illegible] کا حال ایسا ہے اپکو نصیحت اور اوروں کو نصیحت

چلو میں پانی ڈال کر ڈوب مرو۔ تمہاری گانڈ میں اتنے بال تو نہیں کہ شیطان تمہ
پکڑ کر کھینچتا ہے اور بنات دیوبند اور ابناء دیوبند کی اندھی کھوئی میں ایسی پھونکیں
مارتا ہے البتہ اس وقت تم گھوٹے لیا کریں تاکہ پھونک اندر نہ چڑھے۔

نماز میں صرف قبل و دبر کو ڈھانپنے پر شیخ الحدیث کا اعتراض اور اس کا جواب

مولوی محمد علی شیخ الحدیث نے اپنی کتاب فقہ جعفریہ ص ۱۹۳/۱۶۴ میں اس امر پر شیعوں کو مورد طعن بنایا ہے کہ انکے مذہب میں حالت نماز میں صرف قبل و دبر کا پردہ فرض ہے اور انکے ہاں ران کا پردہ فرض نہیں ہے اور پھر شیعوں کے خلاف بد زبانی فرمائی ہے۔ اور انکے لئے ان کا منحوس اور منحی اور امام اعظم بن بیٹھا ہے۔

فقہ عائشہ میں بھی صرف قبل اور دبر کا پردہ فرض ہے اور شیخ الحدیث شہباز گک

۱۔ اہل دیوبند کی مایہ ناز کتاب رحمۃ الامۃ فی اختلاف الائمہ ص ۳۵ امام عبد الرحمن عثمانی۔ ۲۔ اہل دیوبند کی مایہ ناز کتاب میزان الکبریٰ ص ۱۴۷ امام عبد الوہاب شعرانی۔ ۳۔ اہل دیوبند کی مایہ ناز کتاب مشتق و مفترق المعروف بافضاح رحمۃ الامۃ کی عبارت | باب شروط الصلوۃ میں لکھا ہے کہ امام اہل سنت امام مالک کا مذہب ہے کہ۔ فان صلی مکشوف العورة عامدا لا ناسیا ولا یسقط عنه الفرض۔ کہ مالک امام فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شخص جان بوجھ کر ننگا ہو کر نماز پڑھے تو گنہگار ہے مگر اس کی نماز صحیح ہے۔ اور اسی کتاب کے باب ستر العورة میں لکھا ہے۔

وعن مالک واحمد روایتان۔ والاخری انما القبل والدبر
کہ امام اہل سنت امام مالک اور امام اہل سنت امام احمد فرماتے ہیں کہ

نماز میں جو بدن کو ڈھانپنا فرض ہے وہ صرف قبل اور دبر ہے یعنی مقام پیشاب
اور پاخانہ ہے۔

نوٹ :۔ میزان الکبریٰ میں بھی اہل سنت کے امام مالک کا مذکورہ فتویٰ موجود
ہے مذہب اہل سنت ایک دیگ کی مثال ہے اور امام مالک بھی اسکا ایک
چمچہ ہے پس جب تمہارے اپنے مذہب میں حالت نماز میں صرف قبل و دبر
کا پردہ ہے تو شیعوں پر طعن کرنا تمہاری بے حیائی ہے۔

بلال گنجی محدث کا نورہ والی روایات پر اعتراض اور اسکا دندان شکن جواب

شیخ الحدیث محمد علی نے اپنی فقہ جعفریہ ص ۱۹۰ میں ان روایات کو جمع کیا ہے
کہ جنکے مضمون یہ ہے کہ شیعوں کے امام نے حمام میں نورہ، بال اڑانے والی
دوا لگا کر پھر دھوتی اتار دی شیخ صاحب نے ان روایات کو لکھنے کے بعد
پھر شیعوں کے خلاف عوعو کرنا شروع کردی۔

پہلا جواب :۔ ان روایات کو ہم نے بھی پڑھا ہے مگر دیانت کا تقاضا
ہے کہ ان میں کوئی بات قابل اعتراض نہیں ہے کیونکہ نورہ لگانے کا مقام حمام
میں الگ ہوتا ہے اور وہاں کوئی دیکھنے والا نہیں ہوتا اگر وہاں کوئی بوجہ
ضرورت اور مجبوری نورہ لگانے کی خاطر برہنہ ہو جائے تو کیا حرج ہے اور بالفرض
اگر کسی نے دیکھا ہے کہ نورہ لگا ہوا ہے مقام شرم پر تو دیکھنے والے کا قصور
ہے اور اگر نورہ چونے کے لیپ کے پردہ ہونے میں کوئی اعتراض ہے تو اسکا
جواب بھی آسان ہے کہ شیعوں کا امام تو معصوم ہے اگر مقام شرم پر نورہ کے لیپ
کو پردہ بنا لیا تو کیا حرج ہے جبکہ شریعت اسلامی میں بہت آسانیاں ہیں کتاب
اہل سنت صحیح بخاری ص ۔۔۔ کتاب الغسل میں لکھا ہے کہ ام المومنین حضرت
عائشہ نے مردوں کو غسل کا طریقہ تعلیم کرنے کی خاطر خود غسل [illegible]

اور پانی اپنے بدن پر ڈالا ارباب انصاف جب عورت کپڑوں سمیت غسل
کرے گی تو اسکے بدن کا پردہ وہ گیلے کپڑے ہونگے اور گیلے کپڑے بدن
کے ساتھ چمٹ جانے سے بدن کے ڈیزائن میں حسن زیادہ پیدا ہوگا اور
اسکی رانیں اور پستان اور سرین زیادہ جاذب نظر ہو جائینگی لہذا جس طرح
گیلا کپڑا حضرت عائشہ کی چھاتی اور دوسرے بدن کے لئے پردہ ہونے کیلئے
کافی ہو گیا اسی طرح چونہ کا لیپ بھی پردہ کے لئے کافی ہے۔ جس طرح گیلے
کپڑے کا پردہ بی بی عائشہ کے شرم و حیا کا کچھ بھی نہ بگاڑ سکا اسی طرح چونے کے
لیپ کا پردہ کسی مرد کے شرم کا کیا بگاڑ سکتا ہے۔ دوسرا جواب

دیوبند کے امام بخاری کے نزدیک ننگا ہو کر غسل کرنا سنت انبیاء ہے

۱۔ اہل سنت کی معتبر کتاب صحیح بخاری صفحہ ۴۲ کتاب الغسل
۲۔ اہل سنت کی معتبر کتاب فتح الباری شرح بخاری ... باب الغسل
۳۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر کبیر آیت کیف یکفرون وجاءکم تحت

بخاری شریف کی عبارت | باب من اغتسل عریانا عن النبی قال کانت بنو اسرائیل یغتسلون عراۃ ینظر بعضھم الی بعض وکان موسی یغتسل وحدہ الخ نبی کریم فرماتے ہیں کہ حضرت موسی کی امت بنو اسرائیل ننگے ہو کر غسل فرماتے تھے اور ایک دوسرے کو دیکھتے تھے اور حضرت موسی اکیلے غسل فرماتے تھے بنو اسرائیل نے آپس میں کہا کہ موسی اکیلے اس لئے غسل فرماتے ہیں کہ انکے خصیوں میں فتق کی بیماری ہے۔ ایک دن حضرت موسی غسل فرما رہے تھے کہ انکے کپڑے جو پتھر پر رکھے تھے اٹھا کر پتھر لے بھاگا حضرت موسی اس پتھر کے پیچھے بھاگے تو بنو اسرائیل نے انکو برہنہ دیکھا اور

انہیں میں کہا کہ موسیٰ کے خصیے میں کوئی بیماری نہیں ہے۔ نوٹ: اسی طرح بخاری
کے اسی باب میں حضرت ایوب کا ننگا ہو کر غسل کرنا لکھا ہے اور صاحب فتح الباری
نے ان احادیث کی شرح میں کہا کہ النقل فی تجرد اعتنا عشرہ درجواب تحوذا ثبت بالغسل
ص ۱۳۸ ج ۱ لکھا ہے کہ امام بخاری کے نزدیک ننگا ہو کر غسل کرنا جائز ہے اور
نزہہ ص ۲۳ ج ۲ میں تفسیر کبیر سے نقل کیا گیا ہے کہ بعض حنبلیوں کے نزدیک
گزری ہوئی شریعت پر عمل کرنا جبکہ منسوخ ثابت نہ ہو جائز ہے۔ اعلیٰ حضرت
شیخ الحدیث توجہ فرما دیں کہ شیعوں کو تم ایک طرف رکھو وہ تو بقول آپ کے
علماء سوء کے اسلام سے دور ہیں تم اسلام کے ٹھیکیدار یہ بتاؤ کہ تم نے انبیاء
کو امت کے سامنے ننگا کر کے شرم و حیا کا جنازہ نکال دیا ہے اور پھر ناظرین
کو مردوں کے سامنے غسل کروا کر تمام کسر نکال دی ہے۔

فقہائے خوارج اور عثمان کے ترجمان بلال گنجی محدث توجہ فرما دیں کہ فقہ حنفی میں کم سن عورت اور مردہ عورت اور گدھی یا کوئی حیوان ہو تو اسے دخول کرے تو بغیر انزال کے غسل

واجب نہیں

۱۔ اہل سنت کی معتبر کتاب فتاویٰ قاضی خان ص ۲۱ فصل موجبات غسل
والایلاج فی البہائم لا یوجب الغسل ما لم ینزل ووطی المیتۃ والصغیرۃ
لا یوجب الغسل۔ ترجمہ: حیوان کو دخول کرنے سے اور مردہ عورت اور کم
سن عورت سے ہمبستری کرنے سے غسل واجب نہیں ہے جب تک منی خارج

نہ ہو

نوٹ :- ارباب انصاف مرد عورت سے جماع کرنا اور بغیر منی نکلے غسل کا واجب نہ ہونا سمجھ گئے۔ خاص سبب یہ تھا اور شیطان کا تحفظ مقصود ہے اور کم سن عورت کو دخول کرنا اور غسل کا معاف ہونا اس کی وجہ یہ ہے کہ دیوبندی دانشمندان قرآن خانہ مساجد میں کم سن بچیوں کو قرآن بھی پڑھاتے ہیں اور ان کی بکارت بھی زائل کرتے رہتے ہیں اور ہر وقت صبح شام نہانے میں تکلیف زیادہ ہے اس لئے نفس خواہش کی کرم نوازی کی ہے غسل معاف ہو گیا اور حیوان سے دخول کے غسل اس لئے معاف ہے کہ ان کے ساتھ ان کو کوئی برائی نہیں ہے۔

عورت کی قبل اور دبر میں دخول کرنے سے اور نیز مردہ عورت یا گدھی سے دخول کرنے سے جب منی نہ نکلے اور مشت زنی سے خواہ منی نکل آئے روزہ باطل نہیں ہوتا اور غسل بھی واجب نہیں ہے

١۔ اہل دیوبند کی مایہ ناز کتاب فتاوی قاضی خان ص ٩٨ ج ١ کتاب الصوم الفصل الثانی میں۔

٢۔ اہل دیوبند کی مایہ ناز کتاب کشف الغمہ ص ٥٢ ج ١ مؤلف عبدالوہاب الشعرانی

٣۔ اہل دیوبند کی مایہ ناز کتاب الروضۃ الندیہ شرح الدرر البہیہ ص ١٥ ج ١ باب الغسل

فتاوی قاضی خان کی عبارت | وکذا لا یفسد الصوم اذا جامع بہیمۃ ولم ینزل او میتۃ ولم ینزل او ناکح یدہ او جامع فیما دون الفرج ولم ینزل او ادخل اصبعہ فی دبرہ الخ

ترجمہ: اگر کوئی دیوبندی مسلمان کسی گدھی یا کتیا یا کسی بھی حیوان سے بدفعلی کرے نیز
اگر وہ کسی مردہ دیوبندن سے بدفعلی کرے یا وہ مشت زنی کرے یا دیوبندی
صاحب عورت کی فرج کے علاوہ مثلاً دبر میں دخول کرے اور اسکی منی نہیں نکلی
تو اس کا روزہ باطل نہیں ہے اور گناہ نہیں انگلی مارنے سے بھی روزہ باطل
نہیں ہے اور روزہ کے علاوہ مشت زنی گناہ نہیں ہے۔

نوٹ: کشف الغمہ سے مفتی عثمان کا فتویٰ گزر چکا ہے کہ عورت کو قبل یا دبر سے
دخول کیا جائے اور منی خارج نہیں ہوئی ہے تو غسل واجب نہیں ہے۔

وکیل فقہ عثمان اور نعمان بلال گنجے توجہ فرما دیں

مولانا محمد علی نے اپنی فقہ جعفریہ ص ۳۰۳ / ج ۱ میں مذکورہ مسئلہ نعمانی پر شیعوں
کے خلاف بہت ہذیانی فرمائی اور خیانت و بددیانتی کے تمام باڈر توڑ دیے
ہیں ہم اس بریلوی محدث کو دیانت و انصاف کا واسطہ دے کر پوچھتے ہیں کہ تم شیعوں
کو تو ایک طرف رکھو کیونکہ بقول تمہارے انکی فقہ تو اسلامی نہیں ہے اور تم جو
اسلام کے سوتے ہائے بنے پھرتے ہو اور تمہاری فقہ کے ہر مسئلہ
پر اسلام کی مہر لگی ہوئی ہے بتاؤ مردہ اور کتیا اور گدھی کو چومنے سے تمہارا
روزہ باطل نہیں ہوتا سبحان اللہ پاکیزہ اسلام تمہارے صحابہ نے بنایا ہے
اور ایسے ہی گناہوں کا جواب یہ ہے کہ۔

ولقد امر علی اللئیم یسبنی فمضیت ثمہ قلت لا یعنینی

ترجمہ: جب کمینہ آدمی کے پاس سے میں گزرتا ہوں اور وہ مجھے گالیاں
دے رہا ہے تو میں نظر انداز کر لیتا ہوں کہ وہ کسی اور کو بھونک رہا ہے گالیاں
دینا کسی کو ہم جیسے شریف آدمی کا کام نہیں ہے۔

فقہ دیوبند، اپنے آپ کو ہلاک کرنا حلال ہے اور یہ سنت عائشہ ہے

۱۔ اہل سنت کی معتبر کتاب صحیح بخاری ص ۳۲ کتاب الاحکام

باب القرعة بين النساء فلما نزلوا جعلت رجليها بين الاذخر وتقول يا رب سلط على عقربا او حية تلدغني

ترجمہ: ایک سفر کی حضرت عائشہ دنیاوی زندگی سے تنگ آگئیں رات کے وقت جب قافلہ قیام کے لئے اترا تو عائشہ نے اپنے پاؤں ایک قسم کی گھاس اذخر میں رکھ دیے اور کہنے لگی اے خدا کوئی بچھو یا سانپ مجھ پر مسلط فرما جو مجھے ڈس لے

نوٹ: ارباب انصاف یہ فعل بی بی صاحبہ کا اقدام خودکشی ہے اور یہ فعل حرام ہے۔ سانپ کے ڈسنے سے موت بھی واقع ہوسکتی ہے اگر خواتین کے لیے خودکشی حلال ہو گئی کیونکہ یہ سنت عائشہ ہے اگر عائشہ کے گھر کی عورت مذکور سانپ سے ڈسوانا نصیب نہ ہو تو وہ کچھ کھالے کاش اس دن کوئی سانپ بی بی عائشہ کو ڈس لیتا تو جنگ جمل نہ ہوتی اور بی بی کو عثمان کے کفر کا فتویٰ دے کر اسکو ہلاک کروانے کی توفیق نہ ہوتی ارباب انصاف خودکشی حرام موت ہے اور حرام موت کا نتیجہ دوزخ ہے اور کوئی بھی صاحب ایمان ایسی موت کی تمنا نہیں کرے گا۔ جسکا انجام دوزخ ہو، اور اگر بی بی صاحبہ صحبت رسول اللہ سے اتنی تنگ آچکی تھی تو کاش کہ کسی پرانے کنوئیں میں ڈول یعنی چھلانگ لگا دیتی دونوں مرادیں پوری ہو جاتیں۔ سانپ کا ڈسنا بھی۔ اور موت بھی۔

اور اگر ہمارے تبصرہ سے بی بی صاحبہ کی شان کو کوئی جھٹکا لگتا ہے تو اسکا سبب مولوی محمد علی ہے اہل سنت اسکا نوٹس لیں۔

فقہ دیوبند میں روح کی آسانی کے ساتھ نکلنے کے لیے چند ہدایات

شوہر مرنے لگے تو بیوی کی تھوک یا کھنگار اس کے منہ میں ڈالیں

١- اہل سنت کی معتبر کتاب صحیح بخاری ص ٨١ ج ٢ کتاب الجہاد باب ماجاء فی بیوت ازواج النبی قالت عائشۃ توفی النبی ﷺ فی بیتی وجمع اللہ بین ریقی و ریقہ بسواک

ترجمہ: حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ نبی کریم نے میرے گھر میں وفات پائی تھی اور آنجناب کے وقت موت اللہ پاک نے انکے منہ کا لعاب میرا اور انکی تھوک کو جمع اور اکٹھا کر دیا تھا میں نے اپنے منہ میں مسواک چبا کر انکو دیا تھا۔

نوٹ: ارباب انصاف کیا وقت موت بھی مسواک یاد ہوتا ہے یا اسکی ضرورت ہے۔ طب کے اصول کیا یہ درست ہے کہ کسی آدمی سے مسواک کوٹ کر اور نرم کر کے دوسرے شخص کو دیا جائے۔ ارباب انصاف بقول میر صاحب کے کہ بی بی عائشہ کو یہ کہنا کہ میرے منہ کا لعاب اور انکی تھوک کو اللہ نے وقت اخیر جمع کر دیا تھا اس میں دیوبندی عورتوں کے لئے ہدایت ہے کہ اگر انکے شوہر کی جان آسانی سے نہیں نکل رہی تو وہ اپنی تھوک کو اپنے شوہر کے منہ میں ڈالیں، اور اگر کسی دیوبندی کی دو بیویاں ہوں تو وہ دونوں باری باری انکے منہ میں تھوکیں۔ انشاء اللہ روح کے نکلنے کی دیر نہیں لگے گی۔ صدیقی نام والوں کا خوب تجربہ شدہ ہے۔

یہ مسواک والی روایت بالکل جھوٹی ہے کیا کوئی عقل مند باور کرتا ہے کہ نبی کریم کی موت کے وقت آنجناب کی بیٹی اور دیگر بنو ہاشم معصوم کو چھوڑ گئے ہوں اور جناب کو عائشہ کے سپرد کر دیا ہو

مرنے والے دیوبندی کے گلے میں عیسائیوں کی صلیب ڈالیں

اہل سنت کی معتبر کتاب المحاضرات ص۔۔۔ المدالفرین

فقال الطبیب روی عن امیر المومنین ان معاویۃ لا یموت حتی یعلق فی عنقہ صلیبا والتعویذ الذی کان علیہ مصلب فعلمت انہ یموت الخ

ترجمہ: معاویہ بیمار ہوا تو ایک نصرانی آیا اور اس نے کہا کہ ہمارے پاس ایک تعویذ ہے جو بیمار اسکو اپنے گلے میں ڈالے گا وہ اپنی بیماری سے ٹھیک ہو جائے گا۔ معاویہ نے وہ تعویذ لیا اور گلے میں ڈال لیا۔ پھر طبیب آیا اور معاویہ کو دیکھ کر باہر آیا اور بتایا کہ اب معاویہ مر جائیگا۔ چنانچہ اسی رات معاویہ مر گیا۔ اس حکیم سے جب پوچھا گیا تو اس نے کہا کہ امیر المومنین علی بن ابی طالب سے روایت آئی ہے کہ معاویہ اس وقت تک نہیں مرے گا جب تک وہ اپنے گلے میں صلیب نہیں ڈالے گا اور اب جو تعویذ معاویہ نے گلے میں ڈال ہوا ہے وہ ایسا ہے کہ اس پر عیسائیوں کی صلیب کا نشان بنا ہوا ہے میں سمجھ گیا کہ اب معاویہ مر جائے گا۔

نوٹ المحاضرات راغب اصفہانی طبع جدید سے یہ حوالہ نواصب نے نکال کر قوم دیوبند کو ابو سفیان کے ایک خاندانی مجرب نسخہ سے محروم کر دیا ہے۔ اور ہم نے یہ حوالہ رشید النعمانی صفحہ ۲۱۴ سے نقل کیا ہے کتاب موصوف مفتی محمد قلی نے تحفہ کے

باب المطاعن کا جواب لکھ کر میت کے تابوت میں اخری منہ تھوک دی ہے

مرنے والے دیوبندی کے منہ میں شراب ڈالیں

اہل سنت کی معتبر کتاب ریاض النضرہ ص ۱۸۲/۲۶۰ فصل ۱۱

فقال الطبیب ای شراب احب الیک فقال النبیذ فسقی النبیذ

ترجمہ :- جب امیر عمر کا وقت اخیر آیا تو طبیب نے عمر بن خطاب سے پوچھا کہ آپ کو کون سا شراب پسند ہے عمر نے کہا کہ نبیذ پس انکو جان نکلنے کے وقت شراب پلایا گیا۔

نوٹ :- ارباب انصاف یہ ہے فقہ دیوبند کہ جنہے جان آسانی سے نکلنے کی خاطر اپنے پیروکاروں کو تعلیم ہدایات جاری کی ہے

۱- مرنے والے کے منہ میں شراب ڈالیں یہ فاروقی ، خاندان کے معجزات میں سے ایک نادر تحفہ ہے۔

۲- مرنے والے کے منہ میں حلیب ڈالیں یہ آل ابوسفیان کو اپنے مریدوں کے لئے تحفہ ہے

۳- مرنے والے شوہر کے منہ میں بیوی کی تھوک ڈالیں یہ صدیقی خاندان کی تحقیق ہے ارباب انصاف ہمارے شیعہ مذہب میں ہم پر تقیہ کی ایک سخت پابندی ہے اسی لیے ہم بعض چیز والے کا انکشاف نہیں کرتے ... اور ہم اپنے فاضل معاصر مولوی محمد علی سے معذرت کے ساتھ گذارش کرتے ہیں جیسے فقہ حنفیہ کے آپ معتقد ہیں اس میں تو بیوی کی نزع کی حالت میں اسکے ساتھ جماع کرنا سنت عثمان غنی ہے : فقہ حنفیہ ہے یہ

فقہ دیوبندی وقت موت کہ چند شیطانی

دشمنان علیؑ کے حلق میں جنگ جمل پھنس جائے گی

اہل سنت کی معتبر کتاب النصائح الکافیہ ص ۲۸ ذکر بغاوت معاویہ

وفی ربیع الابرار للزمخشری فاجعت عائشۃ حین حضرت فقیل لہا فقالت اعترض فی حلق یوم الجمل۔

ترجمہ: وقت موت حضرت عائشہ بیت گھبرائی ہوئی تھی اور جب ان سے پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا کہ حضرت علیؑ کے خلاف میں نے جو بغاوت کی تھی اور انکے خلاف میں نے جو جنگ کی تھی وہ اب میرے حلق میں پھنس گئی۔

دشمن علی وقت موت آرزو کرے گا کہ کاش میں کسی حیوان کا پاخانہ ہوتا

اہل سنت کی معتبر کتاب نور الابصار ص ۶۹ ذکر عمر

وکان عمر یقول لیتنی کنت کبشا لاھلی سمنونی ثم ذبحونی فاکلونی فاخرجونی عذرۃ ولم اکن بشرا

ترجمہ: حضرت عمر فرماتے تھے کہ کاش میں مینڈھا ہوتا اور میرے مالک مجھے موٹا کرتے اور پھر مجھے ذبح کر کے کھاتے اور پھر مجھے پاخانہ کی صورت میں نکالتے اور کاش کہ میں بشر نہ ہوتا۔

نوٹ: محمد علی نائب بردار منہ ہو کر پرچیں اچھے ہیں وا جسکی خاطر تم الم نبی کی فقہ پر عمل کرتے ہو، وہ بھی شاید کی اور نیچو ڈرتا کی۔

سنی دیوبندیے تیوں گنتھے پانیں

فقہ دیوبندی میں موت کی تحقیق کا انوکھا طریقہ کہ میت کی دبر میں انگلیں ڈالیں اگر گرم ہے تو زندہ اگر سرد ہے تو مردہ

اہل سنت کی معتبر کتاب مقامات بدیع الزمان ص ۲۲ مقامہ نمبر ۸ موت ابو الفضل احمد بن الحسین بن یحییٰ بن سعید الہمدانی۔

قال ابو الفتح ان الرجل اذا مات بردت استہ وھذا الرجل قد لمستہ فعلمت انہ حی فکل رجل اصبعہ فی دبرہ وقال لو الامر علی ما ذکر۔

ترجمہ: مفتی اعظم علامہ اہل سنت ابو الفتح فرماتے ہیں کہ میت ایک کو دیکھنے کا موقع ملا اور میں نے کہا کہ یہ مردہ نہیں ہے بلکہ زندہ ہے لوگوں نے پوچھا کہ کس طرح علم ہوا کہنے لگے کہ جب آدمی مر جاتا ہے تو اس کی دبر ٹھنڈی ہو جاتی ہے کہا تے اس میت کو اس قانون کی روشنی میں مس کیا ہے پس وہ زندہ ہے اس وقت جتنے لوگ موجود تھے سب نے اس میت کی گانڈ میں انگلی رکھی اور فیصلہ دیا کہ یہ مردہ نہیں بلکہ زندہ ہے۔

نوٹ: ارباب انصاف مولوی محمد علی لاہوری خوش قسمت ہوتا اگر اس کے مرنے کے بعد اس کی موت کی فوراً تحقیق ہو جاتی ورنہ بلال گنج کے جتنے خنثی تھے وہ سب اس علامہ کی موت کی تحقیق کی خاطر باری باری اپنی انگلی مبارک دبر میں ڈالتے کر ہی فیصلہ کریں گے کہ موصوف زندہ ہے یا مردہ فقہ حنیفہ نے یہ تحقیق نہ تم صحیح نہیں دیتے تو ہم فریاد کیا کرتے

فقہ سپاہ صحابہ میں میت کے پاؤں قبلہ کی طرف کئے جائیں

۱- اہل سنت کی معتبر کتاب الغنیہ صفحہ ۳۱۶ امام عبد القادر جیلانی

۲- اہل سنت کی معتبر کتاب رحمۃ الامۃ فی اختلاف الائمۃ صفحہ ۸۱

۳- اہل سنت کی معتبر کتاب میزان الکبریٰ صفحہ ۲۱۸ کتاب الجنائز

الغنیہ کی عبارت } فاذا خرجت روحہ وجہہا الی القبلۃ علی ظہرہ طول بحیث اذا قعد کان وجہہ الی القبلۃ

ترجمہ: گیارھویں شریف والے فرماتے ہیں کہ جب میت کی روح نکل جائے تو پشت کے بل اس کو اس طرح لٹا دیا جائے کہ جب وہ بیٹھے تو اس کا منہ خانہ کعبہ کی طرف ہو۔

رحمۃ الامۃ کی عبارت } واتفقوا علی انہ اذا تیقن الموت وجہ المیت للقبلہ کہ جب موت کا یقین ہو جائے تو میت کو اس کا منہ خانہ کعبہ کی طرف کر کے لٹا یا جائے۔

الہدایہ کی عبارت } میت باب الجنائز اذا احتضر الرجل وجہ الی القبلۃ والمختار فی بلادنا مستلقیاً

ترجمہ جب کوئی مرد مرنے لگے تو اس کا منہ خانہ کعبہ کی طرف کیا جائے صاحب ہدایہ فرماتے ہیں کہ ہمارے علاقہ میں اس کا منہ قبلہ کی طرف اس طرح کرتے ہیں کہ اس کو پشت کے بل لٹا دیتے ہیں۔

نوٹ: مذکورہ کتابیں گواہ ہیں کہ اہل سنت کے مذہب میں میت کے پاؤں قبلہ کی طرف کئے جائیں تاکہ اس کا منہ قبلہ کی طرف ہو جائے۔

ایسے بھگوڑے کی بیوی کون چھوڑ دے

وقت موت سنی میت کے پاؤں قبلہ کی طرف اور مولوی محمد علی کو دعوت فکر

ارباب انصاف ہر شخص کو مرنا ہے اور خدا کو جواب دینا ہے ہمیں افسوس
ہے کہ بریلویوں کے ابو ہریرہ مولوی محمد علی نے شیعوں پر اس مسئلہ میں بہت
تنقید فرمائی ہے کہ فقہ جعفریہ میں وقت موت میت کے پاؤں قبلہ کی طرف
کیئے جاتے ہیں۔ اس ذریت مروان اور ابو حنیفہ مجوسی الاصل کے پیروکار پر ہم
یہ واضح کر دینا چاہتے ہیں کہ ہم نے اہل سنت کی بارہ عدد کتب کے حوالے سے یہ ثابت
کر دیا ہے کہ اہل سنت کی فقہ کی کتب میں لکھا ہے کہ وقت موت میت کو اس
طرح لٹایا جائے کہ اگر وہ اٹھ بیٹھے تو اس کا منہ قبلہ کی طرف ہو اور یہ اس وقت
ہو سکتا ہے کہ جب اس طرح لٹایا جائے کہ اس کے پاؤں قبلہ کی طرف ہوں
اور جب تمہارے ابوبکر عمر اور عثمان مرتے تھے تو یقیناً سنیوں نے ان کے پاؤں
قبلہ کی طرف کیئے ہونگے اور یہی حشر عائشہ کا بھی ہوا ہوگا اور یہ خوش خبری
ہم نے تمہارے غوث پاک کی کتاب غنیہ سے دکھائی ہے اور ایک ہے اس
کتاب سے بھی پیش کیا ہے کہ جسکو تم مثل قرآن سمجھتے ہو فتح القدیر شرح ہدایہ
کے اول صفحہ پر کشف الظنون کے حوالہ سے ہدایہ کی تعریف کرتے
یہ شعر لکھا ہے ان الہدایہ کالقرآن قد نسخت الغرض سنیوں کی کتاب ہدایہ
مثل قرآن ہے اور اسکی مثل شریعت میں دوسری کتاب نہیں لکھی گئی مذکورہ فتوی
تم اتفاق سے قرآن میں کہاں لکھا ہے نیز یہ مسئلہ اہل سنت کی کتاب بہشتی زیور ص ۵۶ حصہ ۲
میں یوں لکھا ہے جب آدمی مرنے لگے تو اس کو چت لٹا دو اور اس کے پیر قبلہ کی طرف
کر دو مگر ملاں کے انعامات کے بے شمار چیلنج کرتے ہیں اب یہ اپنے غوث پاک کو قبر سے اٹھا
کر لائے اور اس مسئلہ کی صفائی پیش کرے۔ [illegible]

اخبار وقت موت پر مولوی محمد علی کی بدزبانی اور ایک بے وقوف کو الزام

ارباب انصاف ایک خبر ضعیف ہے کہ وقت موت میت کی آنکھ یا زبان سے
قطرہ پانی کا باہر آتا کہ نجس ہے اسکی حقیقت بھولی کہتی مولوی محمد علی نے بہت
تبصرہ فرمایا ہے کہ وہ زبان جو صحابہ کو برا بکتی تھی وقت موت اس سے منی جاری
ہوتی ہے ہم جوابا عرض کرتے ہیں کہ شیعوں کو تو بعض اوقات خفیف پر اور احتمال
پر سخت قسم کی نا فرمی بھی ہو جاتی ہے تو کیا وہاں پر بھی اچھے صحابہ بھی جاکر زہر
پھیلاتے ہیں اصل حضرت منی کی مذمت میں آپ کے دوست سر گرداں ہیں
حوالہ جات اپنی کتب ہوں سے باب الطہارۃ دیکھ کر پچھلے دیکھ کر اہل
سنت کی فقہ میں منی پاک ہے اور اسکا چاٹنا اور کھانا بھی جائز ہے
پس آپ کس منہ سے منی کی مذمت فرماتے ہیں رہا یہ مسئلہ کہ میت
کو غسل کیوں دیا جاتا ہے تو فقہ جعفریہ میں یہ حکم تعبدی کا ہے یعنی جو جو
حکم خدا ہے اس لیے میت کو نہلایا جاتا ہے اور آپ اہل سنت
کی فقہ کی چار دل پٹاریاں کھول کر ہی بتا دیں کہ تم بھی میت کو نہلاتے
ہو تمہارا بھی کیا وجہ گیا ہے؟ کیا تمہارے میت پر وقت موت
منی مشائخ کا عمل کیا جاتا ہے اس لئے تم اپنے میت کو نہلاتے
ہو؟ شیعوں کو تو تم نے اجازت سے زیادہ نجس کہہ دیا اور اپنے دل
کی بھڑاس نکال لی ہے مگر یہ تو بتاؤ کہ تم نے ابو بکر اور عمر اور عثمان کے
کو بغیر غسل کے دفن کیا تھا یا غسل دیا تھا اگر دیا تھا تو وہ
کس چیز سے زیادہ نجس تھے؟ اس مسئلہ پر اپنے گھر کی اوراق اپنے امام اعظم کی طرح سیاہ
کئے ہیں حضرت فاطمہ کی غسل میت کے احکام سے ابو بکر کی گرتی ہوئی خلافت کو سہارا مل جانے کا
اور فرمایا المسالک صفحہ ۲ میں لکھا ہے کہ ان بالموت تنجس المیت کہ موت سے میت نجس ہو جاتی ہے

دیوبندی عورتیں حافظ اور قاری قرآن بچے پیدا کرنے کی خاطر مردہ جس رات گھر پر رکھا ہوا اپنے مرد سے جماع کرتی ہیں

ثبوت ملاحظہ ہو

۱۔ اہل سنت کی معتبر کتاب صحیح بخاری شریف صفحہ ۱۷۳ ج ۱ کتاب الجنائز

۲۔ اہل سنت کی معتبر کتاب الاصابہ فی تمییز الصحابہ صفحہ ۴۶۱ ج ۴

الاصابہ کی عبارۃ [ام سلیم بنت ملحان حضرت انس بن مالک صحابی کی ماں نے بیوہ ہونے کے بعد ابوطلحہ ثانی کافر کو مسلمان بنا لیا۔ اور شادی کر لی پھر اس شوہر سے ایک بچہ ہوا جو مر گیا جب ابوطلحہ گھر آیا تو ام سلیم نے بچہ کی موت کو ابوطلحہ سے پوشیدہ رکھا شوہر نے کھانا کھایا اور لیٹ گیا۔ ام سلیم نے بناؤ سنگھار کیا اور شوہر کے ساتھ لیٹ گی اور جماع کیا۔ اور بچہ کی موت کی خبر انکو صبح کے وقت دی اس رات والے جماع کی برکت سے خدا نے انکو ایک بیٹا دیا پھر اس بیٹے کی اولاد سے ۹ - ۱۰ قاری قرآن پیدا ہوئے۔

تو ہم مولانا محمد علی گوہر ادرانہ دعوت انصاف دیتے ہیں اور قاری قرآن بچے پیدا کرنے کے اس عظیم نسخہ کی مبارک باد پیش کرتے ہیں معلوم ہوا کہ سنی مذہب میں جتنے قرآن پاک کے قاری ہیں انکی ماؤں نے انکے باپ کے ساتھ اس رات جماع کیا تھا کہ جس رات انکے گھر پر کوئی مردہ رکھا تھا۔ اعلیٰ حضرت انکو کس بھروسے نے صلاح دی تھی کہ شیعوں کی فقہ کے خلاف کتاب لکھیں اگر لکھی ہے تو ٹھنڈے دل سے شیعوں کی تعریف بھی
حافظ صاحب آپ خود بھی حافظ ہیں عاقل کو اشارہ کافی ہے

دیوبندی فقہ میں بیوی کی موت کے بعد اسکے ساتھ ہمبستری کرنا سنت عثمان ہے اور مولوی محمد علی کو دعوت انصاف!

ثبوت ملاحظہ ہو!

۱۔ اہل سنت کی معتبر کتاب صحیح بخاری ص ۱۷۹ / ج ۲ کتاب الجنائز۔
۲۔ اہل سنت کی معتبر کتاب عمدۃ القاری شرح بخاری ص ۸۵ / ج ۴
۳۔ اہل سنت کی معتبر کتاب فتح الباری شرح بخاری ص ۔ الجنائز
۴۔ اہل سنت کی معتبر کتاب نیل الاوطار ص ۹۹ / ج ۴ کتاب الجنائز
۵۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تاریخ صغیر للامام بخاری ص ۱۳۰ ذرقیہ

صحیح بخاری کی عبارت] ترجمہ انس روایت کرتا ہے کہ ہم نبی کریم کی بیٹی کے دفن کے وقت حاضر تھے اور رسول خدا قبر پر خود حاضر تھے اور میں نے دیکھا کہ نبی پاک کی آنکھیں آنسو بہا رہی تھیں اور آنجناب نے فرمایا کہ کیا تم میں سے کوئی ایسا مرد نہیں ہے جس نے آج رات اپنی بیوی کے ساتھ ہمبستری نہ کی ہو۔ ابو طلحہ صحابی نے کہا میں نے نہیں کی۔ نبی پاک نے فرمایا تو قبر میں اترا اور وہ قبر میں اترا۔

نوٹ۔ بلال گنجی محدث توجہ فرمادیں فقہ جعفریہ اور شیعہ احکام میت کے بارے کیا کہتے ہیں آپ اس بات کو چھوڑ دیں کیونکہ شیعہ لوگ تو بقول تمہارے حرامی اولاد ہے کافر ہیں پس کفار کی فقہ پر تبصرہ کرنے سے آپکو کیا وصول ہوگا اور تم مسلمان کہ جنہوں نے اسلام کو بہنے دی ہوئی ہے ذرا اپنی فقہ اور حدیث کی صفائی۔

نیز اپنی خلافت اور امامت اور صحابیت اور ولایت کی صفائی

پیش کریں کہ جس عثمان کو تم نے پیکر شرم و حیا بنایا ہوا ہے اور
خلافت کو تاج بھی اسکے سر رکھا ہوا ہے اس نے اپنی بیوی کی موت کے
بعد اسکے مردہ کے ساتھ جماع کیا ہے ۔ اور جب عثمان نے
یہ کام کیا تو تم عثمان کے پیرو کار بھی علیکم بسنتی و سنت خلفاء
والی حدیث پر یقیناً عمل کرتے ہوئے اپنی مردہ بیویوں کے
ساتھ جب جماع کرکے اسکا ثواب ۔ وہ عثمان کو پہنچاتے ہونگے ۔

ابن حجر عسقلانی صاحب فتح الباری کی اس مسئلہ میں
دعوا اور اسکا دندان شکن جواب

ابن حجر عسقلانی فتح الباری میں لکھتا ہے کہ روایت میں ایسی بات نہیں
ملتی کہ عثمان نے بیوی کی موت کے بعد یا وقت موت اسکے ساتھ ہمبستری
کی ہے واللہ علم عند اللہ ۔

جواب صحیح بخاری کی روایت سے ثابت ہوتا کہ عثمان نے بیوی کی
کی موت کے بعد یا وقت موت یہ فعل کیا ہے ۔

تقریب استدلال ۔ بخاری کے اندر یہ حدیث موجود ہے کہ دختر ابوجہل سے
حضرت علیؑ نے شادی کا ارادہ ۔ فرمایا تھا مگر نبی کریم ناراض ہوئے تھے
اور فرمایا تھا کہ وہ لڑکی میری بیٹی کے ساتھ جمع نہیں ہو سکتی ۔

نوٹ ارباب انصاف یہ حدیث اگرچہ شیعوں کے عقیدہ میں حدیث نہیں
ہے یہ امام بخاری کی آل نبی کے بارے بکواس ہے مگر چونکہ سنی عقیدہ
میں بخاری کی ہر حدیث صحیح ہے اس لئے ہم نے تحریر کیا

ہے کہ تم اس روایت کو سینوں کے منہ پر ماری اور انکو متوجہ کریں کہ جب علیؑ کے گھر دختر نبیؐ ہو تو وہ دوسری شادی نہیں کر سکتے تو پھر عثمان کے گھر جب اہل سنت کے عقیدے کے دختر نبیؐ تھی تو وہ بھی دوسری شادی نہیں کر سکتے تھے ۔ پس ثابت ہوا کہ عثمان کی دختر نبیؐ کے علاوہ اور کوئی بیوی نہ تھی اور اگر تھی تو ہم قوم معاویہ خلیفہ کو چیلنج کرتے ہیں کہ وہ ثابت کریں اپنی کسی معتبر کتاب سے کہ اس وقت فلانی عورت جسکا یہ نام ہے فلاں کی بیٹی ہے اور وہ اسی وقت عثمان کی بیوی تھی ۔ مگر یہ ثابت ہی نہیں ہے ۔

خلاصہ کہ اس وقت عثمان کی اور کوئی بیوی نہ تھی !

اور اب انصاف کتب اہل سنت سے جب اس وقت عثمان کی کسی دوسری بیوی اور کنیز کی موجودگی ثابت ہی نہیں ہے تو نتیجہ نکلا کہ یا تو عثمان نے اس رات کسی اور عورت کے ساتھ زنا کیا ہے ۔ اور یہ چھپ سونے پر سہاگہ ہو گیا کہ پیکر شرم و حیا نے یہ کیا کیا ۔ خلیفہ صاحب نے اپنے منہ پر کوئلے کی سیاہی مل لی ہے اور اگر کسی اور عورت کے ساتھ اس نے یہ فعل نہیں کیا تو پھر عثمان نے اپنی بیوی دختر رسولؐ کے ساتھ یہ فعل کیا ہے اب یہ بات قابل غور بن گئی کہ عثمان نے یہ فعل یا تو اس بیوی کے ساتھ وقت موت سے پہلے کیا ہے یا وقت موت کیا ہے یا موت کے بعد کیا ہے ۔ اگر موت سے پہلے کیا ہے تو پھر بھی ایک عثمان پر نار اضگی کیوں ہوئے ہیں کتاب اہل سنت عمدۃ القاری شرح صحیح بخاری کے علامہ

محروم ہیں حنفی اس حدیث کی شرح یوں کرتے ہیں کہ۔

فاراد ان لا یقترف فی قبرها معاتبة علیه

کہ نبی کریم نے صحابہ سے یہ سوال کیا کہ تم کون ہے کہ جس مرد نے آج رات بیوی کے ساتھ جماع نہیں کیا اس لئے فرمایا تھا کہ آنجناب نے ارادہ فرمایا تھا کہ عثمان قبر میں نہ اترے اور یہ عتاب بھی عثمان پر ناراضگی کی وجہ سے تھا۔ خلاصہ الکلام کہ نبی کریم کا عثمان پر وقت دفن ناراض ہونا اور انکو انکی بیوی کی قبر میں اترنے نہ دینا اس بات کا ٹھوس ثبوت ہے کہ عثمان نے اس بیوی کے ساتھ جماع وقت اس کے وقت موت سے پہلے نہیں کیا تھا۔

عثمان نے بیوی کے ساتھ جماع یا وقت موت یا اسکے بعد کیا ہے

اور اب انصاف نبی کریم کی ناراضگی سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ عثمان نے اپنی بیوی سے جماع وقت موت کیا ہے یا موت کے بعد اور غسل اور کفن ودفن سے پہلے کیا ہے اب ہم مولوی محمد علی کو دعوت انصاف دیتے ہیں کہ عثمان آپکا خلیفہ راشد ہے بیکر شرم حیا ہے اسکا اپنی بیوی سے اس وقت یہ فعل کرنا حلال تھا یا حرام تھا اگر حرام فعل کیا ہے تو آپکو مبارک ہو کہ یہ تھے آپکے خلیفہ اور اگر حلال فعل کیا ہے تو تمہارے لئے اپنے خلیفہ کی سنت ہے تو اگر حلال ہے تم اپنی بیویوں کو وقت موت لذت جماع چکھا دیا کرو تاکہ وہ قبروں کی تم جیسے علماء کے احسانات کو فراموش نہ کریں یہ ہے تمہاری فقہ۔ فقہ دیوبندی اور بریلوی بنے ہے

ع خلافت ہو تو ایسی ہو صحابی ہو تو ایسا ہو

معنی قارف کی تحقیق اور شیخ الحدیث کو دعوت فکر

ارباب انصاف ہر شخص کو مرنا ہے اور خدا کو جواب دینا ہے اگر سنیوں کو امام بخاری مردہ بیوی سے عثمان کے جماع کرنے کی روایت نہ دیتا تو ہم بھی امیر عثمان کے اس عظیم کارنامہ کو ذکر نہ کرتے شیخ الحدیث ممکن ہے کہ قارف کے معنی پر گڑبڑ کریں تو نیل الاوطار میں اور تاریخ صغیر بخاری کی اس روایت کو ملاحظہ کریں ان کا یہ لکھا ہے۔

قال لا یدخل القبر رجل قارف اھلہ اللیلۃ

قبر میں وہ مرد داخل نہ ہو جس نے آج رات بیوی سے ہمبستری کی ہو قارف کا مفعول اہل ہے اور فتح الباری میں جو عثمان کے بارے لکھا ہے کہ اس نے فعل جماع موت کے بعد یا وقت موت نہیں کیا اس سے یہ ثابت ہوا کہ قارف کا معنی جماع کرنا ہی ہے۔

مولوی محمد علی - پڑھنے نہیں دھیلے تے کردی اے میلا میلا

اعلیٰ حضرت افسوس ہے کہ تم بھی شیعوں کے خلاف تحقیق کرنے بیٹھے ہو تم شیعوں پر تنقید کرتے ہو مگر چونکہ تم بریلوی خیال کے ہو اور شیعوں کے امام کو تم بھی اپنا پیشوا مانتے ہو۔ گویا شیعوں کے امام تو آپ کا لگا۔ کیا درست ہے اور تم جن لوگوں کو خلفاء رسول مانتے ہو ان میں امیر عثمان بھی ہے پس ہم کہتے ہیں کہ تم کس مذہب کی وکالت کرتے ہو وہ کیا مذہب جس کے امام مردہ بیوی سے جماع کرتے تھے:

بابا نے غوث پاک کو کہ وہ شیعوں سے تبرائی جان چھڑا گئے۔

یا غوث الاعظم شیئاً للہ کا ۲۰۰ مرتبہ ہر روز ورد کریں

میت کے لیے سفید کفن کے بارے نادان ملاؤں کی غوغو

ارباب انصاف ہر شخص کو مرنا ہے اور خدا کو جواب دینا ہے البتہ یہ ناصبی ملاں جنہوں نے اسلام کو بھی دبا رکھا ہے انہیں تو موت اور خدا بالکل یاد ہی نہیں ہے ان بیچارے ملاؤں نے دین اسلام کا مطلب شیعوں کی مخالفت اور دشمنی اور انکے خلاف جھوٹ بولنے کو ہی سمجھ لیا ہے فقہ جعفریہ میں یہ مسئلہ ہے کہ میت کو سفید کفن دینا زیادہ فضیلت رکھتا ہے نیز یہ مسئلہ بھی شیعہ کتابوں میں آیا ہے کہ حضرت امام حسین علیہ السلام کی شہادت کے بعد خواتین بنو ہاشم نے امام پاک کے سوگ میں عرصہ دراز تک سیاہ لباس پہنے رکھا تھا اور امام زین العابدین نے سیاہ لباس سے ان خواتین کو منع نہیں فرمایا تھا۔ اور شیعہ قوم محرم الحرام میں امام پاک کے سوگ میں چند دن سیاہ لباس پہنتی ہے۔ ہمارے معاصر مولوی محمود گوندلوی کو ان دونوں مسئلوں سے بہت تکلیف ہوتی ہے خاص طور پر محرم کے دنوں میں شیعوں کی سیاہ پوشی سے۔ اس مسئلہ کی بابت ہم نے اپنی کتاب ماتم و [illegible] بڑی تفصیل سے حوالہ جات جمع کر دیئے ہیں کہ سنیوں کے امام امیر عمر بن خطاب نے سیاہ لباس پہنا ہے نیز مرگ عثمان پر بھی انکی اولاد نے سیاہ لباس پہنا ہے نیز خود امام اعظم کو موت کے بعد سیاہ کفن میں رکھا گیا ہے کتاب اہل سنت نیل الاوطار جلد ۲ صفحہ ۱۱۲ میں لکھا ہے کہ والحدیث یدل علی عدم الکراہة فی لبس السواد حدیث کی دلالت کرتی ہے کہ سیاہ لباس پہننے میں اگر کوئی کراہت ہوتی تو [illegible] لباس پہننے سے گریز کرتے۔ [illegible] اکثر صحابہ کی سیاہ [illegible]

مشائخ دیوبند اگر صبح تک مردہ حالت میں ہوں تو شیطان انکے کان میں پیشاب کرتا ہے

اہل سنت کی معتبر کتاب بخاری شریف میں ہے ص ۱۵۳ کتاب الصلوۃ
ایک شخص کو ذکر نبی کریم کے پاس کیا گیا کہ وہ صبح تک سویا رہا، اور نماز کے لئے
نہ اٹھا فقال رسول اللہ بال الشیطان فی اذنہ -
نوٹ شیخ الحدیث محمد علی کو دعوت فکر ہے کہ نیند بھی مثل موت ہے اور
جب آپ جیسے شیخ الحدیث صبح نماز کھو بیٹھے تو شیطان مردود انکے کانوں
میں پیشاب کرتا ہے آپ بتائیں کہ کیا شیطان نے کتنی مرتبہ آپکے اور
آپکی قوم کے کان مبارک میں پیشاب کیا ہے اور اس حدیث سے آپ فقہ
جعفریہ کے اس مسئلہ کو حل کرنے کی کوشش کریں کہ میت کو اگر اکیلا چھوڑا
جائے تو شیطان انکے ساتھ لعب اور کھیل کرتا ہے مگر جس طرح وہ آپ سے مزاق میں
کان میں پیشاب کرتا ہے ایسی حرکت میت مردہ کے ساتھ نہیں کرتا۔

مولوی محمد علی کو شیعہ کی پہچان کی خاطر پریشانی اور اسکا حل

ارباب انصاف میدان جنگ میں بعض دفعہ اہل اسلام اور کفار کی لاشیں
آپس میں مل کر مشتبہ ہو جاتی ہیں پھر مسلمانوں کو دفن کرنا ضروری ہے اسلئے اسلام
نے اجازت دی ہے کہ دفن کی مجبوری کے لئے آپ مردہ کے مقام شرم
کو دیکھیں اگر ختنہ ہوا ہے اور وہ مقام مخصوص چھوٹا ہے تو اسکو دفن کریں
اور اگر ختنہ نہیں ہوا اور وہ مقام بڑا ہے تو اس مردہ کو چھوڑ دیں مولوی
محمد علی نے اس حکم اسلامی کا مذاق اڑایا ہے ہم کہتے ہیں کہ وہ اپنی قوم کی
پنساری کھول کے ہی فیصلہ کرے کہ اس مسئلہ میں امام اعظم کیا کہتا ہے

میدان جہاد میں اگر میت کی پہچان کی خاطر اس کے مقام شرم کو دیکھا جائے تو ناجائز اور فقہ دیوبند میں اگر امام مسجد کا آلہ تناسل دیکھا جائے تو جائز ہو

اہل سنت کی معتبر کتاب الدر المختار کتاب الصلوٰۃ باب الامامۃ حنفی
مذہب میں یہ قانون ہے کہ جب دو امام ایک مسجد میں نماز جماعت کروانے
کے لیے جمع ہوں تو زیادہ حق کس کو ہے اس کی پہچان کے چند طریقے ہیں
اور آخری طریقہ معتبر یہ ہے ثم الاکبر راسا والاصغر عضوا
کہ جس کی بیوی زیادہ خوب صورت ہو اگر ان سے کام نہ چلے تو پھر
ان کے عضو تناسل کو دیکھیں جس کا سر بڑا ہو اور آلہ تناسل چھوٹا ہو وہ نماز
پڑھانے کا زیادہ حق رکھتا ہے۔

مولوی محمد علی توجہ فرمائیں آپ نے زندگی بھر کتنے دیکھے ہیں!

ارباب انصاف اہل سنت کی معتبر کتاب رد المختار ص باب الامامۃ
وفی حاشیۃ ابی السعود ان المراد بالعضو الذکر
فقہ حنفی کے ایک بڑے عالم محمد امین الشہیر بابن عابدین فرماتے ہیں کہ ابو
سعود کے حاشیہ میں لکھا ہے کہ الدر المختار کی عبارت میں عضو سے مراد آلہ
تناسل اور ذکر ہے اور امیر محمد نے جس طرح سفیر و کتنے شعیہ کا آلہ تناسل
دیکھ کر فرمایا تھا کہ سفیر و تیرا تو بہت بڑا ہے اسی طرح مولوی محمد علی
نے بھی اپنے مریدوں کا آلہ دیکھ کر فتویٰ دیا ہو گا کہ یہ بہت بڑا ہے جس پر امام
صاحب ہنسے جا رہے ہیں اور ...

فقہ دیوبند کی گواہی کہ نبی کریمؐ نماز جنازہ میں تکبیرات پانچ سے سات تک پڑھتے تھے

۱- اہل سنت کی معتبر کتاب فتح القدیر شرح ھدایہ صہ ۴۶/۲ کتاب الجنائز

۲- اہل سنت کی معتبر فتح الباری شرح بخاری صہ ۲۰۲/۳ کتاب الجنائز

۳- اہل سنت کی معتبر کتاب نووی شرح مسلم صہ ۳۱۰/۱

۴- اہل سنت کی معتبر کتاب سنن ابن ماجہ صہ ۱۰۹ کتاب الجنائز

۵- اہل سنت کی معتبر کتاب صحیح مسلم کتاب الجنائز

۶- اہل سنت کی معتبر کتاب مشکوٰۃ شریف صہ ۱۳۱ باب المشی بالجنائز

۷- اہل سنت کی معتبر کتاب سنن نسائی صہ ۲۸۵/۱ باعدد التکبیر علی الجنائز

۸- اہل سنت کی معتبر کتاب سنن ابی داؤد صہ ۳۱/۲ ج کتاب الجنائز

۹- اہل سنت کی معتبر کتاب نیل الاوطار صہ ۲۸۵/۴ باب عدد تکبیر جنازہ

صحیح مسلم کی عبارت { کان زید بن ارقم یکبر علی جنائزنا اربعا وانہ کبر علی جنازۃ خمسا فسألتہ فقال کان رسول اللہ یکبرھا }

ترجمہ: راوی کہتا ہے کہ زید بن ارقم صحابی ہمارے جنازوں پر چار تکبیریں پڑھتے تھے اور ایک جنازہ پر انھوں نے پانچ تکبیریں پڑھیں میں نے ان سے سوال کیا۔ انھوں نے فرمایا کہ نبی کریمؐ بھی جنازہ کی پانچ تکبیریں پڑھتے تھے

نوٹ: چونکہ امیر عمر نے لوگوں کو چار تکبیر پڑھنے پر مجبور کیا تھا اس لئے زید چار پڑھتے تھے اور سنت نبیؐ کی تحقیق میں ایک دن وہ بھی پڑھ لیں نبی کریمؐ کے سیرو کار پانچ پڑھتے تھے اور امیر عمر کے روحانی فرزند ...

حذیفہ صحابی کی گواہی کہ نبی کریمؐ ۵ تکبیر پڑھتے تھے

۱- اہل سنت کی معتبر کتاب سنن الدارقطنی ص ۱۹۱ الجنائز

۲- اہل سنت کی معتبر کتاب نیل الاوطار ص ۹۸/۴ الجنائز

۳- اہل سنت کی معتبر کتاب کنز العمال ص

۴- اہل سنت کی معتبر کتاب فتح القدیر شرح ھدایہ ص ۹۶

سنن دار کی عبارت } عن عیسی قال صلیت خلف حذیفہ علی جنازۃ فکبر خمسۃ فقال ما وھمت ولکن کبرت کما کبر نبی اللہ

ترجمہ: عیسی مولی حذیفہ بیان کرتا ہے کہ میں نے حذیفہ یمانی کے پیچھے نماز پڑھی اور انہوں نے پانچ تکبیریں پڑھیں اور فرمایا کہ میں نے بھول کر نہیں پڑھیں بلکہ میں نے اسی طرح پانچ پڑھی ہیں جیسے نبی پاک پڑھتے تھے۔

فتح القدیر کی عبارت } کان رسول اللہ یکبر علی اھل بدر سبع تکبیرات وعلی بنی ھاشم خمس تکبیرات

ترجمہ: نبی کریمؐ بدری صحابہ پر سات تکبیرات اور بنی ہاشم پر ۵ تکبیرات پڑھتے تھے۔ نوٹ: سنت رسول اللہ ۵ تکبیریں نماز جنازہ ہے البتہ امیر عمر نے لوگوں کو ۴ پر مجبور کیا ہے ہم شیعہ لوگ سنت رسول کو لیتے ہیں اور عمر کو چھوڑ دیتے ہیں۔

حضرت علیؑ بھی پانچ تکبیر نماز جنازہ پڑھتے تھے

۱- اہل سنت کی معتبر کتاب فتح الباری شرح بخاری ص ۲۰۲/۳

۲- اہل سنت کی معتبر کتاب زاد المعاد ص ۱۴۲/۱ لابن قیم

۳- اہل سنت کی معتبر کتاب نیل الاوطار ص ۹۶/۴ کتاب الجنائز

۴۴- اہل سنت کی معتبر کتاب سنن کی معتبر کتاب سنن الدار قطنی ص۱۹۱ سنن دار قطنی "کبر علیؑ علی اصحاب محمد ستا وعلی اصحاب رخصا کی عبادت" ترجمہ: امام علی بن ابی طالب نے بدری صحابہ پر ۶ اور عام اصحاب پر ۵ تکبیریں پڑھتے تھے

نوٹ: اسی لئے علی والے ۵ تکبیر نماز جنازہ اور عمر والے ۴ تکبیر پڑھتے ہیں

نبی پاک پر بنو ہاشم نے پانچ تکبیر جنازہ پڑھا تھا

اہل سنت کی معتبر کتاب کنز العمال ص۳۵ کتاب الشمائل
فقال العباس یا علیؑ انی سمعت رسول اللہ یقول تکون قبور الانبیاء فی مواضع فیھم قال... وصلی علیہ العباس وعلی صفا واحدا وکبر علیہ العباس خمسا

ترجمہ: جناب عباس نے حضرت علیؑ سے کہا کہ میں نے نبی کریم سے سنا تھا کہ انبیاء کی قبریں ان کے بچھونے کی جگہ ہوتی ہیں اور پھر نبیؐ کریم پر جناب عباس اور حضرت علیؑ نے ایک صف میں نماز جنازہ پڑھی ہے اور جناب عباس نے نبیؐ کریم پر پانچ تکبیریں پڑھیں۔

نوٹ: ارباب انصاف خود نبیؐ کریم بھی بنو ہاشم پر نماز پانچ تکبیر سے پڑھتے تھے اور بنو ہاشم نے بھی نبی کریم کا جنازہ ۵ تکبیریں پڑھا اور خود حضرت علی بھی اصحاب محمد پر ۵ تکبیر پڑھتے تھے۔ نامعلوم امیر عمر کو نبیؐ کریم اور بنی ہاشم کے ساتھ کیا ضد تھی کہ رسول اللہ کی مخالفت کرتے ہوئے لوگوں کو ۴ تکبیر جنازہ پڑھنے پر مجبور کیا، ہم شیعہ مذہب والے نبیؐ کریم کے پیروکار ہیں اور پانچ تکبیر جنازہ پڑھتے ہیں اور قوم معاویہ خیل امیر عمر کی مقلد ہے اور ۴

پڑھتے ہیں۔ سنت نبی پاک مبارک اور الٹا کو سنت عمر مبارک

چار تکبیر نماز جنازہ پر صحابہ کو مجبور کرنا امیر عمر کی بدعات سے ہے

۱۔ اہل سنت کی معتبر کتاب فتح القدیر شرح ہدایہ ص۴۶
۲۔ اہل سنت کی معتبر کتاب فتح الباری ص۱۵۷ باب جنازہ
۳۔ اہل سنت کی معتبر کتاب نیل الاوطار ص۴۹ کتاب الجنائز
۴۔ اہل سنت کی معتبر کتاب کنز العمال ص۱۴۳ باب الجنائز
۵۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تاریخ الخلفاء ص۱۳۷ ذکر عمر

تاریخ الخلفاء کی عبارت } اول من جمع الناس فی صلوٰۃ الجنازۃ علی اربع تکبیرات عمر۔

ترجمہ: پہلا وہ شخص جس نے لوگوں کو چار تکبیر نماز جنازہ پڑھنے پر مجبور کیا ہے وہ امیر عمر ہے۔

فتح القدیر کی عبارت } عن ابی حنیفہ قال ان الناس کانو یصلون علی الجنائز خمسا و ستا و اربعا حتی قبض النبیؐ ثم کبروا کذالک فی ولایۃ ابی بکر ثم ولی عمر بن الخطاب فعلوا ذالک فقال لھم عمر الخ

ترجمہ: امام اعظم ابو حنیفہ کی رپورٹ یہ ہے کہ لوگ جنازہ پر پانچ چھ اور چار تکبیریں پڑھتے تھے حتیٰ کہ نبی کریمؐ کی وفات ہو گئی پھر بھی ابو بکر کی حکومت کے زمانے میں وہ اسی طرح جنازہ پڑھتے تھے پھر امیر عمر کی حکومت میں بھی وہ اسی طرح جنازہ پڑھتے رہے پھر اچانک امیر عمر کو دورہ پڑا اور انھوں نے لوگوں کو تکبیر پڑھنے پر مجبور کر دیا۔ نوٹ: پس ثابت ہو گیا کہ چار تکبیر نماز جنازہ امیر عمر کی بدعات سے ہے۔

کہ امام اعظم کا فتویٰ ہے کہ پہلی تکبیر میں ہاتھ بلند کیے جائیں۔

نوٹ: ارباب انصاف امام اعظم اور امیر عمر میں کون صحیح کہتا ہے اور کون غلط کہتا ہے یہ فیصلہ ہم نے قوم معاویہ پر چھوڑ دیا ہے۔

فقہ اہل سنت میں بغیر وضو کے نماز جنازہ جائز ہے

اہل سنت کی معتبر کتاب میزان الکبریٰ صفحہ ۲۲۴ کتاب الجنائز

اہل سنت کی معتبر کتاب رحمۃ الامۃ فی اختلاف الائمۃ صفحہ ۸۶

میزان کی عبارت } مع قول الشعبی و محمد بن جریر الطبری انہا تجوز بغیر طہارت لانہا شفاعۃ فی المیت والشفاعۃ ویشترط فیہا الطہارۃ

ترجمہ: امام اہل سنت محمد بن جریر طبری اور حضرت شعبی فرماتے ہیں کہ نماز جنازہ بغیر وضو کے پڑھنا جائز ہے کیونکہ یہ میت کے حق میں شفاعت ہے اور شفاعت میں طہارت شرط نہیں ہے البتہ طہارت مستحب ہے جیسا کہ دعا اور غیر جنب کے لئے تلاوت قرآن کے لئے طہارت مستحب ہے۔

فقہ اہل سنت میں منافق کا جنازہ جائز اور شہید کا ناجائز ہے

۱۔ اہل سنت کی معتبر کتاب رحمۃ الامۃ صفحہ ۸۴ برحاشیہ میزان

۲۔ اہل سنت کی معتبر کتاب میزان الکبریٰ صفحہ ۲۲۱ کتاب الجنائز

رحمۃ الامۃ والشہید قال مالک والشافعی واحمد فی روایۃ لا یصلی علیہ

کی عبارت { امام شافعی، امام مالک، امام احمد کا فتویٰ ہے کہ شہید کا جنازہ نہ پڑھا جائے۔ نوٹ بخاری شریف صفحہ ۱۷۶ کتاب الجنائز میں لکھا ہے کہ مدینہ کے مشہور منافق عبداللہ بن ابی کے جنازہ میں نبی کریم نے شرکت فرمائی تھی اور حضرت عمر نے بھی ناک منہ چڑھایا تھا لیکن نبی کریم نے عمر کی نگر

امام حسینؑ کا کسی منافق کے جنازہ میں شرکت کرنا اور اس پر بددعا کرنا ۔ اور مولوی محمد علی کے پیٹ میں مروڑ اٹھنا

ارباب انصاف فقہ حنیفہ کو بچانے کی خاطر بیچارے سنی علماء فقہ جعفریہ پر
ہمیشہ تنقید کر کے خاندان نبوت سے اپنی دشمنی کا ثبوت دیتے رہے
اور ہم کہتے ہیں کب اریسٹس کب غبارہ کہاں سے فقہ جعفریہ اور کب
بیچاری فقہ حنیفہ ۔ ان نواصب کو نامعلوم اس بات سے کیوں تکلیف
ہوئی ہے کہ حضرت امام حسینؑ نے ایک منافق کا جنازہ پڑھا اور
اس پر بددعا فرمائی اس بات کو ثابت کرنے کی خاطر بیچارے
مولوی محمد علی نے اپنے "امیر معاویہ" کی طرح گئی اور اوراق سیاہ
کئے ہیں ہم جواباً گزارش کرتے ہیں کہ بخاری شریف سے حوالہ گزر
چکا ہے کہ ایک منافق کا جنازہ نبی کریم نے پڑھا تھا اور نبی کریم
نے اس منافق کے لئے ثنا و دعا خیر تو نہیں کی ہوگی کیونکہ منافقین
دشمن خدا اور رسول ہیں اور دشمن اسلام ہیں اور دشمن اسلام منافق
کے لئے نبی پاک دعا خیر نہیں فرما سکتے پس نبی کریم نے
اس منافق پر بددعا فرمائی اور جس طرح نبی کریم نے منافق کا جنازہ پڑھا
اور اس پر بددعا فرمائی اسی طرح امام حسینؑ نے ایک منافق کا جنازہ پڑھا
اور اس پر بددعا فرمائی پس فقہ جعفریہ میں اگر منافق کے جنازہ پر
دعا کی جاتی ہے تو کیا حرج ہے جبکہ فقہ حنیفہ کا یہ حال کہ ۔

ع اور تو گھنٹن تے بہتیرے کیف ورنے ۔

نوٹ : فقہ بنو امیہ میں اگر عثمان کی طرح بغیر جنازہ کے میت دفن کریں تو کوئی حرج نہیں ہے۔

میزان الکبریٰ کی عبارت | قال محمد ابن سیرین انہن ثلاث صح قول حذیفۃ بن یمان انہن خمس وکان ابن مسعود یقول کبر رسول علی جنازۃ تسعا و سبعا و خمسا واربعا فکبروا ما کبر امامکم فما زاد علی اربع لم تبطل صلوٰتہ

ترجمہ : عبدالوہاب شعرانی کی رپورٹ یہ ہے کہ ابن سیرین کہتا ہے تکبیرات جنازہ تین ہیں۔ حذیفہ صحابی کہتا ہے کہ پانچ ہیں۔ ابن مسعود صحابی کہتا ہے کہ رسول خدا نے تکبیرات ۹ - ۸ - ۵ اور ۴ بھی پڑھی ہیں جتنی تکبیریں امام پڑھتا جائے اتنی تم بھی پڑھتے جاؤ اگر امام چار سے زیادہ تکبیریں پڑھیں تو نماز باطل نہیں ہے۔

تکبیرات جنازہ میں رفع یدین کے بارے میں امیر عمر اور امام اعظم کا جھگڑا

۱- اہل سنت کی معتبر کتاب کنز العمال ص ۵۲/۴

۲- اہل سنت کی معتبر کتاب میزان الکبریٰ ص ۲۲۴/۱ عبدالوہاب شافعی

۳- اہل سنت کی معتبر کتاب رحمۃ الامۃ ص ۸۶

کنز العمال کی عبارت | عن عمر بن الخطاب انہ کان یرفع یدیہ مع کل تکبیرۃ فی الجنازۃ والعیدین

ترجمہ : امیر عمر نماز جنازہ اور نماز عیدین میں ہر تکبیر کے ساتھ ہاتھ بلند فرماتے تھے اور ابن نجیم الرحمن دمشقی عثمانی لکھتے ہیں

فقہ دیوبند کی گواہی کہ اگر پانچ تکبیر نماز جنازہ پڑھا جائے تو جنازہ صحیح ہے باطل نہیں

۱- اہل سنت کی معتبر کتاب المرقات شرح مشکوۃ ص۴۸ باب المشی بالجنازہ
۲- اہل سنت کی معتبر کتاب میزان الکبریٰ ص۲۲۴ کتاب الجنائز
۳- اہل سنت کی معتبر کتاب رحمتہ الامۃ فی اختلاف الائمۃ ص۸۶

المرقات کی عبارت | لو کبر خمسا لا تبطل صلوتہ علی الاصح
ترجمہ: احناف کے ملا علی قاری نے روایت دی ہے کہ اگر کوئی شخص نماز جنازہ میں پانچ تکبیریں پڑھے تو جنازہ صحیح ہے باطل نہیں ہے

میزان الکبریٰ کی عبارت | لو زاد علی اربع لم تبطل صلوتہ
ترجمہ۔ اگر چار تکبیر نماز جنازہ سے زیادہ تکبیریں پڑھیں تو نماز جنازہ باطل نہیں یعنی پانچ بھی پڑھیں تو صحیح ہے

فقہ دیوبند میں نماز جنازہ کے بارے میں بھانت بھانت کے فتوے

۱- اہل سنت کی معتبر کتاب فتح الباری شرح بخاری ص۲۰۲ ج۳
۲- اہل سنت کی معتبر کتاب میزان الکبریٰ ص۲۲۴ ج۱
۳- اہل سنت کی معتبر کتاب رحمتہ الامۃ فی اختلاف الائمۃ ص۸۶ ج۱

فتح الباری کی عبارت | قال صلیت خلف ابن عباس علی جنازۃ فکبر ثلاثا
راوی کہتا ہے کہ میں نے ابن عباس کے پیچھے جنازہ پڑھا انھوں نے تین تکبیریں پڑھیں۔

جناب حمزہ شہید پر نبی کریم کا ستر تکبیر نماز جنازہ پڑھنا اس بات کا ٹھوس ثبوت ہے کہ جنازہ ۵ تکبیر ہے کیونکہ ستر ۵ پر تقسیم ہوتا ہے

اہل سنت کی معتبر کتاب اسد الغابہ ص ۵۳ ذکر حمزہ

صلی النبی علی حمزۃ سبعین تکبیرۃ

ترجمہ: نبی کریم نے حضرت حمزہ پر ستر تکبیر نماز جنازہ پڑھا تھا۔

نوٹ: ارباب انصاف جناب حمزہ کے بارے کتب اہل سنت میں سید الشہداء کا لقب بھی مذکور ہے اور نبی کریم نے اس سید الشہداء کا جنازہ ستر تکبیر پڑھا ہے اور ۷۰ وہ عدد ہے جو ۴ پر تقسیم نہیں ہوتا بلکہ ۵ پر تقسیم ہوتا ہے گویا نبی کریم نے ایک مرتبہ تو جناب حمزہ کا الگ جنازہ پڑھا اور پھر ایک ایک شہید کو حمزہ کے ساتھ ملا کر جنازہ پڑھا اور حمزہ پر ۷۰ تکبیر پڑھا اور یہ تب صحیح ہے کہ نبی کریم نے ان شہداء پر شیعوں والا جنازہ ۵ تکبیر پڑھا ہے۔ اور سنیوں والا جنازہ ۴ تکبیر اگر پڑھا ہے تو حمزہ پر ۷۰ تکبیر نہیں ہو سکتی کیونکہ ۷۰ ۴ پر تقسیم نہیں ہوتا۔ اور قرآن پاک کی اس آیت میں کہ استغفرت لہم سبعین مرۃ کہ تو ان کے لئے ۷۰ مرتبہ بھی استغفار کرے۔ اشارہ ہے کہ جنازہ کی ۷ مرتبہ پڑھا جائے اور ۷۰ تکبیر ہو جائے اور دعا بھی ۷۰ مرتبہ ہو جائے گی اس ۷۰ کے عدد میں اشارہ ہے کہ جنازہ ۵ تکبیر ہے۔

خلاصۃ الکلام انبیاء اور صلحاء اور شہداء کا جنازہ ۵ تکبیر پڑھا گیا ہے اسی لئے شیعہ فقہ میں بھی ۵ پڑھا جاتا ہے اور مخالف نے شیعوں کی ضد میں ۴ کو اختیار کیا ہے اگر وہ بالکل ہی نہ پڑھیں تو ہمیں پرواہ نہیں

کتب اہل سنت سے پانچ تکبیر نماز جنازہ کا ثبوت

معاویہ خیل ملاؤں کے علمی غرور کو توڑ کر رکھ دیتا ہے

ارباب انصاف ہر شخص کو معلوم ہے اور خدا کرے اب دنیا جانے۔ خوارج سے ثابت ہو چکا کہ دعا فی اللہ ماتند بالائے گئی کی ممانعت وغیرہ کے شیعوں کے خلاف یہ طوطی جمع کرتے ہیں کہ ہم سنی ہم پانچ تکبیر نماز جنازہ پڑھتے ہیں اور شیعہ پانچ تکبیر پڑھتے ہیں پانچ تکبیر کہاں لکھا ہے ارباب انصاف ہم نے معقول کے حساب سے پانچ تکبیر کا ثبوت کتب اہل سنت سے پیش کر دیے ان مجاہد نے ور نفوان و سنگھاسے در صدیق اکبر کے علمی غرور کو ذلت کی مٹی میں ملا دیا ہے اور یہ خواہ مخواہ کہتے ہیں کہ قرآنی ثبوت پیش کرو تم یہ کہ چار تکبیر نبی کریم نے آخری جنازہ پر چار تکبیر پڑھایا ہے اس لئے ہمارے امیر عمر نے لوگوں کو چار تکبیر پڑھنے پر مجبور کیا ہے اور ہم ان سنگھاسے جو مروان کو یہ جواب دیتے ہیں کہ تمہارے امیر عمر کو بخاری شریف کتاب العلم کو دیکھ لو کہ نبی کریم نے وقت آخر اپنے گھر سے بے عزت کر کے نکال دیا تھا یاد ہو گا جب عمر نے قلم و دوات دینے سے انکار کیا تھا اور نبی کریم کو یہ کہا کہ معاذ اللہ نبی بک رہے ہیں جب نبی کریم نے اپنے گھر سے نکال دیا تو جب ذرا بھی ہے کہ تم عمر کو دو لوگ سے نکال دو تو تم نے نبی کریم کی مخالفت کرتے ہوئے اس راندہ درگاہ ثبوت کو گلے لگایا ہے یعنی تم نے نبی کریم کے آخری فیصلہ کی مخالفت کیوں کی ہے

ہمارا موقف یہ ہے کہ جب تمہاری اہلسنت کی کتابوں میں پانچ تکبیر نماز جنازہ کا جائز ہونا لکھا ہے تو پھر شیعوں پر تمہارے اعتراضات کا کوئی موقع نہ رہا اور تم صرف شیعوں کی ضد میں پانچ تکبیر نہیں پڑھتے

تکبیرات جنازہ پر تبصرہ اور مولوی محمد علی ناصبی کو لگام

موصوف نے اپنی کتاب فقہ جعفریہ ص ۳۴۳ میں اس امر کا انکار کیا ہے کہ حضور نے کسی منافق کا جنازہ پڑھا ہو مگر بخاری شاہد ہے کہ سچے کا بول بالا اور جھوٹے کا منہ کالا امام بخاری نے اپنی صحیح ص ۲۶۷ کتاب الجنائز میں ایک روایت لکھی ہے کہ نبی کریم نے مدینے کے مشہور منافق ابی ابن کعب کا جنازہ پڑھنے کا ارادہ فرمایا اور عمر ابن خطاب نے نبی کریم کو روکنے کے لئے بڑی بے حیائی کا مظاہرہ کیا اور پھر عمر صاحب اپنی اس بے حیائی پر تعجب بھی کرتے تھے۔ غرض نبی کریم نے اس منافق کا جنازہ پڑھا ہے اور امام بخاری کی یہ روایت بلال جیسی ناصبی کے منہ پر ایک جوتا ہے اور ہم اس کے ساتھ دو تھپڑ اور رسید کرنا چاہتے ہیں تمہارے بزرگوں کو ہمارے مولا علی کا وفا اتنا غم اور آفات سمجھتے تھے اور تم بھی ہماری نظروں میں جھوٹے مکار، دھوکے باز اور خیانت کار ہو۔ مولانا صاف جھوٹ بولنے سے تم شیعوں کو دبا نہیں سکتے۔ دراصل آپ کو تکلیف اس بات سے ہوئی ہے کہ شیعہ کتاب میں لکھا ہے کہ نبی کریم منافق کا جنازہ چار تکبیر پڑھتے تھے۔ اور جنازہ کی اس تکلیف کا علاج یہ دوا ہے صبح و شام ۵۰ مرتبہ پڑھا کریں [illegible]۔ اسی حال نے صفحہ ۳۰۳ میں یہ بھی لکھا ہے کہ شیعیت کی بنیاد عبداللہ ابن سبا یہودی نے رکھی ہے اور ہم اس کا جواب تم کو یہ دیتے ہیں کہ تمہاری سنیت اور حنفیت کی بنیاد نعمان ابن ثابت مجوسی نے رکھی ہے۔

ہم کئی بار وضاحت کر چکے ہیں کہ ابن سبا یہودی پر ہم لعنت بھیجتے ہیں اور تم یزید ملعون کے نطفے ہو اگر نہیں ہو تو تم بھی یزید پر لعنت کرو تمہیں ابن سبا نظر آتا ہے اور زرقا اور ہندہ اور نابغہ نظر نہیں آتیں۔

فقہ دیوبند کی گواہی کہ دو تر لکڑیاں (جریدتین) قبر میں میت کے ساتھ رکھی جائیں

۱- اہل سنت کی معتبر کتاب صحیح بخاری صفحہ ۹۵ ج ۲ کتاب الجنائز
۲- اہل سنت کی معتبر کتاب فتح الباری صفحہ ۲۲۲ ج ۳ باب الجرید علی القبر

صحیح بخاری کی عبارت } باب الجرید علی القبر. اوصی بریدہ الاسلمی ان یجعل فی قبرہ جریدتان۔

ترجمہ: قبر میں دو تر لکڑیاں رکھنے کا باب۔ صحابی رسول اللہ بریدہ اسلمی نے وصیت کی تھی کہ اس کی قبر میں دو تر لکڑیاں رکھی جائیں۔

نوٹ: علم نحو میں ثابت ہے کہ علیٰ بھی فی کا معنی بھی دیتا ہے۔ پس بخاری میں علی القبر میں یہ علیٰ بمعنی فی ہے اور صاحب فتح الباری نے بھی وضاحت کی ہے کہ حضرت بریدہ نے بھی جریدتین کو قبر کے اندر رکھنے کی وصیت فرمائی تھی۔ پھر بخاری نے بھی یہ حدیث بھی لکھی ہے کہ ایک میت کو عذاب قبر ہو رہا تھا نبی کریم نے دو تر لکڑی لے کر اس کو چیرا اور میت کی قبر میں گاڑنے کا حکم دیا اور فرمایا کہ اس سے میت کو عذاب سے تخفیف ملے گی شیعہ حضرات اسی لئے دو تر لکڑیاں میت کے ساتھ ہی قبر میں رکھ دیتے ہیں اور معاویہ خیل شیعوں کی ضد میں حکم نبی اور سیرت صحابہ کو چھوڑ بیٹھے ہیں

ارباب انصاف شیعہ فقہ میں جتنے احکام میت ہیں وہ عین اسلام ہیں اور سیرت صحابہ کرام کے مطابق ہیں۔ نامعلوم اہل سنت کو شیعہ فقہ کا نام سن کر یہ اوجھڑ کا بخار کیوں ہو جاتا ہے؟

فقہ دیوبند میں ہے کہ میت کی قبر پہ تلقین پڑھی جائے البتہ میت کو اس کی ماں کے نام سے پکارا جائے

۱۔ اہل سنت کی معتبر کتاب نیل الاوطار ص۱۴۲ ج۳ باب الدعا بعد دفنہ
۲۔ اہل سنت کی معتبر کتاب کنز العمال ص۱۲۰ ج۸ کتاب الموت ذکر تلقین
۳۔ اہل سنت کی معتبر کتاب زاد المعاد ص۱۴۵ ذکر دفن میت از ابن قیم
۴۔ اہل سنت کی معتبر غنیۃ الطالبین ص۱۳۹ ذکر احکام میت

غنیۃ اور نیل الاوطار میں روی ابو امامہ عن النبی قال کی عبادت اذا مات احدکم فسوی یتم علیہ التراب فلیقم احدکم علی راس قبرہ ثم یقول یا فلان ابن فلانۃ فانہ یسمعہ ولا یجیب ثم لیقل یا فلان ابن فلانۃ ثانیۃ فقال رجل یا رسول اللہ فان لم یعرف اسم امہ قال فلینسبہ الی امہ حوا ء یا فلان بن حواء

ترجمہ: ابو امامہ راوی ہیں کہ نبی پاک نے فرمایا کہ جب تمہارا کوئی عزیز مر جائے اور تم اس پر مٹی ڈال لو تو ایک شخص اس کی قبر کے نزدیک کھڑے ہو کر یہ کہے کہ اے فلاں بیٹا فلانی کی جگہ اس کی ماں کا نام لے۔ تحقیق وہ سنتا ہے اور جواب نہیں دے سکتا۔ پھر دوبارہ کہے اے فلاں بیٹا فلانی کا ایک مرد نے سوال کیا کہ یا رسول اللہ اگر اس میت کی ماں کا نام معلوم نہ ہو تو پھر آنجناب نے فرمایا کہ پھر اس کو اماں حوا کی طرف نسبت دے۔

فرقہ دیوبند کی گواہی کہ قبر میں سنت تسطیح ہے
مگر شیعوں کی ضد میں تم قبر کو ڈھلان والی بناؤ

۱۔ اہل سنت کی معتبر کتاب رحمۃ الامۃ ص ۸۹/۱ فصل والسنۃ فی القبر

۲۔ اہل سنت کی معتبر کتاب میزان الکبریٰ ص ۲۲۷/۱ ذکر دفن

رحمۃ الامۃ کی عبارت: السنۃ فی القبر التسطیح وھو اولی علی الراجح من مذھب الشافعی وقال ابو حنیفۃ ومالک واحمد التسنیم اولی لان التسطیح صار شعار الشیعۃ

ترجمہ: قبر کو اوپر سے برابر کر دینا یہ سنت ہے اور امام شافعی کے مذہب میں یہ زیادہ بہتر ہے مگر امام اعظم اور مالک اور احمد فرماتے ہیں کہ قبر کو اوپر سے یوں بناؤ جیسے اونٹ کی پشت ہے کیونکہ تسطیح قبر کی یعنی اوپر سے قبر کو برابر بنا دینا یہ شیعوں کی نشانی ہے۔

میزان کی عبارت: من ذالک قول الائمۃ الثلثۃ ان التسطیح القبر اولی لان التسطیح قد صار من شعار الروافض

ترجمہ: مالک احمد اور نعمانی تینوں اماموں کا فتویٰ ہے کہ قبر کو ڈھلان والی بناؤ کیونکہ سطح دار قبر بنانا روافض کی نشانی ہے۔

نوٹ:

یہ حوالہ ارشاد الساری شرح بخاری ص ۴۴۷/۲ ذکر صفۃ قبر النبی اور فتح الباری ص ۲۵۵/۳ میں بھی لکھا ہے۔ ارشاد الساری میں لکھا کہ نبی کریم نے اپنے بیٹے ابراہیم کی قبر مسطح بنائی تھی افسوس ہے کہ دکلا دیو امیہ نے شیعوں کی ضد میں سنت نبوی کے ترک کو حلال بنا لیا۔

اہل سنت نے غسل مس میت کو ترک کر کے شریعت کی مخالفت کی ہے

۱- اہل سنت کی معتبر کتاب الروضۃ الندیہ شرح درر البہیۃ ص۵۵ ج۱ در غسل

۲- اہل سنت کی معتبر کتاب سنن ابی داؤد ص۲۰۱ ج۲ کتاب الجنائز

۳- اہل سنت کی معتبر کتاب نیل الاوطار ص۲۹۷ ج۱ باب من غسل میت

۴- اہل سنت کی کتاب کنز العمال ص۱۲۹ ج۵ کتاب الطہارۃ

۵- اہل سنت کی معتبر کتاب کنز العمال ص۸۱ ج۸ کتاب الموت

الروضۃ الندیہ کی عبارت: { ویشرع ای الغسل للصلوۃ الجمعۃ والعیدین ولمن غسل میتا

ترجمہ: غسل کرنا ثابت ہے نماز جمعہ اور عیدین کے لئے اور اس شخص کے لئے جو میت کو غسل دے اس کے بعد نواب صدیق حسن خان فرماتے ہیں کہ یہ غسل مس میت حضرت علیؑ اور ابوہریرہ اور مذہب امامیہ کے نزدیک واجب ہے اور ذھب الجمھور انہ مستحب اور نواب صدیق خان، اہل سنت کے نزدیک مستحب ہے اور کنز العمال" میں بھی اسی طرح لکھا ہے کہ جو شخص میت کو غسل دے وہ بعد میں خود بھی غسل کرے۔ شیعہ کہتے ہیں کہ غسل مس میت اور غسل غاسل میت میں دلیل ایک ہی جاری ہوتی ہے اس لئے دونوں کو غسل کرنا پڑے گا اور ہماری مذکورہ دلیل سے ان پڑھے لکھے جاہل ملاؤں کا جواب ہو گیا کہ جو کہتے ہیں کہ شیعوں کے نزدیک مردہ کُتّے سے زیادہ پلید ہے۔ کتے کو ہاتھ لگانے سے شیعہ صرف ہاتھ دھوتے ہیں اور میت کو ہاتھ لگا کر غسل [illegible]

شیعہ کہتے ہیں اہل سنت کے ہاں بھی غسل مس میت کا حکم ہے پس دونوں مذہب برابر ہو گئے یا یوں سمجھ لیں کہ نواصب کے مذہب میں انسانی مردہ پیشاب و پاخانہ کی مانند ہے اس نجاست کو ہاتھ لگانے سے نواصب صرف ہاتھ دھوتے ہیں جیسا کہ مردہ آدمی کو ہاتھ لگانے سے وہ صرف ہاتھ دھوتے ہیں۔

اسلام کے ٹھیکیداروں کو دعوت فکر

ارباب انصاف ٹکے ٹکے کے ملاں جن کو ہاں جن کر بھیک آتی تھی اور جانا بھی نہیں تھا وہ بھی آج ہمارے نئے ہاں کے مفتی بنے پھرتے ہیں اور وہ اپنے لعنت زدہ گنجے سرسے کرائی بواسیر اور رکھ دیکھ دیکرٹے والی کا دکمک زور زور لگا کر کہتے ہیں کہ معاذاللہ شیعہ کافر ہیں اور شیعوں کی فقہ جعفریہ کا نام سن کر ان کو ہارٹ اٹیک کا دورہ پڑ جاتا ہے۔ ہم ان جیسے نواصب اور کلاب نجو مردان پر واضح کرنا چاہتے ہیں کہ فقہ جعفریہ عین اسلام ہے اور اس کے تمام احکام مطابق قرآن و سنت ہیں اور اہل سنت کے چار اماموں اور دیگر بزرگان اہل سنت میں سے کوئی نہ کوئی فقہ شیعہ کے موافق ہے نمونہ کے طور ہم نے چند احکام میت ذکر کئے ہیں اور ان بد دھو ملاں صاحبان کو دعوت فکر دی ہے جو مسجدوں میں بیٹھ کر ڈینگیں مارتے ہیں کہ دکھاؤ تکبیر جنازہ یا میت کے پاؤں قبلہ کی طرف کرنا یا جریدتین کا قبر میں رکھنا وغیرہ ہماری کتابوں میں کہاں لکھا ہے دکھاؤ۔ ارباب انصاف ہم نے نمونہ کے طور پر چند مسائل دکھا دیئے ہیں اور دعوت فکر دی ہے کہ اہل سنت کا عقیدہ کہ ہماری چاروں فقہ حق ہیں پس فقہ شیعہ جب کہ وہ چاروں کے مخالف نہ ہو تو اس کو بھی وہ حق مانیں اور ان کے نعروں کا جواب یہ ہے ۔ ۔ ۔ کا سٹری جیجو علاج تبرا۔ ۔ ۔ تبرا

بریلوی محدث کا یہ دعویٰ کہ ابوبکر نے بنت رسولؐ فاطمہ زہراؑ کا جنازہ پڑھا ہے یہ امام اہل سنت بخاری کے نزدیک جھوٹ ہے

۱۔ اہل سنت کی معتبر کتاب صحیح بخاری صفحہ ۱۳۹ جلد ۵ باب غزوہ خیبر
۲۔ اہل سنت کی معتبر کتاب الاصابہ فی تمیز الصحابہ صفحہ ۳۶۷ جلد ۴ ذکر فاطمہؑ

صحیح بخاری کی عبارت | فلما توفیت دفنہا زوجہا علیؑ لیلاً ولم یؤذن بہا ابابکر وصلی علیہا آخر تک

ترجمہ: جب بنت رسولؐ فاطمہؑ زہراؑ کی وفات ہوئی تو انکو انکے شوہر علی بن ابی طالب نے رات کے وقت دفن فرمایا اور انکی وفات کی اطلاع تک بھی ابوبکر کو نہ دی اور حضرت فاطمہ کی نماز جنازہ حضرت علی نے خود پڑھی

الاصابہ کی عبارت | من طریق الشعبی قال صلی ابوبکر علی فاطمۃ وھذا فیہ ضعف وانقطاع

ترجمہ: شعبی کی روایت سے آیا ہے کہ حضرت فاطمہ کی نماز جنازہ ابوبکر نے پڑھی۔ اور یہ روایت ضعیف ہے اور اس میں جھوٹ ہے۔

نوٹ: ارباب انصاف کیا دیکھتے ہیں کہ سچے والول بالا۔ اور جھوٹے کا منہ کالا امام اہل سنت بخاری کہتا کہ ابوبکر کو تو حضرت فاطمہ کی وفات کی اطلاع تک نہ دی گئی اور انکی نماز جنازہ انکے شوہر حضرت علیؑ نے خود پڑھی۔ اور بریلوی محدث پیر محمد علی کہتا ہے کہ انکی نماز جنازہ ابوبکر نے پڑھی۔ بخاری اور محمد علی میں سے ایک ضرور جھوٹا ہے۔ اور اس مسئلہ میں ان دونوں میں سے جو بھی جھوٹا ہے چشم ما روشن و دل ما شاد۔ ع پھر بات لگا لوٹنے اسے چھوٹ تلوار اٹھے !

سچے دا بول بالا اور جھوٹے دا منہ کالا

نبی کریم کے غسل و کفن و دفن و نماز جنازہ کے وقت ابوبکر و عمر دونوں غیر حاضر تھے۔ اور بریلوی محدث کی اس مسئلہ میں صفائیاں خرافات البعیر کی

۱۔ اہل سنت کی معتبر کتاب فتح الباری صفحہ ۳۵ جلد ۲ الجنائز باب موت الاثنین

۲۔ اہل سنت کی معتبر کتاب عمدۃ القاری ب جم الجبل صفحہ ۱۶۷ جلد ۱۱ صفحہ ۲۳۲ جلد ۴

۳۔ اہل سنت کی معتبر کتاب بخاری شرح کرمانی رجم الحبلی صفحہ ۲۱۹ جلد ۲۳

۴۔ اہل سنت کی معتبر کتاب ارشاد الساری شرح بخاری صفحہ ۳۵ جلد ۱۰

۵۔ اہل سنت کی معتبر کتاب کنز العمال کتاب الخلافۃ مع الامارۃ صفحہ ۱۳۰ جلد ۳

شرح کرمانی عمدۃ القاری — قال عمر وانا واللہ ما وجدنا فیما حضرنا

ارشاد الساری کی عبارۃ — من امر اقوی من مبایعۃ ابی بکر ای من دفن

رسول اللہ ونحوہ ولان اہمال امر المبایعۃ کان مودیا الی الفساد

الکلی واما دفنہ فکان العباس وعلی وطائفۃ مباشرین وما

کان یمنعہم من اشتغالنا بالمبایعۃ لحضور من ذالک

امیر عمر کا اقرار کہ ہم نے غسل و کفن و نماز جنازہ و دفن نبی چھوڑ دیا

ترجمہ بخاری شریف میں یہ قول عمر لکھا ہے کہ خدا کی قسم نبی کریم کی وفات کے بعد جو امور غسل و کفن اور جنازہ و دفن رہیں در پیش آئے تھے ان میں سے ہم نے بیعت ابوبکر کو زیادہ مضبوط اور فضیلت والا پایا۔

اس قول عمر کی تشریح میں شارحین بخاری لکھتے ہیں کہ امیر عمر کی مراد من امر سے یعنی ای من دفن رسول اللہ ونحوہ ۔ اور ونحوہ ویعنی

جنازہ اور غسل وکفن شامل ہیں۔ دفن ہونے اور جنازہ رسول اللہ سے بیعت ابوبکر اس لئے افضل تھی کہ بیعت کی طرف توجہ نہ دینا اور اسکو معطل چھوڑنا ایک فساد اور جھگڑا کی طرف لے جاتا۔ اور دفن نبیؐ کی خاطر تو حضرت علیؑ اور جناب عباس اور کچھ لوگ موجود تھے اور وہ یہ کام کر رہے تھے اور ہمارے بیعت ابوبکر میں مشغول رہنے سے اور ہمارے جنازہ رسول میں شامل نہ ہونے سے کوئی حرج بھی نہیں ہے

عمر سعت اور گواہیست کی گواہی مولوی محمد علی پر فدا آتی ہے

ارباب انصاف گواہی ہے کہ یہ واقعہ بالا۔ اور جھوٹ واضح کیا۔ امیرالمومنین عمر بن خطاب خود اقرار کر رہا ہے کہ میں نے اور ابوبکر نے وفات نبیؐ کے بعد انجناب کے دفن تک تمام امور میں حاضری نہیں دی جس کا مطلب ہے کہ ہم دفن نبیؐ کے بعد اپنے جھگڑے سے فارغ ہوئے تھے اور اس اقرار کی بخاری شریف اور شرح بخاری میں ایک دو بائی ہے اور بخاری کی روایتوں کی بابت سند نہیں دیکھی جاتی کیونکہ اہل سنت کے نزدیک بخاری قرآن کی طرح ساری صحیح ہے۔ اور مولوی محمد علی کہتا ہے کہ ابوبکر اور عمر غسل وکفن اور جنازہ ودفن کے وقت موجود تھے۔ اور اگر اختلاف کا نتیجہ یہ ہے کہ یا تو مولوی جھوٹا ہے اور یا شیخین یعنی امام بخاری جھوٹا ہے۔ ان بریلوی محدث کو ہم ہمارا مشورہ دیتے ہیں کہ وہ ایک خواہ مخواہ کو جھوٹ بنا کر ابوبکر و عمر کے سر نہ تھوپ دے شیخین بیچارے جب خود اقرار کرتے ہیں کہ ہم نے نبی کریم کے غسل وکفن اور جنازہ و دفن میں شرکت نہیں کی تو مولوی صاحب آپ کا ان پر چڑھ کے

ابوبکر اور عمر دفن نبی کے بعد واپس آئے تھے

کنز العمال کی عبارت | ان ابا بکر و عمر لم یشہدا دفن النبی وکانا فی الانصار فدفن النبی قبل ان یرجعا

ترجمہ : عروہ سے روایت ہے کہ ابوبکر اور عمر دفن کے وقت حاضر نہ تھے وہ انصار میں تھے وہ واپس آنے سے پہلے نبی کریم دفن کر دیئے گئے تھے۔

نوٹ : ارباب انصاف بخاری شریف اور کنز العمال دونوں کتب اہل سنت گواہ ہیں کہ ابوبکر اور عمر دونوں کو نبی کریم کو غسل و کفن اور جنازہ و دفن کرنے کی سعادت سے کچھ بھی نصیب نہیں ہوا۔

اعتراض : ایسی روایات موجود ہیں جن کی نفلا مہاجرین و انصار موجود ہیں اور یہ بھی لکھا ہے کہ انہوں نے دس دس کی ٹولیوں میں جنازہ پڑھا ہے۔

جواب : ہمارا موضوع عمومی خاص ہے اور وہ ابوبکر و عمر ہے اور ہم نے بخاری شریف اور کنز العمال سے ثابت کیا ہے کہ یہ دونوں مذکورہ سعادت سے محروم تھے اور عام لا یدل علی الخاص، یعنی ضروری نہیں ہے کہ جہاں عام پایا جائے وہاں خاص بھی پایا جائے۔

چیلنج بیس ہزار نقد انعام

بریلوی محدث اور تمام اہل سنت کو ہم چیلنج کرتے ہیں کہ اگر وہ بخاری شریف و شروحات بخاری سے ہمارے پیش کردہ حوالہ جات کو غلط ثابت کر دیں تو ہم انکو بیس ہزار انعام دیں گے۔ اس مسئلہ کی تفصیلات کے لئے ہماری کتاب بشارت معاد ص ۲۱۳ کی طرف رجوع کیا جائے۔

سکھنی وہ آیتیں تھوں کھتے اور غد

نبی پاک کی بیٹی فاطمہ زہرا نے اس دکھ کا اظہار بھی فرمایا ہے کہ ابوبکر اور عمر نے نبی کریم کا جنازہ چھوڑ دیا تھا

اہل سنت کی معتبر کتاب الامامۃ والسیاسۃ صفحہ ۱۲ البعر فوقفت فاطمۃ علی بابہا فقالت لا عہد لی بقوم حضروا اسوأ محضر منکم ترکتم رسول اللہ جنازۃ بین ایدینا و قطعتم امرکم۔

ترجمہ: جب عمر ابوبکر کی حکومت کو منوانے گئے تھے فاطمہ بنت رسول اللہ کے در پر آگ اور لکڑیاں لایا تھا اس وقت جناب فاطمہ نے اپنے دروازے پر کھڑے ہو کر فرمایا تھا کہ اے عمر تم اور تمہارے ساتھی بدترین قوم ہو تم نے جنازہ رسول اللہ کو ہمارے ہاتھوں میں چھوڑ دیا اور حکومت پر قبضہ کر لیا۔

ابوبکر کی لاش نبی کریم پر ایک بہت بڑی بے ادبی

اہل سنت کی معتبر کتاب ریاض النضرۃ صفحہ ۱۲۹/۱۷۶ ذکر وفات

اہل سنت کی معتبر کتاب روضۃ الصفا صفحہ ــــ وفاۃ النبی فقال ابوبکر اما بعد فمن کان منکم یعبد محمداً فان محمداً قد مات

ترجمہ: لاش نبی پر کھڑے ہو کر ابوبکر نے کہا تھا کہ جو شخص محمد کی پوجا اور عبادت کرتا تھا اسکو معلوم رہے کہ محمد مر گیا ہے۔

نوٹ: ان الفاظ سے ابوبکر نے شان رسالت کی توہین کی ہے کیونکہ صحابہ نبی کریم کی عبادت اور پوجا پاٹ نہیں کرتے تھے۔

جس مسکین کو بات سلیقہ بھی نہ تھا وہ بھی خلیفہ بن گیا انا للہ ...

نبی کریم کی قبر کے نزدیک دفن ہونا عائشہ کے نزدیک فضیلت نہیں ہے

اہل سنت کی معتبر کتاب صحیح بخاری صفحہ ۱۴۳/۲ کتاب الجنائز

باب ماجاء فی قبر النبی : عن هشام عن أبيه عن عائشة انها اوصت عبد الله بن زبير لا تدفنی معهم وادفنی مع صواحبی بالبقیع لا أزكّى به ابدا

ترجمہ: بی بی عائشہ نے عبد اللہ بن زبیر کو وصیت کی کہ مجھے نبی کریم اور ابوبکر و عمر کے ساتھ دفن نہ کرنا مجھے میری سوکنوں کے ساتھ بقیع میں دفن کرنا۔ میں نبی کے ساتھ دفن کئے جانے کے سبب پاک نہیں کی جاؤں گی۔

ابوبکر اور عمر کا قبر نبی کے قریب دفن ہونا کوئی فضیلت نہیں ہے

ارباب انصاف کچھ خیال یا نہیں تشریح کر کے کہتے ہیں کہ ہمارے ابوبکر اور عمر قبر نبی کے قریب دفن ہیں مگر انکی اس فضیلت پر بی بی عائشہ نے پانی پھیر دیا ہے۔ بقول عائشہ انہوں نے وفات نبی کے بعد ایسے کرتوت کئے کہ اب قبر نبی کریم کے قریب دفن ہونا انکو پاک نہیں کر سکتا اسی طرح ابوبکر و عمر نے وفات نبی کے بعد ایسی غلطیاں کیں کہ قبر نبی کے قریب دفن ہونا انکو پاک نہیں کر سکتا:

کہاوت مشہور ہے کہ بھادوں سوکھا ساون والے گئے۔ ہرے ہوئے نہ سوکھے ابوبکر اور عمر کا قبر نبی کریم کے قریب دفن ہونا انکی فضیلت نہیں ہے بلکہ انکی مذمت ہے کیونکہ وہ نبی کریم کے گھر میں انجناب کی اجازت کے بغیر پہنچ گئے۔ بھادوں سوکھا ہونا دیکھے، کالے ہوئے نہ ہرے ہوئے

فقہ سپاہ صحابہ یہ کہتا ہے کہ میت کی لاش تین دن تک

کوڑے پر پڑی رہے تاکہ ایک آدھ ٹانگ کتے لے جائیں

۱۔ اہل سنت کی معتبر کتاب البدایہ والنہایہ ص ۱۹۰

۲۔ اہل سنت کی معتبر کتاب الاستیعاب ص ۴۸۰ ذکر عثمان

۳۔ اہل سنت کی معتبر کتاب حیاۃ الحیوان ص ۱۷۸ الدوز

۴۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تاریخ واقدی۔ منقول از تشیید ص ۲۲۰

البدایہ کی عبارۃ: امیر عثمان قتل کے بعد بغیر دفن کے تین دن تک پڑا رہا۔ کیسا جنازہ ملاحظہ ہو۔

الاستیعاب کی عبارۃ: لما قتل عثمان بن عفان القی علی المزبلۃ ثلثۃ ایام۔

امیر عثمان قتل کے بعد تین دن تک کوڑے پر پڑے رہے۔

تاریخ واقدی کی عبارۃ: وترک مطروحا علی مزبلۃ ثلثۃ ایام حتی ذھب بحبطہ الکلاب

امیر عثمان قتل کے بعد بڑے ادب سے کوڑے پر رکھ دیئے گئے حتی کہ جناب کی ایک ٹانگ کتے لے گئے تھے۔

نوٹ: ارباب انصاف یہ ہے فقہ صحابہ کرام جسکا دوسرا نام ہے فقہ دیوبند اور فقہ حزب الاحناف۔ ہاں وہ تمام سنی بھائیوں سے گزارش ہے کہ جب مولوی محمد علی ناصبی مرے تو اس کی لاش کو بھی تین دن تک کوڑے پر رکھنا تاکہ دفن عثمان کی یاد تازہ ہو جائے کیونکہ تین دن تک صحابہ نے عثمان کو دفن نہیں کیا تھا جو کہ صحابہ کرام اچھے ہیں

احکام میت پر بریلوی محدث کی سرگردانی اور پریشانی

ارباب انصاف! کہاوت مشہور ہے کہ خربوزہ کو دیکھ ابو جہل سٹھیا
کہ بہار دیکھ کر بھی ابو جہل سٹھیا ہے۔ اسی طرح بریلویوں کے مولوی
محمد علی نقش بھی مناظر اعظم ہے۔ اور احکام میت کے بارے فقہ جعفریہ
پر تنقید کرکے اپنے اہلسنت علماء کے مردہ کے ساتھ جماع کرنے پر
پردہ ڈالنے کی کوشش فرمائی ہے۔ ہم اس شیخ الحدیث کو دعوت
فکر دیتے ہیں کہ تم شیعوں کو ایک طرف رکھو [illegible] تمہارے
حرامی ملاؤں کے بچارے شیعہ تو اسلام سے بہت دور ہیں۔ اور تم
جنہوں نے اسلام کو بھی [illegible] ہے اور تم اسلام کے [illegible]
بنے ہو ذرا اپنی فقہ کی صفائی پیش کرو کہ لوح محفوظ میں تو ایک حکم
ہوتا ہے مگر تم اہلسنت کی فقہ میں ہر مسئلہ میں بھانت بھانت
کے فتوے ہوتے ہیں اور تمہاری فقہ کی چار بینا۔ یا اس سے بھی
اور [illegible] دیا۔ اس سے الگ آواز نکلتی ہے۔ ایک اپنی ڈفلی اور
اپنا اپنا راگ کی کہاوت تم پر فٹ آتی ہے تمہارے
ابوبکر اور عمر کیا کرتے رہے ہیں کہ تمہاری فقہ میں اتنا اختلاف
کیوں ہے۔ احکام میت میں تو حنفیہ بھی فقہ جعفریہ کا ہے تمہاری چار
فقہوں سے کوئی نہ کوئی اسکی موافقت کرتی ہے اور اگر آپ یہ عذر کریں
کہ ہم اختلاف میں تو ہم جواب دیں گے کہ پھر نہیں سمجھے کہ شافعی، مالکی، اور حنبلی کیا
تمہارے ہنود یا تمہارے رب ہیں آپ نے آج تک انکی فقہ پر تنقید
کیوں نہیں کی۔ ع: جھوٹ میں اپنے گستاخی کا مزہ دیتے ہیں

وقت ضرورت مالکی شافعی وغیرہ لگے بھائی

مولوی محمد علی ناصبی سمیت تمام اہل سنت کو دعوت فکر

ارباب انصاف احکام میت فقہ جعفریہ میں جتنے بھی ہیں وہ فقہ اہل سنت
میں اور احادیث اہل سنت میں موجود ہیں۔ پس اہل سنت علماء کا میت کے کسی
مسئلہ کے بارے شیعوں پر اعتراض کرنا بے انصافی اور بہت بڑی بے حیائی ہے
اور احکام میت کے بارے شیعوں کو کتب احادیث میں اگر احادیث مختلف
ملیں تو شیعوں کی مجبوری واضح ہے کہ شیعوں کے امام مظلوم رہے ہیں اور شیعہ رواۃ
احادیث بھی مظلوم رہے اور کسی بادشاہ وقت نے انکی سرپرستی نہیں کی بلکہ
ہر زمانہ کے ظالم حکام شیعوں پر ظلم کرتے رہے اور علماء و رواۃ شیعہ زندانوں
میں تکالیف برداشت کرتے رہے۔

اہل سنت کی ہر زمانہ میں حکومت رہی ہے پس انکی احادیث اور فقہ بھانت بھانت کے اقوال کا مجموعہ کیوں ہے

محمد علی ناصبی اس امر کی وضاحت کریں کہ انکی کتب احادیث میں اور کتب
فقہ کس شیعہ فقہ کے مطابق فتاویٰ اور احادیث کیوں ہیں؟ بقول حرانی طاؤس کے
کہ شیعہ اسلام سے منحرف ہیں جبکہ اہل سنت کہ جنہوں نے اسلام کو بچا رکھا ہوا ہے
شیعوں کے فتاویٰ کے مطابق فتاویٰ کیوں [illegible] ہے۔

ہمارے تبرے سے آپ شکایت ضرور کریں گے مگر آپ ہمیں جب تم
ذریت ابن سبا کہتے ہیں تو ہم آپکا اور آپکے بڑوں کو چوم کر کس طرح رکھ
سکتے ہیں۔ معاویہ اور اسکے عقیدت مند

کیا میت کو شیعہ گرز کرتے ہیں

وہ ملاں جو گھاندہ بیں گرز گروانے والے مشائخ کی روحانی اولاد ہیں اور بیگم اقلیم کے روحانی فرزند ہیں انھوں نے شیعان حیدر کرار کے خلاف پروپیگنڈا کیا ہوا ہے کہ یہ لوگ میت کو گرز کرتے ہیں پس مذہب شیعہ برا ہے اور ان سے دور رہنا بہتر ہے۔

پہلی بات تو یہ ہے کہ حضرت ابوبکر کا ایک بیٹا محمد نامی جس کی ماں اسماء تھی وہ بھی شیعہ تھا شاید اس نے اپنے باپ کو گرز کیا ہو گا اس لئے مشہور ہو گیا

میت کو گرز کرنے کے بارے میں شیعہ اور نواصب کا ایک فیصلہ کن مناظرہ

کافی عرصہ کی بات ہے کہ ہمارے ایک دوست میر صاحب نے ہمیں ایک مناظرہ کی داستان جس کو ہم کسی کمی یا زیادتی کے بغیر قارئین کے سامنے تحریر کرتے ہیں تال قال میر صاحب کہ میر صاحب نے فرمایا کہ ہمارے علاقے میں جس کا نام ہے ریاستہائے متحدہ بنو امیہ وہاں دو بستیاں تھیں ایک فاروق آباد اور دوسری عثمان والا۔ ان میں زیادہ تر آبادی عمر دان کی تھی اور قلیل مقدار آبادی ہم شیعوں کی بھی تھی اور مسائل پر طرفین کا تبادلہ خیال ہوتا ہی تھا۔ ایک دفعہ میت کو مسئلہ گرز کرنے کے موضوع پر دونوں طرفین سے مناظرہ طے پا گیا مختصر کہ وقت مقررہ پر مناظرہ شروع ہو گیا شیعہ مناظر میر صاحب تھے مناظر اعظم نواصب نے کھڑے ہو کر خطبہ کے بعد بیان فرمایا۔

کہ شیعہ فقہ کو کوئی شریف قبول کرنے کے لئے تیار نہیں ہے کیونکہ اس فقہ والے میت کو گڑ کرتے ہیں اور وہ اس طرح کہ جب کوئی آدمی مرتا ہے تو ایک کمرہ میں اس کو تین آدمی اس طرح کرتے ہیں کہ دو آدمی اس کی ٹانگیں کھولتے ہیں اور ایک آدمی لوہے کا ڈنڈا لے کر اس کی پاخانہ والی جگہ میں داخل کر کے اسے ہلاتا ہے اور جو خون اس وقت میت کا نکلتا ہے اس کو یہ لوگ چھان کر رکھ لیتے ہیں اور وہ پانی ان لوگوں میں بڑا متبرک سمجھا جاتا ہے اس چیز کو مناظرے والے شیعہ نے خوب مرچ مسالہ لگا کر پیش کیا اور مجمع عش عش کر اٹھا۔

میر صاحب رحمۃ اللہ

اس کے بعد میر صاحب اٹھے اور انھوں نے فرمایا کہ قوم معاویہ کی فقہ کو شرفا تو کجا رہ گئے کوئی کمینہ بھی قبول کرنے کے لئے تیار نہیں ہے کیونکہ ان کے ہاں جب کوئی جوان لڑکی مر جاتی ہے تو غسل و کفن کے بعد یہ لوگ اس کو سرخی پوڈر لگاتے ہیں اور پھر ایک طاقتور نوجوان کو بلا کر یہ ہدایت جاری کرتے ہیں کہ بیٹا دیکھو یہ کنواری قیامت کے دن فریاد کرے گی میں ایک پکا ہوا میٹھا میوہ تھا اور مجھے کسی نے استعمال نہیں کیا۔

تم اس میت کے ساتھ ہمبستری کرو پھر وہ نوجوان اس کنواری کے ساتھ وہ کام کرتا ہے جو اس کنواری کو حشر تک یاد رہے گی

میر صاحب کا وقت ابھی باقی تھا مگر دوسری طرف کے ملاں نے شور کر دیا کہ یہ جھوٹ بک رہا ہے۔ ہماری فقہ کی کسی کتاب میں یہ مسئلہ نہیں ہے۔

میرصاحب نے فرمایا کہ شیعوں کے خلاف جو تو کہہ رہا تھا وہ بھی کسی کتاب میں نہیں ہے۔ اور میرا وقت ابھی باقی ہے بیٹھ جاؤ پھر میرصاحب نے فرمایا کہ قوم معاویہ خیل کی کتابوں میں باب غسل خباثت میں لکھا ہے کہ جب دو مقام ختنہ مل جائیں۔

معلوم ہوا کہ ان کے ہاں لڑکے اور لڑکی دونوں کا ختنہ کیا جاتا ہے اور ختنہ کے وقت جو گوشت کا ٹکڑا کاٹا جاتا ہے اس کو یہ لوگ کسی جگہ محفوظ رکھ لیتے ہیں جب ان کا کوئی مرد یا عورت مرے تو اس گوشت کے ٹکڑا کو یہ لوگ غسل کفن کے بعد اس میت کے منہ میں زبان کے اوپر رکھ دیتے ہیں۔ جب قبر میں فرشتے سوال کرتے تو کون ہے تو وہ کہتا ہے کہ میں اہل سنت ہوں اور زبان نکال کر دکھاتا ہے کہ یہ سنت میری زبان پر ہے۔

ارباب انصاف اس کے بعد ملاں ازم نے ہر طرف سے جھوٹ جھوٹ کہہ کر ایک ہنگامہ کھڑا کر دیا۔ بڑی مشکل سے لوگوں کو چپ کرایا گیا۔

اور پھر میرصاحب نے فرمایا کہ میرے پیش کردہ دونوں مسئلہ اسی کتاب میں ہیں جس میں گزرا والا مسئلہ لکھا ہے۔ پھر لڑائی تک نوبت آنے والی تھی کہ معززین نے مداخلت کر کے مناظرہ بند کرا دیا۔

پھر علماء دیوبند کی ایک خفیہ میٹنگ ہوئی اور اس میں یہ قرارداد پاس ہوئی کہ شیعوں کی مجالس میں شرکت سے اور ان کی کتابیں پڑھنے سے اپنے عوام کو روکا جائے ورنہ عوام ہمارے ہاتھ سے نکل جائیں گے

فقہ دیوبندی میں بحالت نماز مرد کا عورت کو چومنا اور

عورت کا مرد کو چومنا جائز ہے کوئی گناہ نہیں ہے

۱۔ اہل سنت کی معتبر کتاب فتاوی عالمگیری ص ۱۲۲/۱ باب ...

۲۔ اہل سنت کی معتبر کتاب فتاوی قاضی خان ص ۳۶/۱ کتاب الصلوٰۃ

۳۔ اہل سنت کی معتبر کتاب الدر المختار ص ۶۲۹/۱ باب الصلوٰۃ

۴۔ اہل سنت کی معتبر کتاب رد المحتار ص ۶۲۹/۱ باب الصلوٰۃ

۵۔ اہل سنت کی معتبر کتاب فتح القدیر لابن ہمام ص ... منقول از استقصاء ص ۴۳۸

۶۔ اہل سنت معتبر کتاب سراج وہاج ص ... منقول از استقصاء الافحام ص ۴۳۸

۷۔ اہل سنت کی معتبر کتاب بحر الرائق ص ... از استقصاء الافحام ص ۴۳۰

۸۔ اہل سنت کی معتبر کتاب فتاوی ظہیریہ ص ... از استقصاء الافحام ص ۴۳۰

رد المحتار اما لو قبلت المراۃ المصلی ولم یشتہہا لم تفسد صلوٰتہ

کی عبارت اگر عورت کسی مرد کو اس کی حالت نماز میں چوم لے اور مرد کو

شہوت نہیں ہوئی تو مرد کی نماز صحیح ہے۔

وذکر فی البحر عن شرح الزاہدی انہ لا تبین المصلیۃ لا تفسد صلاتہا ومثلہ فی الجوہرۃ وعلیہ فلا فرق

علامہ ابن عابدین نے زین الدین بن نجیم المصری کی کتاب بحر الرائق کے حوالے سے لکھا ہے کہ اگر مرد نماز پڑھنے والی کسی عورت کو حالت نماز میں چوم لے تو عورت کی نماز فاسد و باطل نہیں ہوگی اور یہ فتویٰ شرح زاہدی کتاب الجوہرۃ میں بھی لکھا ہے۔

فتاویٰ قاضی خان — ولو قبلت المصلی امرأۃ ولم یشتہا لم تفسد صلاتہ

عالمگیری کی عبارت — اور اگر عورت کسی مرد کو حالت نماز کے چوم لے تو مرد کی نماز باطل نہیں ہے بشرطیکہ مرد کو شہوت نہ آ جائے۔

نوٹ: شیخ رضی الدین بن ابی بکر بن علی بن محمد الحداد العبادی نے سراج وہاج میں اسی فتویٰ کو لکھا ہے کہ اگر عورت نمازی کو چومے تو عورت کی نماز باطل نہیں ہے اور اگر مرد بغیر شہوت کے عورت نمازی کو چومے تو عورت کی نماز باطل نہیں ہے اور قاضی محمد بن احمد بن عمر ظہیر الدین البخاری نے فتاویٰ ظہیریہ میں بھی اس فتویٰ کو لکھا ہے۔ اور زین الدین ابن نجیم مصری نے بحر الرائق شرح کنز الدقائق میں باقاعدہ بحث کے بعد یہ نتیجہ نکالا ہے مرد اور عورت بحالت نماز جب ایک دوسرے کو چومیں تو دونوں کی نماز باطل نہیں ہوتی۔

دیوبند کے شیوخ اسلام کو دعوت فکر

مذکورہ حوالہ جات سے چند باتیں روشن ہو گئیں ایک تو یہ پتہ چل گیا کہ فقہ دیوبند میں بحالت نماز عورت مرد کا ایک دوسرے کو چومنا جائز ہے اور یہی عبادت ہے اور یہ فتویٰ دنیوی دجال کے منہ پر طمانچہ ہے۔ اور یہ بھی پتہ چل گیا کہ علماء دیوبند اہل سنت عوام کی تمام ضروریات کا خاص خیال فرماتے ہیں یہ عوام اپنے مربی ابن عمر کی طرح بہت شہوت پرست ہیں انتخاب کو بحالت روزہ جماع کرنا اکثر الاعمال ص۲۲۶ میں اور بحالت جنابت نماز پڑھنا ص۲۲۲ میں لکھا ہے پس سنی مرد مغیرہ بن شعبہ کی مانند اور انکی عورتیں ہندہ بنت عتبہ کی طرح شہوت پرست تھے پس مجھے علماء نے انکی دلجوئی کے لیے خود ہی سارا فقہ گھڑ کے یہ فتویٰ نکال لیا۔

فقہ دیوبندی بحالت نماز عورت کی شرمگاہ کی زیارت جائز ہے

۱۔ اہل سنت کی معتبر کتاب فتاوی عالمگیری ج ۱ ص ۲۶۳ باب کتاب الصلوٰۃ

۲۔ اہل سنت کی معتبر کتاب فتاوی قاضی خان ص ۲۶ کتاب الصلوٰۃ

۳۔ اہل سنت کی معتبر کتاب فتح القدیر ص ـــــ از استفتاء الاعلام ص ۲۳۸

۴۔ اہل سنت کی معتبر کتاب شرح وقایہ منقول از استفتاء

۵۔ اہل سنت کی معتبر کتاب فتاوی تاتارخانیہ ص منقول از استفتاء

۶۔ اہل سنت کی معتبر کتاب فتاوی بحر الرائق ص منقول از حاشیہ شرح وقایہ ص ۱۲۹/۲

قال محققان کی وکذا لو نظر المصلی الی فرج امراۃ بشہوۃ حرمت علیہ

عبارت امہا و ابنتہا ولا تفسد صلوتہ وکذا لو نظر الی فرج المطلقۃ

طلاقا رجعیا عن شہوۃ یصیر مراجعا ولا تفسد صلوۃ

ترجمہ :- اگر کوئی دیوبندی نمازی کسی عورت کی شرمگاہ کو بحالت نماز شہوت کے ساتھ دیکھے تو اس عورت کی ماں اور بیٹی اس پر حرام ہے اور اگر دیوبندی کسی عورت کو طلاق دے کے بعد وہ رجوع بھی کر سکتا ہو اور پھر اس طلاق دی ہوئی عورت کی شرمگاہ کو حالت نماز میں شہوت کے ساتھ دیکھے تو وہ عورت بھی اس پر حلال ہو جائے گی اور نماز بھی باطل نہیں ہو گی۔

نوٹ : یہ فتوی بھی دیوبندی وہابیوں کے منہ پر طمانچہ ہے یہ فتوی ہے یا کوئی چیز ہے سبحان اللہ دل کی آنکھیں انوار قدسی کی زیارت کریں اور ظاہری آنکھیں دیوبندی کی شرمگاہ کی زیارت کریں۔ ایک وقت دو عبادتیں کیا اس فتوے پر صحابہ کرام بھی عمل فرماتے تھے۔ کیا یہ سنت ابوبکر و عمر و عثمان و معاویہ ہے کیا یہی دیوبندی اسلام ہے۔

فقہ دیوبندیہ کا گل بدن نازن یعنی حالت نماز میں عورت کے ساتھ جماع کرنا جائز ہے اور انزال نہ ہو تو نماز بھی صحیح ہے

۱- اہل سنت کی معتبر کتاب فتاوی عالمگیری ص۱۰۲ ج۱ باب
۲- اہل سنت کی معتبر کتاب فتاوی قاضی خان ص۱۳۶ ج۱ کتاب الصلوۃ
۳- اہل سنت کی معتبر کتاب رد المختار ص۴۳۸ ج۱ کتاب الصلوۃ
۴- اہل سنت کی معتبر کتاب بحر الرائق شرح کنز الدقائق منقول از استقصاء الافحام وجواب منتہی الکلام ص۲۳۹ مؤلف علامہ حامد حسین رحمۃ اللہ علیہ۔

بحر الرائق کی عبارت: وکذا لو جامعها فيما دون الفرج من غير انزال بخلاف النظر الى فرجها بشهوة فانه لا يفسد على المختار كما في الخلاصة

(ترجمہ) امام اہل سنت زین الدین بن نجیم المصری نے فتوی دیا ہے کہ اگر کوئی اہل سنت کسی عورت کے ساتھ حالت نماز میں شرمگاہ کے علاوہ جماع کرے اور حالت جماع میں اس کی شرمگاہ کو بھی نہ دیکھے تو فتوی مختار یہ ہے کہ اس طرح عورت چودنا نماز کو فاسد نہیں کرتا اور یہ بات کتاب خلاصہ میں بھی ہے۔

دیوبند کے پوپ پالوں کو دعوت انصاف

یہ مسئلہ بے شک اہل سنت میں اختلافی ہے جیسا کہ مذکورہ چار کتب میں سے پہلی تین میں یہ لکھا ہے اگر مرد نماز پڑھتی ہوئی عورت کی رانوں میں جماع کرے اور اگرچہ عورت کی فرج سے رطوبت نکلے تو اس کی نماز (البحر الرائق ج۲ ص۲۳ البحر الرائق ج۲ الخلیفہ ...)

مگر دونوں صورتوں میں مرد و عورت پر نہ کسی کفارہ کا ذکر ہے اور نہ ہی اُن کی اس حرکت کی مذمت ہے اس سے معلوم ہوا کہ حالت نماز میں فقہ دیوبند میں عورت سے جماع کرنا جائز ہے صرف یہ ہے چاہی عورت پر یہ نزلہ گرا ہے کہ عورت کی نماز باطل ہے وہ دوبارہ پڑھے یہ فتویٰ کی دہلوی دجال کے شہر ایک اور ہوتا ہے کہ مسائل ضرورت کے تحت ہوتے ہیں اہل سنت اپنی نماز کی بیویوں سے انکی حالت نماز میں جماع کرتے تھے اسی لئے علماء اہل سنت کو ایسے مسائل بیان کرنے کی ضرورت پڑی ہے۔

فقہ دیوبند کے بیلے نبی پاکؐ کا نماز میں عائشہ کو پیار کرنا

دیوبندی احباب اب تو روشن ہو گیا کہ تمھاری شرع میں عورت کو بحالت نماز چومنا اور اسکی شرمگاہ کی زیارت کرنا اور اس کو چھونا یہ سب جائز ہے۔ اور تمھاری بخاری شریف ص ۵۶ کتاب الصلوٰۃ باب الصلوٰۃ علی الفراش میں یہ صاف لکھا ہے نبی کریمؐ جب نماز پڑھتے تھے تو میں اُن کے قبلہ کی طرف سو جاتی تھی آنجناب جب سجدہ میں جاتے تھے تو حضورؐ غمزہ کرتے میرے ساتھ غمزہ کرتے تھے یعنی مجھے ہاتھ کے ساتھ دباتے تھے۔ معلوم ہوا کہ بحالت نماز اپنی بیوی کو فقہ دیوبند میں بھی چھیڑنا جائز ہے۔ کیا ابوبکر و عمر و عثمان بھی اور دیگر صحابہ کرام بھی اور مشائخ دیوبند بھی اور شرفاء دیوبند بھی بحالت نماز بیویاں کو چومتے تھے انکی شرمگاہ کی زیارت کرتے تھے اُن کے ساتھ جماع کرتے تھے اور اُن کو مٹھیاں بھرتے تھے۔

چھلنی نے چھاج کو کیا طعنہ دینا ہے جبکہ اس میں خود کئی چھید ہیں

ہم نے اس رسالہ میں ان سنی نعمانی علماء کو دعوت فکر دی ہے جو بیچارے
مدارس عربیہ میں عربی۔ فارسی پڑھتے پڑھتے سر سے گنجے ہو جاتے ہیں، اور
آنکھوں سے اندھے ہو جاتے ہیں۔ اور جو کچھ وہ اپنے جھوٹے استادوں
سے شیعوں کے خلاف سنتے ہیں اسی کو تمام عمر اپنے پلے باندھے رکھتے
ہیں، اور خدا انکو مذہب کی سچائی پر تحقیق کی توفیق ہی نہیں دیتا، اور
اس مسئلہ کی بابت جس طرح وہ جاہل پیدا ہوتے ہیں اسی طرح وہ ابو
جہل بن کر مرتے ہیں، وہ نیم ملاں ہیں اور خطرہ ایمان،

جس سنی عالم کو بھی اپنے علم پر ناز ہے وہ ہمارے اعتراض کا جواب دے

اگر ہمارے سنی بھائیوں کے علماء کو اپنے مذہب اور فقہ کی سچائی کا
یقین ہے تو یہ کوئی شرم کی بات نہیں ہے وہ کھل کر اپنی چار فقہ کی صفائی
پیش کریں، صرف شیعوں کی مخالفت پر ہی گزارا نہ کریں،
ہم نے فقہ حنفیہ پر جو تبصرہ کیا ہے قدم قدم پر کتب اہل سنت سے
اس میں ثبوت بھی دیئے ہیں، بس پوری دنیا میں اگر کسی سنی مولانا کو اپنے
علم پر ناز ہے اور اگر کسی غیرت مند سنی ماں نے کوئی غیرت مند
سنی مولانا جنا ہے تو وہ اپنی فقہ نعمانیہ کی صفائی پیش کرے۔

ختم شد رسالہ ھذا ۵/۳/۹۱

خادم مذہب حقہ وکیل آل محمدؐ غلام حسین نجفی

آخری گزارش علماء دیوبندیہ و بریلویہ کی خدمت میں

ہم شیعیان حیدر کرار ہیں اور اللہ کے فضل و کرم سے اور مولی علی کی روحانی امداد سے اور اپنے مذہب کی سچائی کے زور سے زندہ ہیں اور قیامت تک زندہ رہیں گے اور ہر دشمن علیؑ کا دل جلا کر اور اس کے سینے پر مونگ دل کر زندہ رہیں گے ۔ اور دشمنان علی ہمارے مذہب کے خلاف جو کچھ لکھ سکتے ہیں ، وہ ایڑی چوٹی کا زور لگا کر بے شک لکھیں اور اپنے غوث پاک کو اور شیخین کو بھی مدد کے لئے بے شک قبروں سے اٹھا کر لائیں ۔ اور جتنی بے ایمانی خیانت ، بددیانتی ، بے حیائی اور جھوٹا پراپیگنڈہ ہم شیعیان علی کے خلاف کوئی کر سکتا ہے وہ بے شک کرے اور اپنے دل کے ارمان کو خوب نکالے مگر یہ پھونکوں سے یہ چراغ بجھایا نہ جائے گا ۔

معاویہ فیصل محدث نے کتاب تحفہ جعفریہ لکھی اور جو اپنے آپکو خواب میں اونٹ سمجھنے لگا ہم نے انکے جواب میں حنفیت کی گرتی ہوئی دیوار کو تحفہ حنفیہ لکھ کر ایک دھکا لگا دیا ہے اور اسکے بعد بھی وہ انتظار کریں ۔ اور ہماری تلخ تحریر کا شکوہ کرنے والے متوجہ رہیں کہ جو لوگ ہمارے مخاطب اور مد مقابل ہیں وہ بھی ہماری طرح شریف ہیں اور انکا لہجہ بھی ہماری طرح لہجہ ہے ۔ آخر میں اللہ پاک سے دعا کرتا ہوں کہ وہ میری اس محنت کو قبول فرما کر اس کو مسلمانوں کے لئے ہدایت کا ذریعہ بنا دے ۔ آمین ثم آمین ۔ ۸۱/۴/۳۱

شیر پاکستان خادم مذہب علی شاہ مرداں دکھا [illegible] محمد غلام حسین [illegible]

١٦ ارویں پیشکش

ہمارے شعبہ تبلیغ کی دیگر مطبوعات

مؤلف: علامہ غلام حسین نجفی

- جاگیر فدک
- سہم مسموم فی جواب نکاح ام کلثوم
- قول مقبول فی اثبات وحدت بنت رسول
- ماتم اور صحابہ
- حقیقت فقہ حنفیہ در جواب حقیقت فقہ جعفریہ
- قول سدید در جواب نکاح یزید
- کردار یزید در جواب خلافت معاویہ و یزید
- اسلامی نماز و دیگر عبادات بمطابق فقہ جعفریہ
- بنگاہ بنو امیہ و معاویہ در جواب خلافت بنو امیہ و معاویہ
- بنو امیہ و معاویہ کی معتقداتِ شیعیت پر تہمتیں

کیا ناصبی مسلمان ہیں در جواب
کیا شیعہ مسلمان ہیں (زیر طبع)
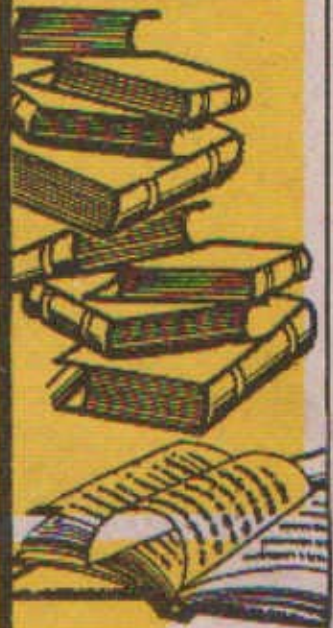
مومنین حضرات: مسئلہ ماتم ہو یا مسئلہ خلافت، کسی بھی نوع کا کوئی حوالہ معلوم کرنا ہو تو جوابی خط لکھیں فوراً جواب دیا جائیگا، اس کے علاوہ جہاں کہیں مذہب شیعہ پر حملہ ہو کوئی مولوی ملاں تنگ کرے تحریراً تقریراً جس قسم کی ضرورت پیش آئے فوراً رجوع کریں انشاء اللہ فوراً عملی اقدام کر کے آپ کو مطمئن کیا جائیگا۔

پتہ: حجۃ الاسلام علامہ غلام حسین نجفی سرپرست شعبہ تبلیغ مدرسہ جامعۃ المنتظر ماڈل ٹاؤن لاہور